ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

کتاب الصدقات

یعنی حصہ سویم

از تادیب و تہذیب سنہ ۱۳۴۸

ترجمہ

ترغیب و ترہیب سنہ ۲۹

حسب فرمائش محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

قیمت فی جلد ۱۲؍

فہرست مضامین التادیب والتہذیب ترجمہ ترغیب وترہیب حصہ سوم کتاب الصدقات

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اوسکی فرضیت کی تاکید۔	۱
۲	زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر ترہیب اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان۔	۱۱
۳	پرہیزگاری کے ساتھ خدمت صدقاتِ اسلام بجا لانے کی ترغیب۔	۴۷
۴	بغیر خوشی کے جو چیز دی جائے اوس کے لینے سے ترہیب۔	۵۴
۵	جس شخص کے پاس کوئی چیز بلا طمع اور بلا سوال آئے خصوصًا حاجت کے وقت اسکے قبول کرنے کی ترغیب اور واپس کرنے سے ترہیب۔	۵۶
۶	لوجہ اللہ بجز جنت کے مانگنے اور لوجہ اللہ مانگنے والے کو منع کرنے سے ترہیب۔	۵۸
۷	صدقہ کی ترغیب اور تنگدست کی ہمت اور نفلی صدقات کے بیان میں۔	۵۹
۸	خفیہ صدقہ کرنے کی ترغیب۔	۷۳
۹	رشتہ داروں اور زوج پر صدقہ کرنے اور ان کو غیروں پر مقدم رکھنے کی ترغیب۔	۷۵
۱۰	فالتو چیز کو اقربا کو دینے سے باوجود مانگنے کے بخل کرنے نیز اقربا کے محتاج ہوتے ہوئے غیروں پر تقسیم کرنے سے ترہیب۔	۷۶
۱۱	قرض دینے کی ترغیب اور اُسکی فضیلت۔	۷۸
۱۲	تنگدست پر آسانی کرنے مہلت دینے اور معاف کرنے کی ترغیب۔	۷۹
۱۳	نیکی کے رستوں میں سخاوت کرنے کی ترغیب اور بخل کے طور پر جوڑنے جمع کرنیکی ترہیب	۸۴
۱۴	عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے بعد اجازت صدقہ کرنے کی ترغیب اور بلا اجازت صدقہ کرنے سے ترہیب۔	۹۵
۱۵	کھانا کھلانا یا پانی پلانے کی ترغیب اور ایسا نہ کرنے سے ترہیب۔	۹۶
۱۶	احسان کا شکریہ ادا کرنے اور اسکے کرنے والے کا بدلہ اُتارنے اور اسکے حق میں دعا کرنے کی ترغیب۔	۱۱۳

تمام شد

کتاب الصَّدقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی الھمنا فجورنا وتقوٰنا وبشرنا بالفلاح علےٰ تزکیتنا انفسنا وصلے اللہ علےٰ افضل الرسل الذی ارسل علےٰ کافۃ الانام لیعلمنا اصول التقوی وفروعہ یسھل علینا الفوز الےٰ مطلوبنا وعلےٰ الہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین۔

امابعد جاننا چاہیئے کہ ارکان اسلام جو اکثر احادیث میں وارد ہیں ان میں ابتداء کلمہ توحید اورنماز پنجگانہ زکوٰۃ کو بیان فرمایا گیا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا ہے کہ جو نماز اور زکوٰۃ مین فرق کریگا اس سے ضرور قتال کرونگا چنانچہ جناب نے منکرین زکوٰۃ سے بعد حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بشرکت تمام صحابہ جہاد کیا اس سے معلوم ہوا کہ ارکان اسلام میں سے زکوٰۃ بھی رکن اعظم ہے اور اکثر واعظین ومبلغین بھی ترغیب صدقات وغیرہ کے بیانات مجتمعہ کے شایق ہیں لہٰذا التادیب التہذیب کے بیان صدقہ وزکوٰۃ کو علیحدہ کرکر شائع کرتا ہوں تاکہ شائقین کو اسکے لینے میں سہولت ہو وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اسکی فرضیت کی تاکید

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے (۱) شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور

محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں (یعنے صدق دل سے کلمہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑہنا) (۲) نماز پڑہنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج بیت اللہ کرنا (۵) رمضان شریف کے روزے رکہنا۔ اسکو بخاری مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرۃ اور بوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ میں فرمایا قسم ہے اس ذات (وحدہ لاشریک) کی جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ "آپ نے تین مرتبہ اسیطرح قسم کھائی اور پھر سر جھکا لیا ہم سب نے بھی سر جھکا لیا اور سب رونے لگے اور (اسقدر محویت ہوئی کہ) ہمیں کچھ پتہ نہیں رہا کہ آپ نے کس بات پر قسم کھائی (اور اسکے بعد کیا فرمایا) حتیٰ کہ آپ نے سر مبارک اٹھایا تو چہرۂ انور پر فرحت وسرور کے آثار تھے (ہم بھی خوش ہوگئے اور) آپکی یہ خوشی اور مسرت ہمارے واسطے سُرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب تھی (جس طرح حضور کا رنج والم اور گردن جھکا لینا گران تھا۔ اسیطرح آپ کی مسرت اور خوشی دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز تھی) آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ کا بندہ

۲ (پابندی سے) پانچوں وقت کی نماز پڑہتا رہے۔ رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اللہ پاک ضرور اسکے لئے (قیامت) کے روز) جنت کے دروازے کھول دینگے اور فرمائینگے جاؤ مزے سے جنت میں چلے جاؤ (سبحان اللہ یہی ہو شاید وہ خدا کی بے پایان رحمت جسپر حضور نے قسم کھائی)

ف ساتوں کبیرہ گناہ کی تفصیل حدیث صحیحین میں بروایت ابو ہریرہ یہ ہے۔ شرک، سحر، قتل ناحق، سُود کھانا، یتیموں کا مال کھانا، جہاد میں سے پشت پھیر کر بھاگنا، پاکدامن ایماندار عورتوں پر تہمتیں لگانا۔ گناہ کبیرہ کی مقدار صرف یہی نہیں ہے بلکہ صحیح احادیث میں زنی شراب خوری۔ والدین کی نافرمانی جھوٹی قسم وغیرہ اور بہت سے گناہوں کو کبیرہ فرمایا گیا ہے لہذا اقرب الی التحقیق اور قرین ثواب یہ ہے کہ وہ تمام گناہ کبیرہ ہیں جنکو احادیث میں کبیرہ کہا گیا ہے یا انکی شان کبائر کی سی بیان کی گئی ہے۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ کی تعریف وتعیین میں علماء کے اقوال مختلف ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں ہر گناہ اپنے مافوق کے اتبار سے صغیرہ اور ماتحت کے اعتبار سے کبیرہ ہے تاہم فرق ضرور ہے بہرصورت یہ مقام اسکی تفصیل کا نہیں اسکے متعلق مستقل کلام آئیگا

اسکو نسائی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ انہی کے ہیں۔ اور ابن ماجہ نے اور ابن خزیمہؒ ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح مین روایت کیا نیز حاکم نے روایت کر کے تصحیح کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک آدمی قبیلہ تمیم کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول! مین اچھا مالدار کثیر العیال شہری شخص ہون اب آپ مجھے تبلائیں کہ مین کیا کرون اور کس طرح خرچ کرون؟ (کتنا کتنا کس کس کو دون) حضور نے فرمایا (اول تو) اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو کیونکہ یہ زکوۃ طہارتِ (مال) ہے تمام گناہون سے تم کو پاک کردیگی۔ اپنے رشتہ دارون سے صلہ رحمی کرو (ہر صاحب حاجت کو جسقدر اسکا حق ہو ادا کرو) مساکین اور سائلین اور ہمسایہ کے حقوق کا بھی خیال رکھو الحدیث۔ (یعنے اللہ پاک نے تمہارے مال میں جسقدر لوگون کے حقوق متعین کر دئے ہیں۔ جیسے اہل وعیال کے اور جو غیر متعین ہیں مثلاً مساکین و سائلین وغیرہ کے سب ادا کرو) اسکو امام احمد نے روایت کیا انکی سند کے رجال صحیح ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ پانچ باتیں ہیں جس نے ان پر ایمان رکھتے ہوئے (یعنے مسلمان ہوتے ہوئے) عمل کرلیا ۳
ضرور جنت میں داخل ہوجائیگا (۱) پابندی کے ساتھ پانچون وقت کی نماز ادا کی، انکے اوقات آداب وضو اور آداب رکوع وسجود کی پوری رعایت کی (۲) رمضان شریف کے روزے رکھ لئے۔ (۳) اگر استطاعت تھی تو حج بھی کیا (۴) اور ٹھنڈے دل سے (خوشی کے ساتھ) مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ الحدیث (پوری حدیث ضرورت سے زائد تھی لہذا بقدر ضرورت نقل کر کے بقیہ کو چھوڑ دیا۔ پانچوین چیز اسی حصہ میں مذکور ہوگی) اسکو طبرانی نے کبیر میں بسند جید روایت کیا پہلے بھی آچکی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھا ایک روز صبح کو چلتے چلتے میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل پاس آگیا۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل تبلا دیجئے جو جنت میں پہونچا دے اور دوزخ سے دور رکھے۔ حضور نے فرمایا (فی الواقع تو) تم نے بہت بڑی (اور گراں) بات دریافت کی ہے (مگر) وہ سہل بھی ہوجاتی ہے جسپر اللہ پاک سہل فرمادیں (خیر سنو!) صرف اللہ پاک کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو۔ نماز پڑھو زکوٰۃ دو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج

کرو الحدیث۔ اسکو امام احمد نے روایت کیا۔ نیز ترمذی نے روایت کرکے تصحیح کی اور نسائی ابن ماجہ نے بھی روایت کیا اور باب الصحت میں یہ حدیث انشاء اللہ پوری آئے گی۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا زکوٰۃ اسلام کا پل ہے (بغیر اسپر گذرے ہوئے اسلام تک پہونچنا دشوار ہے) اسکو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں روایت کیا۔ روایت کبیر میں ابن لہیعہ راوی ہے نیز بیہقی نے روایت کیا انکی روایت میں بقیہ بن الولید ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں پر میں قسم کہاتا ہوں (وہ ضرور پوری ہوکر رہے گی) (۱) جسکے پاس اسلام کا کچھہ بھی حصہ ہے اسکو اللہ پاک کبھی اس شخص کے مانند نکریںگے جسکے پاس کچھہ بھی نہیں۔ اسلام کے تین حصے (یہ) ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ (بقیہ دوسری احادیث میں مذکور ہیں) (۲) جسکو اللہ پاک دنیا مین دوست بنالیںگے اسکو قیامت کے روز دوسرے کے سپرد نہ کرینگے (بلکہ اس روز بھی اسکو اپنی ہی حمایت و ولایت
۴ میں رکھیں گے) الحدیث (تیسری بات حدیث کے بقیہ حصہ میں ہے جسکو مصنف نے زائد از ضرورت سمجھکر چھوڑ دیا) اسکو امام احمد نے بسند جید روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ایک مرتبہ حاضرین سے فرمایا تم مجھسے چھہ چیزوں کا وعدہ کرلو اور ذمہ دار بنجاؤ میں تمہارے واسطے جنت کا ذمہ دار بنجاؤنگا میں نے عرض کیا حضور وہ کیا ہیں فرمایا نماز، روزہ، وامانت اداری، (کی پابندی کرو) پیٹ، زبان، شرمگاہ۔ (کی حفاظت کرو)

اسکو طبرانی نے ایسی سند سے بیان کیا ہے جسمین کچھہ مضائقہ نہیں۔ نیز اسکے اور بہت سے شواہد ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ اسلام (ایمان) ایک حصہ ہے۔ نماز ایک حصہ ہے۔ زکوٰۃ ایک حصہ ہے۔ روزہ ایک حصہ ہے۔ حج بیت اللہ ایک حصہ ہے۔ امر بالمعروف ایک حصہ ہے۔ نہی عن المنکر ایک حصہ ہے جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے اور نامراد ہے وہ شخص جسنے انمیں سے ایک حصہ بھی حاصل نہ کیا۔

اسکو بزار نے مرفوعاً روایت کیا انکی روایت میں یزید بن عطاء یشکری ہے۔ نیز ابو یعلی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا یہی زیادہ صحیح ہے اسکو دار قطنی وغیرہ نے بھی نقل کیا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے اُسکے متعلق آپ کا کیا خیال ہے آپ نے فرمایا مال کے شر سے بچ گیا۔

اسکو طبرانی نے اوسط مین انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا نیز ابن خزیمہ نے روایت کیا حاکم نے مختصراً اس طرح روایت کیا کہ "جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تم اسکے شر سے محفوظ ہوگئے" اور علے شرط مسلم تصحیح کی۔

ف زکوٰۃ حب مال اور اُسکے شر کو باطل اور بے اثر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ سے محفوظ بناؤ، اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو، اور بلاؤں اور مصیبتوں کی موجوں کا تضرع الے اللہ سے مقابلہ کرو۔ اسکو ابو داود نے مراسیل میں روایت کیا ۵
نیز طبرانی اور بیہقی وغیرہ نے صحابہ کی ایک جماعت سے مرفوعاً متصلاً روایت کیا۔ لیکن مرسل اشبہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دیجاوے وہ اگرچہ سات زمینوں کے نیچے ہو تب بھی کنز (خزانہ) نہیں اور جس مال کی زکوٰۃ نہ ادا کیجائے وہ اگرچہ کھلم کھلا ہو تب بھی خزانہ (کنز) ہے۔

ف کنز (خزانہ) مال مدفون کو کہتے ہیں اللہ پاک قرآن شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ **ترجمہ**۔ جو لوگ سونے اور چاندی کو جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کے راستے میں (بھی) نہیں خرچ کرتے انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دیجئے جس روز کہ اس سونے اور چاندی کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائیگا اور پھر (جب خوب تپ جائیگا تو) اس سے انکے چہروں اور پہلوؤں اور پشتوں پر داغ دیے جائینگے (اور کہا جائیگا) یہ وہی (مال) ہے جسے

تم نے (دنیا میں) اپنے لئے جوڑ جوڑ کر رکھا تھا (اور اللہ کے راستے مین بھی نہیں خرچ کیا تھا) اب اپنے جمع کردہ خزانہ کا مزہ چکھو۔

ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً سونے چاندی کا جوڑنا اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرنا موجب وبال عظیم اور باعث عذاب الیم ہے چنانچہ ابوذر جیسے زہاد امت کا یہی مسلک تھا اور نقد سونا چاندی وہ خود بھی نہ رکھتے تھے اور دوسرے رکھنے والون کو سختی سے منع کرتے تھے لیکن اکثر صحابہ وعلمائے امت اسکا مصداق وہ مال قرار دیتے ہیں کہ جسمین سے زکوۃ وغیرہ حقوق واجبہ نہ ادا کئے جائیں خواہ اسکو بطریق خزانہ زمین میں دفن کیا جاتے یا نہیں اور جس مال کی زکوۃ ودیگر حقوق واجبہ ادا کر دیے جائیں۔ اگرچہ وہ زمین ہی کے اندر مدفون ہو تب بھی اس کنز اور اس آیت کا مصداق نہیں۔ اسکو حدیث مذکورہ بالا مین حضرت ابن عمر بیان فرماتے ہیں اور ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ سے زکوۃ مراد لیتے ہیں۔

بعض حضرات صحابہ اس آیت کا مصداق ان رشوت خور بنی اسرائیل علماء کو قرار دیتے ہیں جنکا ذکر اس سے اوپر کی آیت میں ہے بقرینۂ سیاق اور مسلمانوں کو اس آیت کا مصداق نہیں قرار دیتے واللہ اعلم۔ ۴

حدیث بالا کو طبرانی نے اوسط میں مرفوعاً روایت کیا دوسرے لوگون نے اسکو ابن عمر پر موقوفاً روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے نماز پڑہو زکوۃ دو (روزے رکھو جیسا کہ دوسری احادیث میں آتا ہے) حج اور عمرہ کرو اور (بقیہ احکام شرعیہ پر) مستقیم اور ثابت قدم رہو تمہاری حالت دنیا اور آخرت میں درست رہے گی۔

اسکو طبرانی نے تینون کتابون میں روایت کیا۔ انشاء اللہ اسکی سند جید ہے۔ عمران قطان صدوق ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور! مجھے ایسا عمل تبلا دیجئے جو جنت میں لیجائے حضور نے فرمایا صرف اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نماز پڑہو زکوۃ دو (روزے رکھو) صلہ رحمی کرو۔

اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا۔

(باقی آئندہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) ایک گاؤں والا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! آپ مجھے وہ کام تبلائیے جسکو کرکے میں جنت میں چلا جاؤں حضور نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی عبادت اس طرح کرو کہ اسکے ساتھ کسیکو شریک کرو اور فرض نماز پڑھو فرض زکوٰۃ ادا کرو رمضان شریف کے روزے رکھو، کہنے لگا قسم ہے اس خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں اسمیں کچھہ بھی کمی زیادتی نہ کرونگا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے (صحابہ سے خطاب کرکے) فرمایا: جو کوئی جنتی آدمی دیکھنا چاہے وہ اسکو دیکھہ لے۔ اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا۔

ف لا ازید علی ھذا ولا انقص (اسمیں کچھہ کمی زیادتی نہ ہوگی) یہ ایک محاورہ ہے ہمارے ہاں بھی، جب اطاعت کاملہ کا اقرار کرنا ہوتا ہے تو کہتا ہے بلا کم وکاست عمل کرونگا مقصود یہ ہوتا ہے کہ جملہ احکام میں اپنی رائے کو دخل نہ دونگا۔ ہو بہو حسب فرمان عمل کرونگا یہ غرض نہیں ہوتی کہ ان اعمال خاصہ مین کمی نہ کرونگا اور ان سے زائد کوئی عمل نہ کرونگا۔ چنانچہ اس سائل کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسمیں کچھہ تصرف اپنی رائے سے نہ کرونگا یہ مطلب نہیں ہے کہ بقیہ احکام شرعیہ پر عمل نہ کیا جائے گا۔ لہذا اب آپ کا اسکے لئے جنت کی بشارت دیدینا باعث استبعاد نہیں اسی قسم کا ایک اور واقعہ بروایت ابوطلحہ صحیحین میں آتا ہے اسمیں بھی ایک بدوی نے آکر یہی سوال کیا تھا مگر اسمیں آپ کے جواب میں ان ارکان ثلثہ (نماز، روزہ، زکوٰۃ) کے علاوہ کچھہ اور الفاظ بھی ہیں فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرائع الاسلام یعنے حضور نے اسکو تمام احکام مشروعہ اسلام کے تبلائے اور خود اس ہی حدیث میں تمام احکامات دین اور انکی پابندی یہ حاوی ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا (شرک سے محفوظ رہکر صرف خدا کی عبادت کرو) کے الفاظ اصولی طور پر مذکور ہیں۔ نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب انہی کی تفصیل ہے اور بعض احادیث میں بجائے اسکے ایمان باللہ کا ذکر ہوتا ہے بہرحال ان تمام وقائع کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ جسوقت کسی سائل یا کسی قوم کے فرستادہ وفد نے آپکے پاس آکر اسلام اور اسکے ارکان کے متعلق سوال کیا ہے تو آپ نے جواب میں اول تو اصولی طور پر شرک سے بچنے اور صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کی تعلیم دی ہے اور پھر اسوقت تک نازل شدہ احکام میں سے

عام اصولی احکام نماز روزہ زکوٰۃ اور انکے علاوہ جو خاص اس سائل کے متعلق ضروری ہدایات اور قابل اصلاح امور ہوتے تھے وہ بتلائے ہیں اور چونکہ یہ زمانہ ابتدائے اسلام کا تھا عرب کی ایک آزاد اور بُت پرست قوم کو صرف ایک خدا کی عبادت پر آمادہ اور پابند بنایا جارہا تھا لہذا اسوقت ان پر زیادہ بار نہ رکھا جاتا تھا نیز تمام احکام اسوقت تک نازل بھی نہ ہوئے تھے ارکان اسلام میں سے بھی حج اسوقت تک فرض نہیں ہوا تھا زیادہ تر روزہ نماز زکوٰۃ اسی قسم کے اصول احکام کی تعلیم دیجاتی تھی اور حسب ضرورت فروعی احکام بھی ہر شخص کے مناسب بتلائے جاتے تھے اور اُس وقت اسیقدر ضروریات دین کی پابندی کافی بھی سمجھی جاتی تھی اور چونکہ یہ سائلین اس اطاعت اور کمال انقیاد کو ظاہر کرنیکے لئے جواباً کہتے ہیں لا ازید علی ھذا ولا انقص یعنے یہ آپ کا ارشاد اور خدا کا حکم ہے اسپر عمل کرینگے اور اسمیں کچھ کمی بیشی نہ ہوگی لہذا حضور نے بھی انکے پختہ ارادوں کو احساس کرکے جنت اور فلاح کی بشارت دی ہے کیونکہ وہ ان الفاظ سے اطاعت عملی کی ایسی کامل آمادگی ظاہر کرتے ہیں جسکے بعد عمل کا تحقق اغلب ہوجاتا ہے اور کامل عمل اور طاعت وانقیاد کے بعد جنت کے ملنے میں کچھ شک ہی نہیں ہے چنانچہ جہاں آپ کو اطمنان نہ ہوا وہاں آپ نے فرمایا افلح الرجل ان صدق (اگر سچ کہتا ہے تو کامیاب ہوگیا) اب رہا روایات کا قصہ سو ان تمام اعتقادی و عملی اصول کو تو ہر راوی ذکر کرتا ہے بقیہ انکے علاوہ فروعی احکام جو ہر شخص کو اسکی ضرورت اور اصلاح کے مناسب بتلائے ہیں اسمیں سے کوئی کسیکو ذکر کردیتا ہے کوئی کسیکو کوئی ایسے الفاظ لے آتا ہے جو اجمالاً تمام فروع واصول کو حاوی ہیں لہذا ان تمام طرق کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہر ایک کو بقدر ضرورت تمام باتیں بتلائی ہیں اور انھوں نے اُن پر پابندی کرنے کی قسم کھائی ہے اور اسپر آپ نے انکو جنت کی بشارت دی ہے واللہ اعلم۔

حضرت عمرو بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ قضاعہ کا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! میں صدق دل سے شاہد ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اسکے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں بھی پڑھتا ہوں اور رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں۔ تراویح بھی پڑھتا ہوں اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہون

(اب میرے متعلق فرمایئے کیا ارشاد ہے) حضورؐ نے فرمایا جو شخص اس عملی حالت پر مرجائے وہ بروز قیامت شہدا اور صدیقین کے زمرہ میں شمار ہوگا۔

اسکو بزار نے بسند حسن اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن حبان نے روایت کیا نیز یہ حدیث بالفاظ ابن حبان کتاب الصلوۃ میں آچکی ہے۔

حضرت عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ تین کام ہیں جس نے انپر عمل کرلیا اس نے ایمان کا حقیقی ذائقہ چکھ لیا صرف ایک اللہ کی عبادت کی اور صدق دل سے سمجھ لیا کہ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور خوشی سے باقتضاء قلب ہر سال اپنے مال کی زکوۃ نکالتا رہا اور بڈھا خارشتی مریض تولا لنگڑا جانور زکوۃ میں نہیں دیا بلکہ متوسط درجہ کا نہ بہت اچھا اور نہ بالکل برا مال زکوۃ میں دیا یاد رکھو اللہ میاں تم سے بہت عمدہ اعلےٰ درجہ کا مال بھی نہیں مانگتے اور برا اگرا ہوا مال بھی نہیں لیتے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا۔

9 حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان تین باتوں کی بیعت کی نماز پڑھنا زکوۃ دینا ہر مسلمان کو بھلائی کی بات بتلانا (یعنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جو حسب استطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے) اسکو بخاری مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حضرت عبیداللہ بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا اللہ کے دوست وہ نمازی ہیں جو پانچوں وقت فرض نماز باجماعت (یا تنہا ہی سے) ادا کرتے ہیں اور رمضان شریف کے روزے دل سے خالصۃً لوجہ اللہ رکھتے ہیں اور مال کی زکوۃ خلوص قلب سے خوشی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جن کبیرہ گناہوں سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے انسے بچتے ہیں (اسپر) صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا حضور کبیرہ گناہ کتنے ہیں آپ نے فرمایا نو ہیں جنمیں سب سے بڑا شرک ہے، ناحق مومن کو قتل کرنا، میدان جنگ سے بھاگنا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیموں کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، اور خدا کے اس

بیت الحرام کو حلال بنانا جو تمہارا اور تمہارے آباو اجداد کا اور تمہارے بعد آنے والی امتوں کا سب کا قبلہ ہے (یعنے اس میں خون ریزی قتل وغارت کرنا) جو شخص بھی ان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے گا اور پابندی سے نماز پڑھتا رہے گا زکوٰۃ دیتا رہے گا اور اسی حالت پر مرجائے گا وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ اس جنت کے بیچ مین ہوگا جسکے دروازوں کے کواڑ سونیکے ہیں اسکو طبرانی نے کبیر میں اکثر ثقہ راویون سے روایت کیا۔ اگرچہ بعض میں کلام بھی ہے۔ نیز اسکا کچھ حصہ ابو داؤد میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگئے اور جس شخص نے مال حرام جمع کیا اور پھر اسکا صدقہ بھی کر دیا تب بھی اسمیں اسکو کچھ اجر نہ ملیگا بلکہ اس (کسب حرام) کا گناہ اسپر بدستور رہے گا (جو بغیر توبہ کے نہیں معاف ہوسکتا)

ف صدقہ مال حرام موجب ثواب نہیں اور نہ ثواب کی نیت کرنی چاہیئے بلکہ یہ صدقہ
تو اس مال حرام سے جان چھڑانے کا ایک طریقہ ہے چنانچہ کسب حرام کا گناہ اسپر برابر رہے گا ١٠
جبتک توبہ نہ کرے معاف نہ ہوگا اور اس قسم کے مال حرام کا اگر مالک معلوم ہے تب تو وہ مال اسکا ہے اس کو پہنچانا واجب ہے ورنہ تمام مال کو (بلا نیۃ ثواب) صدقہ کر دینا چاہیئے۔

اسکو ابن خزیمہ نے اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی روایت کیا اور تصحیح کی

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک لڑکا بیٹھا ہوا کلام مجید پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص حضرمہ نامی آیا اور عبداللہ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا اے ابو عبدالرحمن! اسلام کے علی مراتب مین سے کونسا مرتبہ افضل ہے آپ نے فرمایا نماز اسنے کہا پھر آپ نے فرمایا پھر زکوٰۃ۔

اسکو طبرانی نے کبیر میں ایسی سند سے روایت کیا جسمیں کچھ مضائقہ نہیں۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ احادیث اس باب کے مناسب کتاب الصلوٰۃ میں آچکی ہیں اور کچھ انشاء اللہ کتاب الصوم کتاب الحج وغیرہ میں آئینگی۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر ترہیب اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی چاندی سونے والا مالدار شخص اپنے مال کا حق (زکوٰۃ) نہیں ادا کرتا (اسکو سن لینا چاہیئے کہ) جب قیامت کا روز ہوگا تو اس چاندی سونے کو آگ میں پگہلا کر اسکے چوڑے چوڑے پہنے اور پہلکے بنائے جائینگے اور پھر انکو جہنم کی آگ میں تپایا جائیگا (اور قبر سے اٹھتے ہی) اس شخص کی پشت اور پہلو اور پیشانی پر ان سے داغ دئے جائینگے اور جب وہ پہلکے ٹھنڈے ہوجائینگے پھر جہنم کی بھٹی میں تپا کر گرم کیجائینگے اور برابر داغ لگائے جائینگے اس ہولناک دن میں جسکی مقدار پچاس ہزار سال کی برابر ہے (برابر اسکے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہے گا) حتی کہ لوگوں کے فیصلے ہوجائینگے۔ (اور اسکے حق میں بھی سزا یا خلاصی کا حکم ہوجائے گا) اور جہنم یا جنت کا راستہ دکھلا دیا جائیگا۔

ف یہ عذاب اور سختی اس شخص پر حساب و کتاب سے پہلے ابتداء حشر سے ہی شروع ہوجائیگی
11 جیساکہ بعض سنگین مجرموں پر مقدمہ فیصلہ ہونے سے پہلے ہی حوالات میں سے ہی سختیاں ہونے لگتی ہیں عدالت میں بھی ذلت اور رسوائی سے لایا جاتا ہے۔ پھر اگر دریائے رحمت جوش میں آگیا اور اس بے نیاز مالک نے چشم پوشی فرما کر اسکی تقصیر پر قلم عفو پھیر دیا تو ز ہے نصیب راستہ جنت کا بتلا دیا جائے گا اور بچ جائے گا ورنہ تو جرم سخت ہے جہنم کا راستہ کھلا ہوا ہے اسیکا دنیا سے سامان کر کے آئے تھے "پچاس ہزار برس کا دن" حقیقت میں یہ کنایہ ہے غایت سختی اور کرب و بیچینی سے چنانچہ جو جسقدر زیادہ سنگین مجرم ہوگا اسکو اسیقدر زیادہ گراں اور زیادہ دراز معلوم ہوگا اور اسکی تکالیف ناقابل برداشت ہونگی انکی شدت کی وجہ سے ایسا معلوم ہوگا کہ ہزاروں سال کا دن ہے اور جو جسقدر بار گناہ سے ہلکا ہوگا اسکو اسیقدر کم معلوم ہوگا اور تکالیف کم محسوس ہونگی حتی کہ مومنین مخلصین کو یہی روز قیامت صرف دو رکعت فجر کی برابر معلوم ہوگا کیونکہ انکو تو پہلے ہی فرما دیا گیا ہے لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون انکے لئے کچھہ خوف وخطر اور غم کا مقام نہیں

پھر صحابہ نے عرض کیا اور یا رسول اللہ" اونٹ" کی اگر زکوٰۃ نہ ادا کیجائے تو اسکا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کا کیا حشر ہوگا) حضور نے فرمایا اور ایسے ہی جو کوئی اونٹوں والا اپنے اونٹوں کا

حق (زکوۃ) ادا نہ کریگا، اور اونٹوں میں علاوہ زکوٰۃ کے ایک حق یہ بھی ہے کہ جس دن پانی پلانے کیلئے لائیں اس روز کا دودھ (بطریق استحباب وتشکر فقرا اور مساکین کو دیدیا جاتے) تو جب قیامت کا روز ہوگا تو اسکو ایک صاف اور ہموار چٹیل میدان میں اوندھے منہ ان اونٹوں کے پیروں میں ڈالدیا جائے گا اور وہ اونٹ دنیا کے اعتبار سے بہت زیادہ موٹے تازے اور طاقتور ہونگے اور (تعداد میں بھی) انہیں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا اور وہ سب ملکر اپنے (چوڑے چوڑے مضبوط) پیرون سے اس شخص کو روندینگے اور اپنے (تیز) دانتوں سے کاٹیں گے اور جب ایک طرف سے ختم ہوجائینگے تو دوسرے سرے سے شروع کردینگے (اور جسطرح بیل کھلیان کے اندر گیہون کو ایک دائرہ کی شکل میں روندتے ہیں اسیطرح اسکو روندتے رہیں گے یا ایک طرف سے لین اونٹوں کی ایک ایک کرکے اسپر سے گذرے گی پھر دوبارہ وہی لین دوسرے سرے سے لوٹ کر آئے گی اور اسیطرح برابر جاتے اور آتے رہینگے) اس دن کہ جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے حتی کہ سب کا حساب وکتاب ہوجائیگا اور اس شخص کو بھی جنت کا (اگر بخشا

۱۲ گیا) یا جہنم کا (اگر قانونی کارروائی کی گئی) راستہ دکھلا دیا جائیگا (ف اہل عرب کے ہاں انکی موروثی سخاوت کی وجہ سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ جو شخص جس روز اپنے اونٹونکو پانی پلانے کیلئے چشمہ پر لائے اس روز کا دودھ وہاں کے فقرا اور مساکین کو پلا دیتے چنانچہ اس دستور کے مطابق مساکین چشموں پر موجود رہا کرتے تھے اور روز کسی نہ کسی کی باری ضرور ہوتی تھی۔ اور اس طرح ان مساکین کی بسر اوقات ہوتی تھی اسلام نے بھی اس طریقہ سخاوت کو بنظر استحسان دیکھا چنانچہ اسکو حقوق مستحبہ سے قرار دیکر حقوق واجبہ زکوٰۃ کے ہمراہ بیان کیا تاکہ اسکی اہمیت معلوم ہوجائے۔ اگرچہ یہ حق مستحبات میں سے ہے اور تنہا موجب عقوبت نہیں مگر زکوۃ کو نہ ادا کرنے کی صورت میں یہ بھی عذاب کے اندر داخل ہوجائے گا کیونکہ بڑے جرم کے ساتھ معمولی فروگذاشتیں بھی محسوب ہوجاتی ہیں۔ واضح ہو کہ اونٹ کو تیسرے یا پانچویں آٹھویں روز پانی پلایا جاتا ہے یہ جانور کئی کئی روز کا پانی ایک مرتبہ پی لیتا ہے۔

لوگوں نے عرض کیا اور یا رسول اللہ! "گائیں بکریاں" (جسکے پاس ہیں اور وہ انکی زکوۃ ادا نہیں کرے تو اسکا کیا حشر ہوگا) حضور نے فرمایا (ہاں ایسے ہی) جو گائیں بکریوں والا

شخص انکی زکوٰۃ ادا نہ کریگا اسکو بھی جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک ہموار چٹیل میدان میں اوندھے منہ ان گائیں بکریوں کے سامنے ڈالدیا جائیگا (اور اسوقت یہ سب کی سب موجود ہونگی) نہ کوئی ان میں سے کم ہوگی اور نہ کوئی بے سینگوں والی ہوگی نہ کوئی ٹیڑھی سینگوں والی ہوگی نہ کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی (بلکہ سب کی سب موٹی تازی نوکدار اور ثابت سینگوں والی ہونگی اور) اپنے سینگوں سے اسکو مارتی ہونگی اور پیروں اور سموں سے روندتی جائینگی اور جب ایک طرف سے (یا ایک بار) ختم ہوجائینگی تو دوبارہ شروع کردینگی (اور اسطرح اسکو مارتی اور روندتی رہینگی) اس روز کہ جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے حتیٰ کہ تمام لوگوں کا فیصلہ ہوجائے گا اور اس شخص کو بھی جنت کا یا دوزخ کا راستہ دکھلا دیا جائیگا۔

لوگوں نے عرض کیا حضور! "اور گھوڑے" (جسکے پاس ہوں اسکا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں بعضے تو اپنے مالک کے لئے (موجب) بار اور گناہ ہیں۔ بعضے پردہ (پوش اور اپنے مالک کو دوسروں کی نظروں میں وقیع رکھنے والے) ہیں۔ بعضے اپنے مالک کیلئے (باعث) اجر اور موجب برکات ہیں (موجب) گناہ عظیم اور وبال تو وہ ہیں کہ جو محض ۱۳
نمائش کے لئے رکھے جائیں (کہ ہم بھی غازی اور مجاہد ہیں) یا فخر اور مباہات کیلئے ہوں (کہ ہم بھی بڑے رئیس ہیں) یا مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے مہیا کئے جائیں (ان سے تو خدا بچائے) اور پردہ (پوش) وہ ہیں کہ جنکو (اپنی ضروریات مشروعہ اور حوائج دینیہ دنیویہ کی غرض سے) اللہ کے حکم کے موافق رکھا ہے اور جو کچھ انکی پشتوں اور گردنوں کے متعلق اللہ کے (مقرر کردہ) حقوق ہیں انکو بھی نہیں بھولا (یعنے امور جہاد اور حوائج شرعیہ نیز دیگر دنیوی کاروبار کے لئے خود بھی سوار ہوتا ہے اور اگر کسی مسلمان بھائی کو ضرورت پیش آتی ہے تو اسکو مانگنے پر دیدیتا ہے کسی دینی مذہبی کام کیلئے ضرورت پیش آئی تو اسمیں بخل نہیں کرتا کوئی اپنی گھوڑی کیلئے نر مانگے تو اس سے انکار نہیں کرتا اور شرائط زکوٰۃ کے ہوتے ہوئے انکی زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے نیز انکے گھاس دانے وغیرہ کی نگہداشت بھی کرتا ہے غرض خدا کے مسلمانوں کے خود اسکے تمام حقوق ادا کرتا ہے تو ایسے گھوڑے اسکو دنیا میں باعزت بنائینگے اسکی تنگدستی کے لئے پردہ پوش ضرورت کے وقت کام آنے والے ہونگے اور قیامت کے روز بھی کچھ انسے نفع ہی پہونچ جائے گا) اور موجب ثواب وہ گھوڑے ہیں

جن کو خدا کے راستہ میں محض مسلمانوں کے (جہاد کرنے کے) لئے سرسبز وشاداب چراگاہوں
اور باغوں میں چھوڑ رکھا ہے (یہ اسقدر باعث برکت ہیں کہ) روزانہ جسقدر گھانس یہ ان
چراگاہوں اور باغوں میں چرتے ہیں اسکے ہر ایک تنکے کے بدلے میں ایک نیکی اللہ پاک کے
ہان لکھی جاتی ہے اور (دن بھر) جتنی مرتبہ پیشاب کرتے ہیں اور لید کرتے ہیں اتنی ہی مرتبہ
ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جسقدر رسیاں (انکے کودنے اچھلنے سے) ٹوٹتی ہیں اور جتنے
ٹیلوں پر سے یہ کودتے اور پھلانگیں مارتے ہیں اسیقدر اللہ پاک ہر ہر ٹاپ اور نشان قدم کے
بدلے نیکیاں لکھتے ہیں اور جب کبھی وہ گھوڑے والا اسکو پانی پر سے لیکر گذرتا ہے اور وہ
گھوڑا پانی پی لیتا ہے اگرچہ یہ پانی پلانے کا ارادہ بھی نہ کرے تب بھی اسکو ہر ہر گھونٹ کے
عوض ایک ایک نیکی ملتی ہے (تو جب بالقصد پانی پلائے تو اسوقت تو نہ معلوم کسقدر نیکیان
ملتی ہونگی خلاصہ یہ ہے کہ مجاہد کا گھوڑا برکات الہیہ اور حسنات کا ایک مجسمہ ہے جس کی ہر حرکت
نیکی ہے اور ہر سکون ثواب ہے سبحان اللہ) ۱۴

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! "اور گدھے" (اگر کسی کے پاس ہوں تو اس کا
کیا حکم ہے) حضور نے فرمایا اکی زکوۃ وغیرہ کے بارے میں کوئی خاص آیت تو مجھپر نازل
نہیں ہوئی باقی علی العموم تو ایک یہی بے نظیر آیت ہے جو تمام اعمال خیر وشر کو جامع ہے اور
کافی ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ. جو شخص
ذرہ برابر دنیا میں بھلائی کرے گا اسکو (بھی قیامت کے روز) دیکھ لیگا اور جو ذرہ برابر
بدی کرے گا اسکو بھی دیکھ لیگا (جیسا کرے گا ویسا پائے گا لہذا اگر ان گدھوں کو حوائج
مشروعہ کے لئے رکھا ہے اور حقوق متعلقہ کو ادا کرتا رہتا ہے خود بھی کام میں لاتا ہے
مسلمانوں کے لئے بھی ان کی ضرورت کے وقت دینے میں انکار نہیں کرتا تب تو بہتر ہے اس
احسان کا بدلہ آخرت میں ملجائے گا اور اگر غیر مشروع امور میں لگایا یا ناجائز اغراض کیلئے
رکھا ہے تو اسکا نتیجہ قیامت کے روز بھگتنا پڑیگا)

اس حدیث کو بخاری مسلم نے اور نسائی نے مختصراً روایت کیا ہے لفظ مسلم کے ہیں اور نسائی
کی ایک روایت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ اپنے
مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر قیامت کے دن وہ مال آگ کا سانپ بنکر آوے گا اور اسکے ساتھ اس
مالدار کی پیشانی اور پہلو اور پشت پر داغ دیا جاتا رہے گا ایسے دن میں جسکی مقدار پچاس ہزار سال
کی ہے جبتک کہ لوگوں کے درمیان میں فیصلہ ہو۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے ہوئے سنا ہے جو کوئی اونٹوں والا ان میں سے ان کا حق پورا نہیں کرتا لامحالہ وہ
اونٹ قیامت کے دن حالت دُنیا سے زیادہ فربہ ہوکر آئیں گے اور وہ مالدار انکے واسطے ایک
صاف میدان میں لٹایا جائے گا وہ اونٹ اسکے اوپر ہاتھ پیر مارتے ہوئے دوڑیں گے (یعنی اسکو
پامال کرینگے) اور اسیطرح گائے والے کہ انکے حقوق کو ادا نہ کرتے ہوں تو ضروری وہ گائیں دُنیا
سے زیادہ فربہ دن قیامت کے آئینگی۔ اور وہ شخص انکے لئے ایک صاف میدان میں لٹایا جائیگا وہ
اسکو اپنے سینگوں کے ساتھ ماریگی اور پیروں سے پامال کریں گی کوئی ان میں سے بے سینگوں ۱۵
کی اور سینگ ٹوٹی ہوئی نہ ہوگی اور اسیطرح خزانہ والا کہ اسکے حق کو ادا نہ کرتا ہو (یعنی زکوٰۃ نہ دیتا
ہو) اسکا خزانہ بھی ضرور گنجے سانپ کی صورت میں ہوکر منہ پھاڑے ہوئے اسکا پیچھا کریگا جب اُس
شخص کے پاس آئے گا تو وہ شخص اس سے بھاگے گا وہ اسکو پکارے گا لے اپنے اس خزانہ کو جسکو
چھپا چھپاکر رکھا کرتا تھا میں اس سے بے پروا ہوں جب دیکھے گا کہ اس سے میں بچ ہی نہیں
سکتا تو اپنے ہاتھ کو اُسکے منہ میں دیدے گا وہ اسکے ہاتھ کو مست اونٹ کی طرح سے چبا ڈالے گا
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں جناب نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو مگر لامحالہ وہ مال
اسکے لئے قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت بنا دیا جائے گا یہانتک کہ اسکا طوق اُسکے گلے
میں ڈالدیا جاوے گا پھر آپ نے اسکے مصداق کو قرآن شریف سے پڑھکر سُنایا و لا یحسبن الذین
یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ۔ اخیر آیۃ تک جسکا ترجمہ یہ ہے اور نہ گمان کریں وہ لوگ

کہ بخل کرتے ہیں اُس چیز کے دینے سے کہ اللہ نے محض اپنے فضل سے انکو دی تھی کہ وہ انکے لئے بہتر ہے بلکہ وہ انکے حق میں بہت بُرا ہے عنقریب وہ طوق ڈالے جائینگے اس مال کا جس سے وہ بخل کرتے تھے قیامت کے روز۔ اسکو ابن ماجہ اور نسائی نے سند صحیح کے ساتھ اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لفظ ابن ماجہ کے ہیں۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے غنی مُسلمانوں پر اُنکے مالوں میں ایسی مقدار فرض کی ہے کہ مُسلمان فقرا کو کافی ہو اور فقرا ہرگز بھوکے ننگے ہونے کی مشقت نہ اُٹھائیں مگر انکے اغنیا کی کرتوت سے (یعنی اغنیا پر اتنا صدقہ فرض کیا ہے کہ اگر اسکو پورا پورا نکالکر اسکے موقع اور محل پر صرف کیا جائے تو فقرا تکلیف میں نہ رہیں) ہوشیار رہو کہ اللہ تعالے ان سے سخت حساب لیگا اور انکو دردناک عذاب دیگا اسکو طبرانی نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو تنہا ثابت ابن محمد زاہد نے روایت کیا ہے حافظ صاحبِ کتاب فرماتے ہیں اور ثابت ثقہ اور سچا ہے اس سے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے اور اسکے باقی راویوں میں کچھہ مضائقہ نہیں ہے اور یہی روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر موقوف ۱۶ کر کر بھی روایت کیگئی ہے اور وہ زیادہ اچھی ہے۔

اور حضرت مسروق سے مروی ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سود کھانے والا اور کھلانے والا اور اُسکے دونوں گواہ جبکہ جانتے ہوں اور گودنے والی عورت اور گدوانے والی اور صدقہ کو ٹالنے والا اور کسی دیہاتی کو بعد اُسکے ہجرت کے (ہجرت سے) لوٹانیوالا یہ سب بزبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم بروز قیامت ملعون ہونگے اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور انہی کے لفظ ہیں اور احمد اور ابو یعلی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حارث اعور کے واسطہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور اصبہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی دینے والے) اور اسکے گواہ اور اسکے لکھنے والے اور گودنے والی عورتیں اور گودوانے والی اور صدقہ کو روکنے والے اور حلالہ کرنے والا اور حلالہ کروانے والا۔ ان سب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اغنیا کو فقرا کی وجہ سے قیامت کے دن بڑی خرابی ہوگی فقرا کہیں گے اے ہمارے پروردگار ان اغنیا نے ہمارے حقوق کو کہ ہمارے واسطے آپ نے انپر فرض کر دیا تھا ظلمًا دبا لیا اللہ تعالےٰ عزوجل فرمائیں گے قسم ہے مجھے اپنے عزوجلال کی میں ضرور تم کو اپنے سے قریب کرونگا اور انکو بعید کرونگا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریف تلاوت فرمائی ؀ والذین فی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم۔ ترجمہ۔ اور وہ لوگ کہ انکے مالوں میں حق مقرر ہے واسطے مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کے اسکو طبرانی نے صغیر اور اوسط میں اور ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں دونوں نے حارث ابن نعمان کی روایت سے نقل کیا ہے ابو حاتم نے کہا ہے یہ راوی قوی نہیں ہے بخاری نے کہا ہے حدیث میں منکر سمجھا جاتا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھپر پیش کئے گئے ہیں پہلے وہ تین آدمی جو جنت میں داخل ہونگے اور پہلے وہ تین جو دوزخ میں
۱۷ داخل ہونگے۔ جنت میں پہلے داخل ہونے والے یہ ہیں شہید اور بندۂ مملوک کہ اُس نے اپنے رب کی عبادت اچھی کی اور اپنے سید کی خیر خواہی کی اور پارسا سوال سے بچنے والا عیالدار اور تین اول دوزخ میں داخل ہونے والے یہ ہیں حاکم مقرر کردہ (کہ منصف نہ ہو) اور مالدار اللہ کا حق اپنے مال سے ادا نہ کرتا ہو اور عالم مفاخرت کرنے والا اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن حبان نے دو جگہ متفرق کرکے بیان کیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں ہم کو حکم کیا گیا ہے نماز کے قائم کرنے کا اور زکوٰۃ کے ادا کرنے کا جو شخص زکوٰۃ نہ دے اُسکی نماز بھی (مقبول) نہیں ہے۔ اسکو طبرانی نے کبیر میں موقوف کرکے اسیطرح چند سندوں کے ساتھ جن میں سے ایک صحیح ہے اور اصبہانی نے روایت کیا ہے اور اصبہانی کی ایک روایت میں اسطرح ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ نہ دی وہ ایسا مسلمان نہیں ہے کہ اسکا عمل اسکو نفع دے۔

اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس شخص نے اپنے بعد خزانہ چھوڑا قیامت کے دن وہ خزانہ اسکے واسطے گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جسکی دو زبانیں ہونگی اس شخص کا پیچھا کرے گا یہ شخص کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں تیرا وہی خزانہ ہوں جسکو تو چھوڑ آیا تھا وہ اُسکا برابر پیچھا کرتا رہے گا یہانتک کہ (مجبوراً) اپنے ہاتھ کو اُسکا لقمہ بنا دے گا وہ اسکو چبا ڈالے گا پھر اسکے بعد تمام جسم کو۔ اسکو بزار نے روایت کیا ہے اور اسکی اسناد حسن بھی ہے اور طبرانی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیحون میں روایت کیا ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں ان کا مال بروز قیامت ایک گنجا سانپ معلوم ہوگا جسکی دو زبانیں ہونگی یا اسکی آنکھون پر دو گل ہونگے کہتے ہیں کہ وہ اسکو چپٹے گا یا گلے کا ہار ہوگا کہے گا میں تو تیرا خزانہ ہوں میں تو تیرا خزانہ ہوں اسکو نسائی نے سند صحیح سے نقل کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نے
۱۵ فرمایا جسکو خدا نے مال دیا ہے پھر اس نے اسکی زکوٰۃ نہیں ادا کی وہ مال اسکے واسطے قیامت کے روز گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جسکی دو زبانیں ہونگی دن قیامت کے اسکا گلے کا ہار بنا دیا جائیگا پھر اپنی دونوں باچھوں سے پکڑے گا پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا ... اس آیۃ شریف کی تلاوت فرمائی۔ ولا یحسبن الذین یبخلون الخ اسکو بخاری اور نسائی اور مسلم نے نقل کیا ہے۔

اور حضرت عمارۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جس شخص نے تین پر عمل کیا اسکو کچھ نفع نہیں ہوگا تا وقتیکہ سب کو بجا نہ لائے نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور خانہ کعبہ کا حج اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اسکی سند میں ابن لہیعہ ہے اور نعیم بن زیاد حضرمی سے بھی مرسل روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا جسکی ... اسکی انتہا ... پڑتا تھا آپ چلے اور آپکے ساتھ حضرت جبرئیل بھی چلے ایک قوم پر پہونچے کہ وہ ایک دن کھیتی بوتے تھے اور ایک دن کاٹتے تھے جب کاٹتے

بتے جیسی تھی ویسی ہی ہوجاتی تھی آپ نے فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنیوالے ہیں انکی نیکیاں سات سو گنا چند در چند کی جاتی ہیں اور جو کچھ انھوں نے خرچ کیا ہے اسکا بدل دیا جاتا ہے پھر آپ ایک قوم پر گذرے کہ جنکا سر ایک بڑے پتھر سے پھوڑا جاتا ہے جب پھوڑا جاتا ہے پھر جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور ان سے اس امر میں کچھ توقف نہیں کیا جاتا۔ (بلکہ لگاتار یہ عمل جاری ہے) فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنکے سر نماز پڑھنے سے بھاری ہوتے ہیں (یعنی نماز سے خواب غفلت میں سوتے ہیں) پھر آپ ایک قوم پر پہونچے کہ جنکے پیچھے ایک چیتھڑا (لٹک رہا ہے) اور ایک چیتھڑا آگے بھی (لٹک رہا ہے یعنی لنگوٹیاں سی بندھی ہوئی ہیں اور لباس نہیں ہے) کہ جانوروں کی طرح سے جہنم کی ناگ پھنی اور تھوہرا اور گرم پتھروں میں چرتے ہیں فرمایا یہ کیسے لوگ ہیں اے جبرئیل علیہ السلام فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے مالوں کے صدقات نہیں ادا کرتے تھے اور اللہ نے انپر ظلم نہیں کیا اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرتا ہی نہیں یہ حدیث بکمالہ قصہ معراج اور نماز کی فرضیت میں بیان کی گئی ہے اسکو بزار نے بواسطہ ابن انس ابو العالیہ یا اور کسی کے بحضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سُنا ایک ایسی حدیث کو کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور میں باوجودیکہ بہ نسبت اُن لوگوں کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ چپٹا رہتا تھا پھر بھی میں نے جناب سے اسکو نہیں سُنا۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خشکی اور دریا میں کوئی مال کبھی تلف نہیں ہوتا بغیر زکوۃ روکے ہوئے اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ کو روکنے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا اسکو طبرانی نے صغیر میں سعد بن سنان سے روایت کیا ہے اور انہیں سنان بن سعد عن انس بھی کہا جاتا ہے

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کبھی صدقہ یا زکوٰۃ کسی مال کے ساتھ ملتا ہے تو ضرور اسکو خراب کر دیتا ہے اسکو بزار اور بیہقی نے روایت کیا ہے حافظ صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دو معنے کا احتمال رکھتی ہے ایک یہ کہ صدقہ اگر کسی مال میں چھوڑ دیا جائے اور نہ نکالا جائے تو اُس مال کو ہلاک کر دے گا اس معنے کی شہادت حضرت عمر کی حدیث دیتی ہے جو پہلے گذری ہے کہ دریا اور خشکی میں کوئی مال بھی تلف نہیں ہوتا بغیر زکوٰۃ کے روکے ہوئے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ کوئی آدمی باوجود غنی ہونے کے زکوٰۃ لے اور اسکو اپنے مال کے ساتھ ملا کر رکھے تو وہ زکوٰۃ اسکے مال کو ہلاک کر دے گی امام احمد بن حنبل نے یہ ہی تفصیل کی ہے واللہ اعلم۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز ان لوگوں کے لئے عمل ظاہری تھا تو انہوں نے قبول کر لیا اور زکوٰۃ انکے لئے چھپی ہوئی تھی اسکو کھا گئے وہی لوگ منافق ہیں یعنی نماز کا پڑھنا نہ پڑھنا ظاہر معلوم
۲۰ ہوتا تھا لہذا انکو پڑھنی پڑی اور زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسی کھلی بات نہ تھی اسکو کھا گئے اور ادا نہ کیا معلوم ہوا کہ یہ لوگ منافق ہیں کہ ظاہر ظاہر اسلام کی باتیں کرتے ہیں باطن میں کافر ہیں پس پوشیدہ باتوں پر عمل کر کر کیا کریں اسکو بزار نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روکتی ہے ضرور اللہ تعالےٰ انکو قحط سالی میں مبتلا فرماتا ہے اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں اور حاکم اور بیہقی نے بھی ایک حدیث میں اس مضمون کو روایت کیا ہے کچھ الفاظ بدلے ہوئے ہیں حاکم نے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے اور اسکو ابن ماجہ بزار اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے بیہقی کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مہاجرین کے گروہ پانچ باتیں ہیں اگر تم ان میں مبتلا ہوگے اور وہ تم پر آئیں تو میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ جس کسی قوم میں بیحیائی پھیل گئی اور انھوں نے اسکی اشاعت کی تو ان میں ضرور ایسے مرض پھیل جاتے ہیں جو انکے بزرگوں میں نہ تھے اور جس کسی قوم نے کم ناپنا کم تولنا اختیار کیا وہ ضرور قحط سالی

اور اخراجات کی شدت اور بادشاہوں کے ظلم میں گرفتار ہوتے ہیں اور جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ کو روکتے ہیں ضرور آسمان سے بارش ان پر روک دیجاتی ہے حتیٰ کہ اگر چوپائے نہ ہوتے تو کچھ بارش نہ کیجاتی اور جو اللہ اور اسکے رسول کے عہد کو توڑتے ہیں اللہ تعالےٰ غیروں میں سے انپر دشمن کر دیتا ہے جو انکے بعض مقبوضات کو لے لیتا ہے اور جس قوم کے سردار خدا کی کتاب سے مقدمات فیصل نہیں کرتے اللہ تعالےٰ انکے آپس میں (جنگ) اور ایک دوسرے سے خوف پیدا کر دیتا ہے۔

اور حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پانچ چیزوں کی وجہ سے ہوتی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیسی پانچ چیزیں پانچ چیزوں سے فرمایا جو قوم عہد شکنی کرتی ہے انپر انکا دشمن ضرور مسلط ہوجاتا ہے اور جو لوگ بغیر خدائی قانون کے فیصلہ کرتے ہیں انہیں ضرور موت پھیل جاتی ہے اور جو زکوٰۃ روکتے ہیں انسے ضرور بارش رک جاتی ہے اور جو پیمانہ کم کرتے ہیں انسے ضرور پیداوار رک جاتی ہے اور قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہیں اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اسکی سند حسن کے مرتبہ کے قریب ہے اور اسکے شواہد بھی ہیں۔ ۲۱

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں (زکوٰۃ نہ دئے ہوئے خزانہ سے کسی آدمی کے جسم پر ایسی طرح داغ نہیں دیا جائے گا کہ ایک درہم دوسرے درہم سے اور ایک دینار دوسرے دینار سے ملجائے بلکہ اسکی کھال کو اتنا بڑھا دیا جائیگا کہ اسپر (اسکے خزانہ کا) ہر ہر درہم اور دینار علیحدہ رکھا جائے گا اسکو طبرانی نے کبیر میں سند صحیح کے ساتھ موقوف روایت کیا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جس شخص کی پاک کمائی ہے زکوٰۃ کا روکنا اس کمائی کو خبیث بنا دیتا ہے اور جس نے خبیث (یعنی حرام) کمائی کی ہو زکوٰۃ کا دینا اسکو پاک نہیں کرتا اسکو طبرانی نے کبیر میں سند منقطع کے ساتھ موقوف روایت کیا ہے۔

اور حضرت احنف بن قیس سے مروی ہے کہتے ہیں میں قریش کی ایک جماعت کے پاس بیٹھا ایک آدمی پریشان بال اور کپڑے اور شکل کے ساتھ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر اس جماعت کو سلام کیا پھر فرمایا خزانہ جمع کرنے والوں کو خوشخبری دیدو ایک پتھر کی جسکو جہنم میں تپایا جائے گا۔

پھر اسکو ان میں سے ہر ایک کی چھاتی کے منہ پر رکھا جائے گا یہانتک کہ اسکی (سوزش) مونڈھے کی
چینی ہڈی سے پار ہوجائیگی اور چینی ہڈی پر وہ پتھر رکھا جائے گا کہ اسکی سوزش چھاتی کے منہ سے
پار ہوجانے گی پس وہ پتھر (یوں ہی) لغزش کرتا رہے گا، پھر انھوں نے پشت پھیری اور (مسجد)
کے ایک ستون سے لگ کر بیٹھ گئے میں انکے پیچھے گیا اور انکے پاس بیٹھ گیا میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون
صاحب ہیں میں نے عرض کیا میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ اس جماعت نے آپکے اس فرمان کو
ناگوار جانا ہے فرمایا یہ لوگ کچھ سمجھتے نہیں ہیں مجھ سے میرے خلیل نے فرمایا ہے میں نے کہا آپکا
خلیل کون فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ کیا تم جبل احد کو دیکھتے ہو راوی کہتے ہیں کہ
میں نے آفتاب کی طرف دیکھا کہ دن باقی کتنا رہا تھا اور میں نے گمان کیا تھا کہ شاید نبی کریم
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھکو اپنے کسی کام کے لئے (احد) کو بھیجیں گے میں نے عرض کیا ہاں (یہ
جواب ہے اس فقرہ کا کہ کیا تم احد کو دیکھتے ہو) آپ نے فرمایا میں دوست نہیں رکھتا ہوں کہ
اس پہاڑ احد کی برابر سونا ہو اس تمام ہی کو خرچ کردوں گا بجز تین قسم کے روپے کے اور یہ لوگ
سمجھتے نہیں ہیں دنیا ہی کو جمع کرتے ہیں خدا کی قسم میں ان سے دنیا نہیں مانگوں گا اور نہ دین کے ۴۴
بارہ میں ان سے فتویٰ طلب کروں گا یہانتک کہ اللہ عزوجل سے ملاقات کروں (یعنی تا مرگ
ان لوگوں سے نہ کچھ دنیا طلب کروں گا نہ کوئی فتویٰ پوچھونگا) اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے
اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے فرمایا خوشخبری دیدو خزانہ جمع کرنیوالوں کو ان کی پشتوں
میں ایک داغ دیا جانے کی کہ ان کے پہلوؤں سے پار ہوجائے گا اور ایک داغ انکی گدی پر
دیا جائے گا جو انکی پیشانیوں سے پار ہوجائے گا راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ بزرگ یکسو ہوکر بیٹھ گئے۔
راوی کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے دریافت کیا لوگوں نے کہا یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
ہیں تب تو میں انکے پاس جاکر کھڑا ہوا اور عرض کیا میں نے ابھی جو آپ سے فرماتے ہوئے سنا ہے
وہ کیسا ہے (یعنی کس کا کلام ہے) فرمایا میں نے کچھ نہیں کہا بجز اس کلام کے جسکو انکے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا تھا راوی کہتے ہیں میں نے کہا اس عطا میں جس کو خلفا خزانہ عامرہ سے عطا
فرماتے ہیں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا اسکو لیلے یعنے اسواسطے کہ آجکل تو اس سے ایک قسم کی مدد ہے
جب وہ تیرے دین کی قیمت ہوجائے گی تو چھوڑ دینا یعنی جب عطا کا دینا موقوف ہوجائے حکام کی خوشامد
کے جسمیں دین فروشی پائی جاتی ہو اسوقت چھوڑ دینا چاہیئے)

فصل

حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ تعالٰے عنہ اپنے باپ سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اسکے ساتھ اسکی ایک لڑکی تھی اس لڑکی کے ہاتھون میں دو سونے کے کنگن تھے۔ حضرت نے فرمایا کیا تو ان کنگنون کی زکوٰۃ دیتی ہے اس عورت نے کہا کہ نہیں فرمایا تجھکو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ بروز قیامت اللہ تعالٰے ان دونو کے بدلہ میں دو آگ کے کنگن پہنائے راوی کہتے ہیں اس عورت نے اُن دونون کو اُتار کر حضرت کی خدمت میں ڈالدیا اور عرض کیا یہ اللہ اور اسکے رسول کے لئے ہیں (یعنی تصدق کر دیئے) اسکو امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور لفظ ابو داؤد کے ہیں اور ترمذی دارقطنی کے الفاظ بھی اسکے قریب ہی ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور اُن دونون کے ہاتھ میں دو کنگن سونیکے تھے آپ نے ان دونون سے فرمایا کیا تم دونون اسکی زکوٰۃ دیتی ہو انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ تم یہ دوست رکھتی ہو کہ اللہ تعالٰے تم کو نار جہنم کے دو کنگن پہنائے ۲۴
انہون نے کہا کہ نہیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ اسکی زکوٰۃ دو اور اسکو نسائی نے مرسل اور متصل کرکے روایت کیا ہے اور مرسل کو متصل سے ترجیح دی ہے ایک محدث خطابی ہیں انھون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو (کیا تجھکو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰے ان دونون کے بدلہ میں تجھکو دو آگ کے کنگن پہنائے اس آیۃ شریف کا مصداق فرمایا ہے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم۔ ترجمہ یہ ہے کہ جس دن سونے چاندی پر جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اسکے ساتھ داغ دیا جائے گا انکی پیشانی اور پہلوؤن پر۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بی بی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہتی ہین میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے میرے ہاتھ میں چاندی کے بیرون کے چھلے دیکھے فرمایا اے عائشہؓ یہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ میں نے ان کو بنوایا ہے۔ یارسول اللہ۔ تاکہ جناب کے حضور میں اپنی آرائش کرون فرمایا کیا اسکی زکوٰۃ ادا کرتی ہو میں نے جواب میں عرض کیا نہیں یا کوئی اور کلمہ جو اللہ نے چاہا فرمایا تم کو آگ سے یہ ہی کافی ہے اسکو ابو داؤد

اور دار قطنی نے روایت کیا ہے خطابی نے کہا ہے اور غالب یہ ہے کہ تنہا چھلے نصاب کو نہیں پہونچتے بس اسکے یہ ہی معنے ہیں کہ ان چھلون کو اپنے باقی زیور کے ساتھ ملاکر اسکی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

اور حضرت اسمار بنت یزید سے مروی ہے کہتی ہیں میں اور میری خالہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ہاتھون میں سونے کے کنگن تھے تو آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا کیا تم دونون اسکی زکوٰۃ دیتی ہو اسمار کہتی ہیں ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس سے نہیں ڈرتی ہو کہ اللہ تم دونون کو آگ کے کنگن پہنانے لگے اسکی زکوٰۃ دیا کرو اسکو امام احمد نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ف یہ مشہور یزید نہیں ہے وہ بعد حضرت کے پیدا ہوا ہے اور ان کی بیٹیاں حضرت کی خدمت میں مسائل پوچھنے کو حاضر ہوتی تھیں۔

اور محمد ابن زیاد سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا انسے دریافت کیا جارہا تھا تلوارونکے زیورونکے بارہ میں کہ کیا یہ بھی کنز (حرام) اسے ہے فرمایا ہاں
۲۴ کنز میں سے ہے ایک آدمی نے کہا یہ بوڑھا احمق ہے اسکی عقل جاتی رہی تو حضرت ابو امامہ نے فرمایا خبردار ہو میں نہیں بیان کرتا ہوں بجز اسکے کہ میں نے سُنا ہے۔

ف یعنی کہتے ہیں میں نے اپنی طرف سے کوئی حکم نہیں کہا سب فرمودہ جناب کا ہے اب تم دیکھ لو کہ عقل کس کی جاتی رہی اور کون احمق ہو گیا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اسکی سند میں بقیۃ بن الولید ہے۔

اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جبیرہ کی بیٹی ہند رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسکے ہاتھ میں سُنہری انگوٹھیاں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ہاتھ کو مارنے لگے۔ پھر وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ کہا تھا اسکی شکایت کرنے لگیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسکی گردن سے سونے کا توڑا کھینچا کہنے لگیں حضرت حسن کے باپ نے یہ (یعنی اس جیسا) مجھکو ہدیہ کے طور پر دیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے کیا تجھکو دھوکے میں ڈال سکتی ہے یہ بات کہ تیرے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہو اور لوگ کہیں کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہے پھر تشریف لے گئے اور بیٹھے نہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اس توڑے کو بازار میں بیچکر بیچ دیا اور اسکی قیمت میں ایک غلام خرید لیا اور اسکو آزاد کر دیا یہ واقعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا فرمانے لگے شکر ہے خدا کا جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات دی ثوبان کو اس کلمہ میں شک ہے کہ آزاد کرنا بیان کیا یا کوئی اور کلمہ اس کے معنے میں نسائی نے اسناد صحیح کے ساتھ اسکو روایت کیا ہے۔

اور حضرت اسماء بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی عورت سونے کا ہار گلے میں پہنے گی اُسکی گردن میں قیامت کے دن اسکی برابر دوزخ کی آگ سے ہار پہنایا جائے گا اور جس کسی عورت نے اپنے کان میں سونے کی بالی پہنی اسکے کان میں اسکی برابر آگ کی بالی پہنائی جائے گی ابو داؤد اور نسائی نے اسکو کھری اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو دوست رکھتا ہو کہ اپنے محبوب کو آگ کا گلوبند پہناوے اسکو چاہیئے کہ سونے کا گلوبند پہناوے اور جو یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا طوق پہناوے اسکو چاہیئے کہ سونے کا طوق پہناوے اور جسکو یہ اچھا معلوم ہوتا ہو کہ اپنے محبوب کو آگ کے کنگن پہنائے اسکو چاہیئے کہ سونیکے کنگن پہناوے۔ ولیکن تم چاندی کو اختیار کرو اسکے ساتھ کھیل لیا کرو اسکو ابوداؤد نے صحیح سند کیساتھ بیان کیا ہے۔ مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن حدیثوں میں عورتوں کے سنہری زیور پہننے پر وعید فرمائی گئی ہے کہ چند قسم کی تاویلوں کا احتمال رکھتی ہیں۔ ایک یہ کہ منسوخ ہیں اسواسطے کہ عورتوں کے لئے سنہری زیوروں کی اجازت ثابت ہے دوسرے یہ کہ یہ اُن لوگون کے حق میں ہو جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور نہ کہ ان لوگون کے حق میں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اسپر حدیث عمر ابن شعیب وعائشہ واسماء دلالت کرتے ہیں اور علماء نے اسمیں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے زیور میں زکوٰۃ واجب کی ہے اور یہ ہی مذہب عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن مسعود اور عبداللہ ابن عمر و اور سعید ابن المسیب اور عطاء اور سعید ابن جبیر وعبداللہ ابن شداد ومیمون بن مہران وابن سیرین اور مجاہد اور جابر بن زید اور زہری اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور انکے اصحاب کا ہے۔

اور اسیکو ابن منذر نے پسند کیا ہے اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے زکوٰۃ کو زیور سے ساقط کی ہے عبد اللہ ابن عمر اور جابر ابن عبد اللہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ اور شعبی اور قاسم ابن محمد اور امام مالک اور امام احمد اور اسحٰق اور ابو عبیدہ ہیں منذر نے کہا ہے امام شافعی نے بھی جب وہ عراق میں تھے یہی کہا تھا پھر مصر میں اس سے توقف کیا اور فرمایا یہ انہی مسائل میں ہے جنمیں میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہوں اور خطابی نے کہا ہے کہ آیات کا ظاہری مطلب اُنہی لوگوں کے قول کی شہادت دیتا ہے جنہوں نے زیوروں میں زکوٰۃ واجب کی ہے اور حدیث بھی اسی کی تائید کرتی ہے اور جن لوگوں نے زکوٰۃ کو ساقط کیا ہے وہ نظر (اور قیاس) کی طرف گئے ہیں اور اسکے ساتھ کچھہ حدیث سے بھی ثابت ہے اور احتیاط اسکے ادا کرنے میں ہے اللہ اعلم بالصواب۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ یہ وعید ان عورتوں کے حق میں ہے جو زیور سے زینت کرتی ہیں (یعنی علاوہ شوہر کے اغیار پر) اور اسپر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جو نسائی ابو داؤد نے ربعی ابن خراش سے بواسطے اپنی بی بی کے حذیفہ کی بہن سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے عورتوں کی جماعت تم کو چاندی میں کیا ہوا کہ اسکا زیور نہیں بناتیں ہوشیار ہوجاؤ کوئی تم میں سے ایسی ۲۶
عورت نہیں ہے کہ سنہری زیور پہنے اور اسکو ظاہر کرے اور اسکی وجہ سے عذاب نہ دیجائے اور حذیفہ کی بہن کا نام فاطمہ ہے اور اس حدیث کے بعض طریقوں میں نسائی کے نزدیک ربعی اور حذیفہ کی بہن کے درمیان میں ایک اور عورت کا واسطہ ہے اور حذیفہ کی کئی بہنیں ہیں جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو پایا ہے اور نسائی نے عورتوں کے زیور اور سونیکے ظاہر کرنیکی کراہت میں ایک باب باندھا ہے پھر اسکو عقبہ ابن عامر کی حدیث سے شروع کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کو زیور اور ریشم سے منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تم جنت کے زیور اور ریشم کو دوست رکھتی ہو تو انکو دُنیا میں مت پہنو اور یہ حدیث ہے جسکو حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ چوتھا احتمال یہ ہے کنگن اور انگوٹھیوں کی حدیثوں میں ممانعت اس بنا پر فرمائی کہ انکو بھاری دیکھا تھا جو موقع فخر اور تکبر کا تہا اور باقی حدیثیں اسی توجیہ پر محمول ہیں۔ اور اس احتمال میں کچھہ تامل ہے اور اسپر دلالت کرتی ہے وہ حدیث جسکو نسائی نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے سونیکے پہننے سے منع کیا ہے بجز مقطع کے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے بھی ابو قلابہ کے واسطہ سے حضرت معاویہ ابن سفیان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیتے کی کھالوں پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے بجز مقطع کے اور ابو قلابہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنا لیکن نسائی نے قتادہ سے اور انھوں نے ابو قتادہ سے اور انھوں نے ابو شیخ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ سے سنا بس اسی کے قریب مضمون ذکر کیا ہے اور یہ سند متصل ہے اور ابو شیخ ثقہ ہیں مشہور ہیں

ف خطابی نے ابوداؤد کی حاشیہ پر مقطع کے معنے یسیر کہے ہیں یعنی ذرا سا جیسے لونگ وغیرہ ۱۲ منہ۔

اور ترمذی اور نسائی اور صحیح ابن حبان نے عبداللہ ابن بریدہ سے بواسطہ انکے باپ کے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تو آپ نے فرمایا مجھے کیا ہوا کہ میں تجھپر دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں پس حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ اُس شخص نے عرض کیا کس چیز سے انگوٹھی بناؤں فرمایا چاندی سے اور ایک مثقال پورا نہ کرنا (مثقال ۴، ماشہ کا ہوتا ہے) اللہ اعلم بالصواب۔

۲۷ پرہیزگاری کیلئے خدمت صدقات اسلام بجا لانیکی ترغیب اور امین زیادتی اور خیانت کرنیسے ڈرانا اور جو اپنے نفس پر بھروسہ نہ کرتا ہو اسکو کام ترک کرنے کا استحباب

حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حق کیساتھ صدقہ کا کام لوجہ اللہ کرنیوالا مثل غازی فی سبیل اللہ کے ہے اہل میں واپس ہوتے تک اسکو امام احمد نے نقل کیا ہے اور ابوداود ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور ترمذی نے حدیث حسن کہی ہے۔
اور اسکو طبرانی نے کبیر میں عبدالرحمن ابن عوف سے روایت کیا ہے اور اسکے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی عامل سے کام لیا گیا پس اس نے اپنا حق لیا اور جو دینے کا حق

تھا وہ دیا برابر مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے رہیگا جبتک کہ گھر کو واپس آوے۔

اور حضرت ابوموسے اشعری رضی اللہ تعالٰے عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی کہ جو کچھ حکم کیا جاتا ہے اسکو (خزانہ سے) نکالکر کامل اور پورا اپنے نفس کی خوشی کے ساتھ دیتا ہے اور اس شخص کو پہنچا دیتا ہے جسکے واسطے حکم کیا جاتا ہے یہ بھی دو تصدق کرنیوالون میں سے ایک ہے مطلب یہ ہے (جو خزانچی امانت دار ہے اور جو اُسکا آقا خیرات کرنے کو کہتا ہے اسکو خوشی دل سے پورا پورا کر دیتا ہے یہ بھی مثل آقا کے خیرات کا اجر پاتا ہے) اسکو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جناب نے فرمایا بہترین کمائی عامل کی کمائی ہے جب خیر خواہی کرے اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں۔

اور حضرت مسعود ابن قبیصہ یا قبیصہ ابن مسعود سے مروی ہے قبیلہ محارب میں سے اس محلہ نے

۲۸ صبح کی نماز پڑہی جب نماز پڑہ چکے تو انمین سے ایک جوان نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے عنقریب زمین کی مشرقین اور مغربین تمہارے لئے فتح کردیجاینگی اور انکے عاملین (یعنی حکام ملازمین) آگ میں ہونگے مگر جو خدا سے ڈرا اور امانت کو ادا کر دیا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے اسکی سند میں شفیق بن حیان ہیں اور وہ مجہول ہیں اور میں مسعود کو نہیں پہچانتا۔

اور حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انسے فرمایا بنی فلان کے صدقات (وصول کرنے) پر مقرر ہو اور غور کر لینا کہ قیامت کے دن جوان اونٹ کو اپنے کاندہے یا مونڈہے پر اٹھاتے ہوئے لاؤگے کہ وہ قیامت کے دن ڈکرائے گا انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس خدمت کو مجھسے واپس لیجئے بس آپنے واپس لیلیا اسکو امام احمد اور بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف اتنا ہے کہ سعید ابن مسیب نے سعد کو نہیں پایا اور اسکو بزار نے بھی ابن عمر سے روایت کیا ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت سعد ابن عبادہ کو بھیجا پھر مثل حدیث سابق بیان کیا

اور اسکے راوی حدیث صحیح میں قابل حجت ہیں۔

اور حضرت عبداللہ ابن بریدہ بواسطے اپنے باپ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اسکو اسکا حق دیدیا پھر اسکے بعد جو کچھ لے گا وہ خیانت ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو صدقہ وصول کرنے پر مامور کر کر بھیجا پھر فرمایا اے ابوسعید اللہ سے ڈرنا ایسا نہو کہ تم قیامت کے دن اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوئے لاؤ وہ بلبلاتا ہوا یا ڈکراتی ہوئی گائے اور یا ممیاتی ہوئی بکری عرض کیا یارسول اللہ کیا یہ ایسا ہے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان جسکے قبضہ میں ہے عرض کیا پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کبھی آپکے کسی کام پر ملازم نہ ہوں گا اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اسکی سند صحیح ہے۔

اور حضرت عدی بن عمیرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہم نے تم میں سے جس کسیکو کسی کام پر مقرر فرمایا ہے پھر اُس نے ہم سے ۲۹
ایک سوئی یا اور زیادہ (چھوٹی چیز) کو چھپایا یہ خیانت ہوگی جس کو دن قیامت کے لائے گا ایک سیاہ فام آدمی انصار میں سے آپکی طرف بڑھا (جسکی صورت مجھکو ایسی یاد ہے) گویا کہ میں اسکی طرف دیکھ رہا ہوں اور عرض کیا یارسول اللہ آپ اپنا عمل مجھسے واپس لیجئے فرمایا (کیوں) اور تجھے کیا ہوا عرض کیا میں نے آپ سے سُنا ہے ایسا ایسا فرماتے تھے آپنے فرمایا میں تو اب بھی کہتا ہوں ہم نے تم میں سے جس کسیکو کسی کام پر مقرر کیا ہے اسکو ہر کم و بیش حاضر کرنا چاہیے جو اسمیں سے دیا جائے لیلے اور جس سے منع کیا جائے باز رہے اسکو مسلم اور ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں قبیلہ ازد سے ایک آدمی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ پر عامل بنایا جس کو ابن لتبیہ کہتے تھے جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا یہ جناب کا ہے اور یہ مجھکو ہدیہ کیا گیا ہے ابوحمید کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا۔ اما بعد بس میں تم میں سے کسی شخص کو کسی کام پر اُن کاموں میں سے جنکا مجھکو اللہ نے والی بنایا ہے مقرر کرتا ہوں وہ آتا ہے اور کہتا ہے

یہ تمہارا ہے اور یہ ہدیہ ہے کہ میرے واسطے دیا گیا ہے اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھتا۔ تاکہ اگر وہ سچا ہے تو اسکے پاس اسکا ہدیہ آئے خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو بغیر حق کے اگر لیگا تو ضرور اسکو اپنے اوپر لادے ہوئے قیامت کے دن خدا سے ملے گا بس میں تم میں سے کسی شخص کو نہ پہچانوں۔ بلبلاتے اونٹ کو یا ڈکراتی گائے کو یا ممیاتی بکری کو اٹھائے ہوئے اللہ سے ملے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اتنے کہ آپکے دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ فرماتے تھے اے اللہ کیا میں نے تبلیغ کر دی اسکو بخاری مسلم ابوداود نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ مجھکو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عامل بناکر بھیجا پھر فرمایا جاؤ ابومسعود میں تم کو قیامت کے دن ایسا نہ پاؤں کہ اپنی پشت کے اوپر صدقہ کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ خیانت کا بلبلاتا ہوا لیکر آؤ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اب تو نہیں جاؤنگا فرمایا کہ میں بھی تم کو مجبور نہیں کرتا اسکو ابوداؤد نے روایت

۳۰ کیا ہے اور ابورافع رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عصر کی نماز پڑھکر بنی عبدالاشہل کی طرف چلے جایا کرتے تھے انکے پاس باتیں کیا کرتے تھے حتی کہ مغرب کے واسطے تشریف لے آتے تھے ابورافع نے کہا ہے اس اثنار میں کہ حضرت مغرب کی نماز کو تیز آرہے تھے ہم بقیع پر گذرے آپ نے فرمایا اُف اُف لک اُف اُف لک پس میرے دل کے اندر یہ بڑی بات معلوم ہوئی اور میں پیچھے ہٹا اور یہ خیال کیا کہ آپ مجھی کو لک سے مراد لے رہے ہیں پھر آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا چل میں نے عرض کیا کہ آپ نے ایک نئی بات کی ہے آپنے فرمایا اور تیرے لئے کیا ہے میں نے عرض کیا آپ نے مجھکو اُف فرمایا ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن فلاں آدمی کو ہم نے بنی فلاں پر عامل بناکر بھیجا تھا اسنے ایک کملی خیانت کر لی اسی کے موافق اسکو آگ کا کرتہ پہنایا گیا اسکو نسائی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں تمہاری کمروں کو پکڑ پکڑ کر کھینچے والا ہوں کہ (میں گرنے سے) کہتا ہوں بچ آؤ آگ سے بچ آؤ آگ سے اور تم مجھپر غالب آجاتے ہو زبردستی سے اسمیں گرتے ہو مثل برساتی کیڑوں کے۔

(باقی آئندہ)

پر فرماتے ہوں کہ تمہاری ٹکروں کو چھوڑ دو اور میں حوض پر تمہارے لیے پہلے پونہچنے والا ہوں
پس تم میرے پاس آؤ گے مجتمع ہوکر متفرق ہوکر میں تمکو تمہاری پیشانیوں اور ناموں سے پہچان
لوں گا جیسے کہ آدمی اپنے اونٹوں میں اجنبی اونٹ کو پہچان لیتا ہے اور تمکو بائیں جانب سے
جائیگا اور میں تمہارے بارے میں رب العالمین سے جھگڑوں گا عرض کروں گا اے
میرے رب (یہ تو) میری قوم ہے پس فرمائیں گے اے محمدؐ تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے
بعد کیا نئے کام کئے ہیں یہ تمہارے بعد الٹے پیروں اپنی ایڑیوں پر چلتے تھے پس میں شناخت
کروں تم میں سے کسیکو قیامت کے دن بلبلاتے اونٹ کو لادے ہوئے آدمی اور پکارے اے محمدؐ
اے محمدؐ اور میں کہوں میں تیرے واسطے کچھ اختیار نہیں رکھتا میں تجھکو پہنچا چکا تھا اور تم میں سے
کیسیکو ہرگز نہ شناخت کروں کہ ہنہناتے ہوئے گھوڑے کو قیامت کے دن لاد کر روے اور پکارے
اے محمدؐ اے محمدؐ اور میں کہوں مجکو تیرے بارے میں کچھ اختیار نہیں ہے میں تجکو تبلیغ کر چکا تھا اور
تم میں سے قیامت کے دن کسیکو نہ شناخت کروں اسکو ابو یعلیٰ اور بزار نے روایت کیا ہے
اور دونوں کی اسنادیں انشاء اللہ کھری ہیں قیامت کے دن چمڑے کا شکنجہ اٹھائے ہوئے پکارتا ہو ۱۲۱
اے محمدؐ اے محمدؐ میں مجھکو تیرے بارے میں کچھ اختیار نہیں میں تبلیغ کر چکا تھا۔
اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ میں تعدی (اور زیادتی کرنے والا مثل منع کرنے والے کے ہے اسکو ابو داؤد اور
ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ سب نے حضرت انس سے
بواسطے سعد بن سنان کے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے
اور احمد بن حنبل نے سعد بن سنان میں کلام کیا ہے پھر کہتے ہیں کہ زبان جناب تعدی
صدقہ میں کرنے والا مثل منع کرنے والے کے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تعدی کرنے پر
ایسا گناہ ہے جیسا کہ منع کرنے والے پر گناہ ہوتا ہے جب وہ منع کرتا ہے ز اللہ عالم
تعدی سے مراد وصول یابی میں ظلم و زیادتی سختی کرنا ہے) حافظ صاحب کتاب کہتے ہیں
کہ سعد بن سنان کی توثیق کی گئی ہے چنانچہ آئندہ آئیگا
اور حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا آیندہ زمانہ مین تمہارے پاس غضبناک (صدقہ وصول کنندہ) سوار آیا کریں گے جب تمہارے پاس آویں تو تم اُن کو مرحبا کہنا اور جو کچھ وہ لیں لینے دینا اگر وہ انصاف کریں گے اون کے لیے نافع ہوگا اور اگر ظلم کریں گے اوس کا وبال اونپر رہے گا تم اونکو راضی کرو تمہاری زکوۃ کا کمال اونکا خوش کرنا ہے اور اونکو مناسب ہے کہ (صدقہ وصول کرکر) تمکو دعا دیں اسکو ابوداود نے روایت کیا ہے۔

فصل

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے صاحب مکس جنت میں (اول ہی) داخل نہیں ہوگا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں صاحب مکس سے عشر وصول کرنے والا مراد ہے اسکو ابوداود اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے سب نے محمد بن اسحق کی روایت سے نقل کیا ہے اور حاکم نے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے اسی طرح کہتے ہیں مگر مسلم نے محمد بن اسحق کی روایت صرف متابعات میں نقل کی ہے امام بغوی کہتے ہیں کہ صاحب مکس سے مراد وہ لوگ ہیں جو (زشل چنگی والوں کے) تاجروں سے عشر کے
۳۴ نام سے محصول وصول کرتے ہیں حافظ صاحب کتاب کہتے ہیں اب تو محصل بنام عشر اور اور محصولات وصول کرتے ہیں جنکا (شریعت میں) کچھ نام ہی نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے کہ اسکو حرام لیتے ہیں اور اپنے پیٹوں میں آگ (جہنم) کہاتے ہیں اون محصولات کے بارہ میں اونکی دلیلیں اون کے رب کے سامنے سب پست اور باطل ہیں اور اون پر (خدا کا) غضب ہے اور اُن کو سخت عذاب ہوگا۔

اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں عثمان بن ابی العاص کلاب بن امیہ کی طرف گذرے وہ عاشر کی گدی پر بصرہ میں بیٹھے تھے کہنے لگے تم یہاں کیوں بیٹھے ہو جواب دیا کہ مجھکو زیاد نے یہاں عامل بنا دیا ہے۔ حضرت عثمان نے فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جسکو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے اُنہوں نے کہا بیشک بیان کیجئے حضرت عثمان نے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا ایک وقت مقرر تھا کہ اوس میں اپنے گھر والونکو جگایا کرتے تھے کہ اے آل داؤد کھڑے ہو نماز پڑھو یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ

ہر کسی کی دعا قبول کرتا ہے بجز جادوگر یا عاشر کے تب تو کلاب بن امیہ کشتی پر سوار ہوکر زیاد کے
پاس آیا اور استعفی دیدیا زیاد نے قبول کر لیا اسکو امام احمد نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط
میں روایت کیا ہے طبرانی کے الفاظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ
جناب نے ارشاد فرمایا آدہی رات کو آسمان کے دروازہ کہول دیئے جاتے ہیں اور اعلان کرنے
والا اعلان کرتا ہے۔ کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اوس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی مانگنے
والا ہے کہ اوسکو دیا جائے کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اوسکو رہائی دیجائے بس کوئی ایسا
مسلمان باقی نہیں رہتا کہ اللہ تعالی اسکی دعا قبول نہ کریں مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کہاتی
ہے اور عاشر اور طبرانی کی ایک روایت کبیر میں ہے حضرت عثمان کہتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے اللہ تعالے اپنی مخلوق کے قریب ہوتے ہیں
اور جو مغفرت چاہتا ہے اسکو بخش دیتے ہیں مگر فرج کی کمائی والی عورت اور عاشر (ان
دونوں کی مغفرت نہیں کرتا جب تک کہ وہ ان گناہوں سے توبہ کریں) امام احمد کی روایت
میں علی بن زید ہیں اور باقی رواۃ تو روایات صحیحہ میں قابل احتجاج ہیں اور اس میں محدثین ۱۲۳
کا اختلاف ہے کہ جس نے حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالے سے سنا ہے یا نہیں
اور ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مسلمہ بن مخلد مصر امیر تہے انہوں نے
رویفع ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ محکمہ عشر کا آپ کے متعلق کردیں انہوں نے فرمایا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے کہ صاحب مکس (یعنی عشر وصول
کرنے والا) نار دوزخ میں ہوگا اسکو امام احمد نے بروایت ابن لہیعہ اور طبرانی نے اسی کے
مثل روایت کیا ہے اور انہوں نے زیادہ کیا ہے یعنی عاشر (یعنی صاحب مکس کی معنی بہی بتائے)
اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل
میں تہے اچانک کوئی پکارنے والا پکارتا تہا کہ یا رسول اللہ آپ نے موںہہ پہیر کر دیکہا کسی کو نہیں
دیکہا پہر موںہہ پہیرا تو ایک ہرنی بندہی ہوئی تہی کہتی تہی کہ میرے قریب ہو جیئے یا رسول اللہ آپ
اس کے قریب ہوئے اور فرمایا تیری کیا خواہش ہے کہنے لگی کہ اس پہاڑ کے پیچھے میرے
دو بچے ہیں آپ مجہکو چہوڑ دیجیے میں اون کو دودہ پلا دوں پہر واپس آجاؤں گی آپ نے

فرمایا تو ایسا کرے گی اوسنے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھکو عاشر کا سا عذاب دے آپنے اسکو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور دونوں بچوںکو دودہ پلاکر واپس آئی آپنے اس کو باندھ دیا اور (وہ گنوار جسنے اسکو باندھ رکھا تھا نیند سے) بیدار ہوا اور اوس نے (حضرت سے) عرض کیا کیا جناب کو کچھہ کام ہے یارسول اللہ فرمایا ہاں اس (ہرنی) کو چھوڑ دو اوس نے اوسکو چھوڑ دیا وہ دوڑتی ہوئی نکل گئی اور کہتی جاتی تھی اشہدان لاالہ الا اللہ وانک رسول اللہ اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے حکام کی خرابی ہے چودھریوں کی خرابی ہے ذمہ داران قوم کی بیشک بروز محشر بہت سی قومیں تمنا کریں گی۔ کاش کہ ہمارے بال ثریا میں بندھے ہوئے زمین وآسمان کے درمیان لٹکتے ہوئے ہوتے اور کسی چیز پر حاکم نہ بنائے جاتے (مطلب یہ ہے کہ چاہے کیسی ہی مصیبت دنیا میں برداشت کرنی پڑتی مگر کسی قسم کی حکومت اور سرداری نہ ہوتی تو بہت ہی اچھا ہوتا)

۳۷ اسکو امام احمد نے چند طرق سے روایت کیا ہے جن میں سے بعض کے راوی ثقہ ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے حکام کی خرابی ہے چودھریوںکی خرابی ہے ذمہ داران قوم کی بعضی قومیں روز قیامت آرزو کریں گی کہ اون کے بال ثریا میں بندھے ہوئے زمین آسمان میں لٹکے ہوئے ہوتے اور مسلمانوں کے) کسی کام کے والی نہ بنائے جاتے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ لفظ حاکم کے ہیں اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا فرمایا کہ اس کے واسطے خوش نصیبی ہے اگر یہ چودھری نہ ہو اسکو ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور انشاءاللہ اسکی اسناد حسن ہے **ف** جتنی جگہ پر سینے چودھری ترجمہ لکھا ہے اون سب جگہ پر حدیث میں لفظ عریف کا آیا ہے۔ جس کا ترجمہ صراح میں کارگزار قوم کیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ رئیس سے کم درجہ کا ہوتا ہے اور حضرت مقدام بن معدی کرب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مونڈھوں پر دست کشی ہیر فرمایا اے قدیم

تونے فلاح پائی اگر تونے ایسی حالت میں وفات پائی کہ نہ تو امیر ہوتا پیشکار نہ عریف اسکو ابو داؤد
نے روایت کیا ہے اور مودود بن حارث میں یزید بن کریب بن یزید بن سیف بن حارثہ
یربوعی بواسطہ اپنے باپ کے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص بنی تمیم میں سے میرا سب خورد و نوش
کا سامان لے گیا (دادا کہتے ہیں) کہ مجھ سے جناب نے فرمایا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ تمکو
دوں پھر فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تم اپنی قوم کے عریف ہو یا فرمایا کہ تمکو تمھاری قوم پر عریف
بنا دیں میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہوشیار ہو جاؤ کہ عرفا دوزخ میں دھکیلے جاوینگے اسکو
طبرانی نے روایت کیا ہے (مصنف کہتے ہیں) میں مودود کو نہیں پہچانتا اور غالب قطان
بواسطہ ایک آدمی کے اپنے باپ سے وہ اون کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قوم
عرب کے پانیوں میں سے ایک پانی پر تھی جب ان کے پاس اسلام کی خبر پہنچی تو پانی کے
مالک نے اپنی قوم کے لیے سو اونٹ اسلام لانے پر مقرر کیے وہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ
اونٹ اونپر تقسیم کر دیئے۔ پھر اسکو خیال ہوا کہ اون اونٹوں کو واپس کرلے تو اوس نے ۴۵
اپنے بیٹے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا پھر تمام حدیث راوی نے بیان کی۔
اس کے آخر میں یہ تھا کہ لڑکے نے عرض کیا کہ میرا باپ بڑا بوڑھا ہے وہ اوس پانی کا
عریف ہے آپ سے عرض کرتا ہے کہ آپ مجھکو اوس کے قائم مقام اس کے بعد عریف بنا دیں
آپ نے فرمایا عرافت حق ہے (یعنی ضروری امر ہے) اور اون کو عرافت سے چارہ نہیں
ہے ولیکن عریف نار میں ہے (مطلب یہ ہے کہ اس کے حقوق بہت نازک ہیں اس
منصب پر قائم ہو کر حقوق کی رعایت کرنا امر نہایت دشوار ہے جہاں چوکا مارا گیا انجام
سے اکثر نار کے مستحق ہوتی ہیں یہ مطلب نہیں ہے کہ عرافت حرام ہے) اسکو ابو داؤد
نے روایت کیا ہے اور اوس شخص کا اور باپ اور دادا کا نام نہیں بیان کیا اور حضرت
ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دونوں کہتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں پر ایسے امرا آئیں گے کہ شریر (مفسد) لوگوں کو
مقرب بنائیں گے اور نماز و نمکو اون کے اوقات مستحبہ سے موخر کریں گے پس جو کوئی

تم میں سے اسکو دیکھے تو نہ عریف بنے نہ کوتوال نہ محصولات وصول کنندہ نہ خزانچی اسکو
ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

سوال کرنے سے ڈرانا اور غنی کے لیئے اوس کے حرمت اور لالچ کی مذمت اور عفت اور قناعت اور اپنے ہاتھ کے ریاض سے کھانیکی ترغیب

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسیکو برابر مرض مانگنے کا لگا رہیگا حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملیگا کہ اوس کے مونہہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں رہیگا اسکو بخاری مسلم نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مانگنا گہرونٹ ہے کہ سوال سے آدمی اپنے مونہہ کو گہرونٹتا ہے اب جو چاہے اپنے چہرہ پر قایم رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے مگر صاحب سلطنت سے (کہ جس کے متعلق اوس کا انتظام ہے) سوال کرنا یا ایسے امر میں سوال کرنا کہ جس میں چارہ نہ ہو اس وعید سے مستثنےٰ ہے اور جائز ہے ف اللہ اعلم طلبا اور مدرسین کا مہتمم سے حوائج کا طلب کرنا یا اہل خانہ کا خانہ مالک سے مانگنا وغیرہ صاحب سلطنت سے طلب کرنے کے حکم میں داخل اور جائز معلوم ہوتا ہے۔ اسکو ابوداؤد نسائی ترمذی نے روایت کیا ہے مگر ترمذی کے نزدیک بجائے کدوح کے جس کے معنے گہرونٹ ہیں لفظ کد فرمایا جس کے معنی مشقت ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے مانگنا مانگنے والے کے مونہہ پر قیامت کے دن گہرونٹ ہوگی اب جو چاہے اپنے مونہہ پر باقی رکھے آخر حدیث تک بیان کیا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی سب ثقہ مشہور ہیں اور حضرت مسعود بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ باوجود غنا کے برابر مانگتا رہتا ہے حتی کہ اوس کے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے بس اللہ کے نزدیک اسکی کچھہ وجاہت عزت نہیں رہتی اسکو بزار اور طبرانی نے کبیر میں بیان

کیا ہے اور اسکی اسناد میں محمد بن عبد الرحمن بن ابو لیلے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لوگوں سے بغیر اس کے کہ اوسپر فاقہ پڑے یا ایسا کثیر العیال ہو کہ ادن کے اخراجات کی طاقت نہ رکہتا ہو طلب کرے قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کہولا (یعنی مانگنا شروع کیا) بغیر ایسے فاقہ کے کہ اوس پر پڑا ہو یا کثرت عیال کے کہ قابل برداشت نہ ہو اللہ تعالیٰ اوسپر فاقہ کے راستے ایسی جانب سے کہولدیگا کہ اوسکو گمان بھی نہ ہوگا۔ اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اور یہ شواہد میں جید حدیث ہے

اور حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر سوال کرنے لگا آپ نے اوسکو دیدیا جب اوس شخص نے دروازہ کی چوکہٹ پر قدم رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ لوگ جانتے جو کچھ (نقصان) سوال کرنے میں ہے تو کوئی کسی کے پاس مانگنے کے ارادہ سے نہ جاتا اسکو نسائی نے روایت کیا ہے اور اسیکو طبرانی نے کبیر میں قابوس کے طریق سے بواسطہ عکرمہ کے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مانگنے والا جان لیتا کہ اوس کے واسطے سوال کرنے میں کیا (نقصان ہے تو سوال) نہ کرتا۔ ۴۷

اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی کا سوال کرنا دن قیامت کے اوس کے چہرہ پر بدرونقی ہے اسکو امام احمد نے اسناد جید سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے کبیر میں اور بزار نے یہ اور زیادہ کیا ہے اور سوال کرنا غنی کا آگ ہے اگر تہوڑا دیا گیا تو تہوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دیا گیا ہے تو زیادہ ہے۔

اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے کوئی چیز مانگی باوجودیکہ اوس سے وہ غنی ہے یہ سوال اوس کے چہرہ میں بروز قیامت بدرونقی ہوگی اسکو امام احمد اور بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے امام احمد کے

راوی حدیث صحیح میں حجت ہیں۔

اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سوال کیا باوجودیکہ وہ اوس سوال سے غنی تہا وہ بروز قیامت اسی حالت میں اوٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرہ پر کہرونٹ ہوگی اسکو طبرانی نے اوسط میں ایسی اسناد سے روایت کیا ہے کہ اوس میں کچھ باس نہیں ہے۔ اور حضرت سعد بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب کے پاس ایک آدمی کا (جنازہ) لایا گیا تاکہ آپ اوس کی نماز پڑھیں جناب نے فرمایا اس شخص نے کتنا مال چھوڑا لوگوں نے عرض کیا دو یا تین دینار چھوڑے ہیں آپ نے فرمایا دو یا تین آگ کے داغ چھوڑے ہیں راوی کہتے ہیں کہ پہر میں عبد اللہ بن قاسم سے ملا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں اون سے اس حدیث کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا وہ آدمی مال بڑہانے کے لیئے لوگوں سے مانگا کرتا تھا۔ اسکو بیہقی نے یحییٰ بن عبد الحمید حمانی کی روایت سے بیان کیا ہے +

اور حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے جو کوئی بغیر فقر کے مانگتا ہے گویا آگ کی چنگاری کہاتا ہے اسکو ۳۸
طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور بیہقی کے الفاظ یہ ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے جو شخص بلا ضرورت مانگتا ہے اوس شخص کے مانند ہے کہ وہ دوزخ کی انگاریاں چنتا ہے اور ترمذی نے اسی حدیث کو بروایت مجالد بواسطہ عامر حبشی کے اس سے طویل روایت کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا ہے آپ عرفات میں وقوف عرفہ کر رہے تھے ایک گنوار آیا اور آپ کی چادر کا کنارا پکڑا اور آپ سے مانگا آپ نے اسکو دیا وہ چلا گیا اوس وقت سوال حرام کیا گیا آپ نے فرمایا سوال غنی کے اور تندرست صحیح الاعضاء کے واسطے حلال نہیں ہے مگر فقیر فاقہ میں ملے ہوئے ہو کر یا قرضدار ناچار کو جائز ہے اور جس شخص نے اس لیئے مانگا کہ اوس سے مال بڑہاوے وہ سوال بروز قیامت اوس کے چہرہ پر کہرونٹ ہوگا اور گرم تہر جو جہنم کی آگ سے کہائیگا۔ اب جو چاہے اوسکو کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے

(باقی آئندہ)

ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس میں رزین نے یہ اور زیادہ کیا ہے اور میں ایسے آدمی کو عطیہ دیتا ہوں وہ اسکو بغل میں لیکر چلتا ہے وہ آگ کے سوا کچھ نہیں ہوتا حضرت عمر نے عرض کیا آپ یا رسول اللہ آخر آگ کیوں دیتے ہیں فرمایا مجکو اللہ تعالے نے بخل سے منع فرمایا ہے اور وہ بغیر سوال کے نہیں مانتے صحابہ نے عرض کیا وہ غنی کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے مانگنا نہ چاہیئے فرمایا اس قدر کہ صبح و شام کھا سکے (یعنی ایک دن کی خوراک) اس زیادتی پر بہت سے شواہد ہیں مگر ہم نے ترمذی کے کسی نسخہ میں اس میں سے کچھ نہیں پایا۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال بڑھانے کے واسطے مانگتا ہے وہ بس انگارے مانگتا ہے اب چاہے کم کرلے یا زیادہ اسکو مسلم ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باوجود غنی کے لوگوں سے مانگا اوس نے جہنم کے گرم پتھروں میں سے بڑھا لیا اصحاب
۳۹ نے عرض کیا کہ غنی کیا ہے فرمایا شام کی خوراک اسکو عبد اللہ بن احمد نے اپنی زوائد علی مسند میں روایت کیا ہے اور طبرانی نے اوسط میں اور اسکی اسناد جید ہے۔

اور حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت سے کچھ سوال کیا حضرت نے حضرت معاویہ کو حکم کیا انہوں نے جو کچھ انہوں نے مانگا تھا وہ ان کے لئے لکھدیا اقرع نے تو اپنا پروانہ لیکر عمامہ میں لپیٹ لیا اور چلے گئے اور عیینہ اپنا پروانہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ خیال فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس ایسے خط کو لیکر چلا جاؤں گا کہ نہ جانوں کہ اوس میں کیا لکھا ہے متلمس کے صحیفہ کی طرح حضرت معاویہ نے اوسکے قول کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسی حالت میں سوال کیا کہ اوس کے پاس ایسا سامان تہا کہ اسکو سوال سے بے نیاز کردے وہ اپنے لیے (اوس سوال سے) صرف نار دوزخ کو بڑھانا چاہتا ہے نفیلے اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں

وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا مقدار ہے جسکے ہوتے ہوئے سوال کرنا مناسب نہیں ہے فرمایا اس قدر کہ صبح اور شام کی غذا کافی ہوسکے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور یہ اوسی کے الفاظ ہیں اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اوس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے سوال کیا باوجودیکہ اوس کے پاس وہ مقدار ہے کہ اوس کو (سوال سے) بے نیاز کردے وہ صرف اپنے لیے جہنم کے انگاروں کو بڑھانا چاہتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مقدار (سوال سے) مستغنی کرتی ہے فرمایا اتنا کہ صبحکو کھالے یا شام کو اور اسکو ابن خزیمہ نے مختصر روایت کیا ہے مگر وہ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی غنا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا نہیں ہے فرمایا اتنا کہ اوس کے لیے ایک دن رات یا فرمایا ایک رات دن کے سیری کے قابل ہے اس حدیث میں جو صحیفہ متلمس آیا ہے یہ ایک مثل ہے اہل عرب ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کو بغیر تحقیق کیے ہوئے کہ اوسکو نافع ہوگی یا مضر اٹھا لائے اس مثل کا اصل قصہ یہ تھا کہ متلمس جو اسیح نامی ایک شخص تھا وہ اور طرفہ
۴۰ عبدی یہ دونوں عمرو بن منذر بادشاہ کے پاس گئے اوس کے پاس قیام پذیر ہوئے وہ کسی امر پر ان سے ناراض ہوا اور اپنے کسی صوبہ کے پاس پروانہ لکھدیا کہ ان دونوں کو قتل کردو اور ان دونوں سے کہدیا کہ میں نے تم دونوں کے لیے سلوک کرنے کے واسطے لکھدیا ہے وہ دونوں اوس پروانہ کو لیکر حیرہ شہر میں پہنچے متلمس نے اپنے پروانہ کو ایک لڑکے سے پڑھوایا تو اوس میں اپنے قتل کا حکم پایا اسکو پھینک دیا اور طرفہ سے کہا تو بھی ایسا ہی کر اوس نے کہنا نہیں مانا اور صوبہ کو پروانہ پہنچا دیا اوس صوبہ نے اوس پروانہ کو پڑھکر طرفہ کو قتل کردیا اس بنا پر یہ مثل جاری ہوگئی خطابی کہتے ہیں کہ علماء نے سہل کی اس حدیث کی تاویل میں اختلاف کیا ہے بعض تو ظاہر الفاظ کے مطابق کہتے ہیں کہ جس کے پاس صبح شام کے خرچ کے قابل ہے اوسکو سوال کرنا حلال نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اس کا روزانہ کا ایسا انتظام ہے کہ دونوں وقت کے خرچ کو کافی ہوتا ہے اگر ایسا ہو یا ایک مدت طویل کے گزران کا سامان ہو جیسا کہ روزینداری لگی ہوئی ہوتی ہے اسکو سوال کرنا حرام ہے اور دوسرے لوگوں نے اسکو منسوخ کہا ہے ان حدیثوں سے جو پہلے گزر چکی ہیں جن میں غنا کی مقدار

پچاس درہم یا اوسکی قیمت یا ایک اوقیہ (چالیس درہم کا ہوتا ہے) یا اوسکی قیمت کی کوئی اور چیز بیان
کی گئی ہے حافظ مصنف کتاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نسخ کا دعویٰ تو دونوں جانبوں میں مشترک
ہے (جیسا کہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک رات دن کے خرچ والی حدیث منسوخ ہے پچاس درہم والی حدیث سے
یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ پچاس درہم والی حدیث ایک دن رات کے خرچ والی حدیث سے منسوخ ہے)
ہم کوئی ایسی بات نہیں جانتے کہ ایک احتمال کو دوسرے احتمال پر ترجیح دیدے اور امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ تو فرمایا کرتے تھے کہ کبھی آدمی کو ایک درہم سے استغنا حاصل ہو جاتا ہے اگر کام لگا ہوا ہوتا
ہے (صبحکو کھانا کھایا مزدوری پر چلے گئے بس امیر ہیں) اور کبھی ہزار درہم سے بھی استغنا
حاصل نہیں ہوتا کہ خود ضعیف ہو (کسب پر قادر نہ ہو یا ملتا نہ ہو) اور عیال کثیر ہو اور سفیان
ثوری اور ابن المبارک اور حسن بن صالح اور احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اس طرف گئے
ہیں کہ جس کے پاس پچاس درہم نقد یا اسکی مالیت ہو اسکو زکوٰۃ میں سے کچھ نہ دیا جائے۔ اور
حسن بصری اور ابو عبیدہ کہتے تھے کہ جس کے پاس چالیس درہم ہوں وہ غنی ہے اور اصحاب
رائے یعنی فقہا حنفیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو اسکو زکوٰۃ دینی ۴۱
جائز ہے اگرچہ تندرست کماؤ ہو باوجودیکہ یہ کہتے ہیں کہ جس کے پاس ایک دن کے کھانے کا ہو
اسکو سوال کرنا حلال نہیں ہے۔ اسی حدیث سے استدلال پکڑ کر سوال سے منع کرتے ہیں **ف**
مصنف نے فقہا کے دونوں قولوں میں بظاہر تعارض خیال فرما کر بعنوان اعتراض یہ فرمایا ہے
اور اللہ اعلم بالصواب غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوال کرنا اور بات ہے اور بلا سوال
ملجانا اور قبول کر لینا اور بات ہے ان دونوں میں تعارض نہیں ہے باب کی تمام حدیثوں کو
مطالعہ فرمائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں دینے والے کو دینے سے منع نہیں
فرمایا۔ ہاں مانگنے والے کو مانگنے سے منع فرمایا بلکہ جن لوگوں کو مانگنے سے منع کیا ہے اون
لوگوں کا پہلے سوال بھی پورا کر دیا جہاں تک قدرت تھی اور اگر کچھ موجود نہ ہوا تو معذرت
فرمادی یہ جناب کا طرز عمل صاف وہی تعلیم کر رہا ہے جو فقہا علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں ورنہ جو
صدقات ایسے سائلین کو جناب نے تقسیم فرمائے وہ ادا کیونکر ہوتے اور حضرت امر ناجائز کیوں
کرتے البتہ اللہ پاک نے مصرف زکوٰۃ فقرا اور مساکین کو بتایا ہے اور اغنیا پر زکوٰۃ کا

دینا فرض کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنی کی مقدار دو سو درہم فرما دیئے تو معلوم ہوا کہ اس سے کم میں غنا حاصل نہیں ہوتا پس وہ فقیر ہے مستحق زکوٰۃ ہے یہ دوسرا امر ہے کہ چونکہ اسکی معمولی گزران ذلت سوال سے بچ سکتی ہے لہذا اسکو سوال سے منع فرما دیا۔ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لوگوں سے اس غرض سے مانگتا ہے کہ مال جمع کرے وہ سوال اوس کے حق میں گرم پتھر شعلہ زن ہو جائیگا اب جو چاہے اوسکو کم سے اور جو چاہے زیادہ کرے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

ف یہ پتھر دوزخ کا ایندھن ہے جو فرمایا ہے وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت سے عرض کیجئے کہ آپ کو صدقہ پر عامل بنا دیں انہوں نے حضرت سے عرض کیا آپ نے فرمایا میں ایسا نہیں ہوں کہ تم کو لوگوں کے گناہوں کے دہوون (یعنی صدقہ) پر عامل مقرر کردوں۔ اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

۴۲ اور حضرت ابو عبد الرحمن عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں ہم نو یا آٹھ یا سات آدمی حضرت کی خدمت میں حاضر تھے حضرت نے فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم نے ابھی قریب ہی بیعت کی تھی ہم نے ہاتھ تو پھیلا دیے اور عرض کیا ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں یا رسول اللہ پھر کس امر پر بیعت کریں فرمایا اسپر کہ تم اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرنا اور پانچوں نمازوں پر اور اسپر کہ فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سے فرمائی کہ لوگوں سے مانگنا مت (گویا دوبارہ بیعت لینے سے یہی مقصود تھا) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ میں نے اون لوگوں میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر کسیکا کوڑا بھی گر جاتا تھا تو کسی سے سوال نہیں کرتے تھے کہ ذرا دیدینا اسکو مسلم ترمذی نے اور نسائی نے اختصار سے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ بیعت لی اور سات مرتبہ عہد و میثاق لیا اور سات مرتبہ مجھپر خدا کو شاہد بنایا اس بارہ میں کہ میں اللہ کے بارہ میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈروں۔

(باقی آیندہ)

(یعنی حکم الٰہی کے رواج دینے اور عمل کرنے میں کسی کی ملامت کرنے کی پروا نہ کروں جیسا کہ آجکل کسی رسم کے توڑنے میں جہلا اور عورتیں طعن و تشنیع کرتے ہیں) ابو المثنیٰ (اس حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں حضرت ابو ذر نے فرمایا پھر مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور فرمایا کیا بیعت ہونا چاہتے ہو تمکو جنت ملے گی میں نے عرض کیا جی (حضور) اور میں نے ہاتھ پھیلا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی اور فرمایا اسپر بیعت کرو کہ آدمیوں سے کچھ نہ مانگنا۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ آپ نے فرمایا اور نہ اپنا کوڑا اگر گر جائے حتیٰ کہ خود اتر کر لینا اور ایک روایت میں ہے کہ ۶ روز تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے پھر سمجھ اے ابو ذر اب تجکو کیا کہا جاتا ہے جب ساتواں دن ہوا تو فرمایا میں تجھکو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں پوشیدہ اور ظاہری امورات میں اور جب کوئی برا کام ہو جائے تو فوراً نیکی کرو (تاکہ کفارہ ہو جائے) اور ہرگز کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگرچہ تمہارا کوڑا بھی گر جائے اور ہرگز امانت نہ رکھنا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ ۴۴

اور ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ کبھی کبھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے اونٹ کی مہار چھوٹ جاتی تو آپ اونٹنی کی ہاتھ پر دستک دیکر اوس کے ہات کو موڑتے پھر مہار کو پکڑتے ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں لوگ عرض کرتے جناب نے ہمکو حکم نہ فرمایا ہم پکڑ ادیتے تو آپ فرماتے میرے پیارے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھکو حکم فرمایا ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگنا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے مصنف کہتے ہیں ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا (معلوم ہوتا ہے کہ درمیان میں کوئی اور راوی ہیں جن کا ابن ابی ملیکہ نے ذکر نہیں کیا)۔

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون بیعت کرتا ہے حضرت ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ نے عرض کیا ہم نے بیعت تو کی ہے یا رسول اللہ فرمایا اسپر کہ کسی سے کچھ نہ مانگنا عرض کیا پھر اوسکے لیئے کیا جزا ہوگی۔ یا رسول اللہ فرمایا جنت پس ثوبان نے بیعت کر لی ابو امامہ

کہتے ہیں پہر مینے مکہ معظمہ میں لوگوں کے بڑے مجمع میں ثوبان کو دیکہا کہ وہ سوار تہے اون کے ہاتھ سے کوڑا اگر پڑتا کبھی کسی کے کندہے پر جا پڑتا وہ دیتا تو آپ نہ لیتے خود ہی اوترتے اور لیتے اسکو طبرانی نے کبیر میں علی بن یزید سے بواسطہ قاسم کے حضرت ابو امامہ سے روایت کیا ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں مجکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کی وصیت کی ہے مسکینوں سے محبت کرنا۔ اور یہہ کہ میں ان کے قریب رہوں اور یہ کہ میں ایسے آدمیوں پر نظر ڈالوں جو مجہ سے کم درجہ کے (بحیثیت دنیاداری کے) ہوں اون کی طرف نہ دیکہوں جو مجہ سے بڑہکر ہوں۔ اور یہہ کہ اکثر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑہا کروں۔ اور یہ کہ میں کڑوا حق کہا کروں اور یہ کہ دین الہی کے بارہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت مجہپر اثر نہ کرے اور یہ کہ لوگوں سے کچہ نہ مانگوں۔ اسکو امام احمد اور طبرانی نے بروایت شعبی حضرت ابوذر سے روایت کیا ہے اور شعبی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کچہ نہیں سنا ہے (معلوم ہوا درمیان کے راوی کا ذکر نہیں کیا) ۴۴

اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا۔ آپنے دیا پہر مینے مانگا پہر آپنے عنایت فرمایا پہر مینے مانگا پہر عنایت فرمایا پہر مینے مانگا پہر عنایت فرمایا پہر ارشاد فرمایا اے حکیم یہ مال سبز اور شیریں ہے (یعنی ظاہر ابھی اچہا معلوم ہوتا ہے اور آرام بھی بظاہر معلوم ہوتا ہے خوش ذائقہ خوش منظر ہے) جو شخص اسکو دل کی سخاوت کے ساتہ لیتا ہے اوسکو اسمیں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کے لالچ اور طمع کے ساتہ لیتا ہے اوسکو اوس میں برکت نہیں دیجاتی اور وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسا کوئی کہائے جائے اور سیر نہ ہو اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتہ سے بہتر ہے حکیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جس نے جناب کو حق کے ساتہ بہیجا ہے آپ کے بعد کسی شخص کی کوئی چیز کم نہ کرونگا (یعنی نہ لونگا تاکہ میرے لینے سے کم ہو) جتنے کہ دنیا سے جدا ہوں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ حکیم کو بلاتے تہے اونکو وظیفہ دینے کے لیے وہ اوسکے قبول کرنے سے انکار کردیتے تہے پہر

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا وظیفہ دینے کے لیے اون سے بہی قبول کرنے سے انکار کیا آپ نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ تم حکیم پر گواہ رہو کہ اللہ پاک نے مال فے میں سے جو حکیم کا حصہ مقرر فرمایا ہے میں اوس کے پاس بہیجتا ہوں وہ لینے سے انکار کرتا ہے۔ پس حکیم نے کسی شخص سے کوئی چیز نہیں لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حتیٰ کہ وفات پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (عہد کے پکے ایسے ہوتے ہیں) اسکو بخاری، مسلم، ترمذی، نے اور نسائی نے اختصار سے روایت کیا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون مجہہ سے ذمہ کرتا ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگے گا پس اوس کے لیے جنت کا ذمہ دار ہوتا ہوں میں نے عرض کیا میں (راوی کہتے ہیں) پس حضرت ثوبان نے کسی سے کچھ نہیں مانگا اسکو امام احمد نسائی ابن ماجہ اور ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان کی یہ کیفیت تھی کہ بہہ سوار ہوتے اور کوڑا گر جاتا تو کسی سے نہیں کہتے کہ دے دینا یہاں تک ۷۵
کہ خود اوترتے اور لے لیتے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہیں قسم ہے اوس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ وہ تینوں باتیں بقسم کہتا ہوں صدقہ سے مال نہیں گھٹتا پس صدقہ کیا کرو۔ اور کوئی شخص کسی کے ظلم و زیادتی کو معاف نہیں کرتا کہ اوس سے بروز قیامت اوسکی عزت افزائی نہ ہو اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کہولتا کہ اللہ تعالیٰ اوسپر فقر و احتیاج کا دروازہ نہ کہولدے اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے مگر اونکی سند میں ایک آدمی ہے کہ اوس کا نام نہیں لیا اور ابویعلیٰ اور بزار نے بہی روایت کیا ہے اور پہلے باب اخلاص عمل میں ابوکبشہ انماری کی سند سے اس سے طویل گزری ہے اوسکو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے اور اسی حدیث کو طبرانی نے صغیر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کیا ہے اور اوس میں یوں فرمایا ہے اور نہیں معاف کرتا

کوئی آدمی کسیکی ظلم وزیادتی کو کہ اوس کے سبب سے اللہ تعالیٰ اوسکی عزت افزائی نہ فرماتا ہو بس معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمھاری عزت افزائی فرمائیں گے اور باقی حدیث پہلی ہی مثل ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے فلاں فلاں آدمیوں سے سُنا ہے خوب تعریف کررہے تھے ذکر کرتے تھے کہ آپ نے اونکو دو دینار عنایت فرمائے ہیں حضرت عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ لیکن فلاں توایسا نہیں ہے مینے تو اسکو دس سے لگاکر سوتک دیئے ہیں پھر یہ کیا کہتا ہے خبردار ہو خدا کی قسم تم میں سے بعضے آدمی کا سوال میرے پاس سے کچھ نکلواتا ہے تو وہ اپنی بغل میں آگ لیجاتا ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اونکو وہ آگ کیوں دیتے ہیں آپ نے فرمایا پھر میں کیا کروں وہ سوال ہی کی ہٹ کرتے ہیں اور اللہ پاک میرے واسطے بخل سے انکار فرماتے ہیں اسکو امام احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور احمد کی سند کے آدمی ثقہ ہیں اور ابویعلی کی ایک صحیح روایت میں اس طرح ہے اور تم میں سے کوئی آدمی اپنے (حصہ کے) صدقہ کو میرے پاس سے نکلواکر بغل میں لیتا ہے وہ صدقہ اوس کے لیے آگ جہنم ہی ہے (حضرت عمر کہتے ہیں) مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ اسکو وہ کیونکر دیتے ہیں باوجودیکہ جناب جانتے ہیں کہ وہ اوس کے حق میں آگ ہے آپ نے فرمایا پھر میں کیا کروں یہ لوگ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بخل کرنے سے انکار فرماتے ہیں (یعنی مجکو بخل کی اجازت نہیں دیتے)۔ ۴۴

حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق رض سے مروی ہے کہتے ہیں مینے ایک حمالہ اپنے ذمہ رکھ لیا تھا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر (اوس حمالہ میں) کچھ مانگتا تھا آپ نے فرمایا ٹھیرو ہمارے پاس صدقہ آجائے تو ہم تمھارے لیے اس کا حکم کردینگے (یعنی تمکو دلوادینگے) پھر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال کسی شخص کو حلال نہیں ہے۔ بجز تین آدمیوں کے ایک وہ شخص جس نے کوئی حمالہ اپنے ذمہ رکھ لیا اس کے لیے سوال حلال ہوتا ہے جبتک کہ وہ اسکو حاصل کرے پھر رکجانا چاہیے اور ایک وہ آدمی کہ اوسپر کوئی ناگہانی آفت

آئی ہے کہ جس نے اس کے تمام مال کو ہلاک کردیا اوسکو سوال کرنا حلال ہوجاتا ہے۔ جتبک کہ صورت گزران میسر آئے یا فرمایا کہ حاجت روائی میسر ہو اور ایک وہ آدمی کہ اوسکو ایسا فاقہ پہنچا ہے کہ اوسکی قوم کے تین عقلمند آدمی کہدیں کہ فلاں فاقہ سے ہے۔ اسکو سوال کرنا حلال ہوگا جتبک کہ صورت گزران میسر ہو یا فرمایا کہ حاجت روائی میسر ہو۔ بس ان کے سوا اے قبیصہ جیسا بھی سوال ہو حرام ہے۔ سوال کرنے والا اسکو حرام کہاتا ہے اسکو مسلم ابوداؤد۔ نسائی نے روایت کیا ہے **ف ا** حمالہ خون بہا ہے کہ کوئی قوم کسی قوم کی جانب سے ذمہ پر رکھہ لے اور بعض نے کہا ہے کہ حمالہ وہ مال ہے کہ دو جماعتوں کا کچہ مال کے بارہ میں جھگڑا ہو کشت و خون ہونے کا خیال ہو صلح کرانے والا آدمی دفع نزاع کے واسطے اوس مال کو اپنی ذمہ رکھہ لے **ف ۲** فاقہ میں تین آدمی عقلمندوں کا قول اللہ اعلم اس لیئے شرط کیا گیا ہے کہ بعض مرتبہ اوس فاقہ اور تنگی میں اسکی کاہلی یا کوئی جہالت کی شرم کسب موجودہ سے مانع ہوتی ہے تو اپنی بیوقوفی سے اوس کسب پر فاقہ کشی اور سوال کو ترجیح دیتا ہے اوس وقت اوس کے قوم کے عقلمندونکو اوسے اوسکی غلط فہمی سے بچانا چاہیئے۔ ۴۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے مستغنی رہو اگرچہ مسواک کرنی ہی ہو (یعنی مسواک تک میں بھی منتظر کسیکے مت رہو کہ کسی سے بلجائے گی تو کرلیں گے۔ اسکو بزار و طبرانی نے سند صحیح کے ساتہہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے تین وہ لوگ جو پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ اور تین وہ لوگ کہ اول دوزخ میں داخل ہوں گے پیش کیئے گئے وہ تین جو پہلے جنت میں داخل ہوں گے شہید ہے اور غلام مملوک ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت (اور تابعداری) اچھی طرح کرتا ہے اور اپنے مالک کی بھی خیر خواہی کرتا ہے اور ایک پارسا سوال سے بچنے والا عیالدار اسکو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث پوری باب منع زکوۃ میں گذر چکی ہے۔

حضرت ابوسلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے وہ اپنے والد عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ فرمایا تھا جب قریظہ فتح کیا گیا تھیں اس غرض سے حاضر ہوا کہ جناب وعدہ پورا فرمادیں تو میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو مستغنی رہنا چاہتا ہے اللہ پاک اسکو غنی ہی کر دیتے ہیں اور جو قناعت کرنا چاہتا ہے اللہ پاک اسکو قناعت والا کر دیتے ہیں تو میں نے اپنے دل میں کہا میں ہرگز کسی سے کچھ نہیں مانگونگا اسکو بزار نے روایت کیا ہے اور ابو سلمہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ابن معین وغیرہ محدثین نے یہ فرمایا ہے (معلوم ہوا کہ درمیان میں کوئی اور راوی رہے ہیں ابو سلمہ نے بخایت اعتماد کی بنا پر ذکر نہیں کیا)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھے ہوئے صدقہ اور سوال سے پرہیز کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا عالی ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور عالی ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچا ہاتھ مانگنے والے کا ہے اسکو امام مالک بخاری مسلم ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے بیان
۴۸ کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایوب ہیں کہ نافع سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ ایوب کے شاگردوں نے نقل میں اختلاف کیا ہے عبد الوارث کہتے ہیں کہ عالی ہاتھ سوال سے بچنے والے کا ہاتھ ہے اور اکثر لوگ حماد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایوب سے نقل کرتے ہیں کہ عالی ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے اور ایک شخص نے حماد سے بھی سوال سے بچنے والا ہاتھ نقل کیا ہے۔ خطابی کہتے ہیں کہ سوال سے بچنے والا ہاتھ زیادہ حق کے قریب ہے اور بحیثیت معنے زیادہ صحیح ہے اسوجہ سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت ذکر فرمایا تھا کہ آپ صدقہ کا اور اوس سے اجتناب کا ذکر فرما رہے تھے اور ایک کلام کا دوسرے کلام پر عطف کرنا اسپر دلیل ہے کہ دوسرا کلام پہلے کلام کے لیے سبب ہے اور پہلے کلام کے معنے کے مطابق ہے اور بہت سے لوگوں کو یہ وہم ہوا ہے کہ ید علیا کے معنے اونچا ہاتھ ہے کہ دینے والے کا ہاتھ اونچا رہتا ہے لینے والے کے ہاتھ پر اور یہاں مراد بلندی بزرگی اور کرم کی ہے نہ کہ ظاہری اونچا نیچا ہونا مراد ہو آپ مراد لیتے ہیں سوال سے پرہیزگاری

عالی حوصلہ ہونا کلام خطابی کا تمام ہوا اور اچھا کلام ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین ہیں سب سے عالی ہاتھ اللہ کا ہے اور اوس سے نیچے مرتبہ کا ہاتھ دینے والے کا ہے اور سائل کا ہاتھ قیامت تک نیچا ہے پس سوال سے اور مانگنے سے بچو جہاں تک ممکن ہو اور اگر (خدا کی جانب سے) تم کچھ دیے جاؤ۔ یا فرمایا کہ خیر دیے جاؤ تو وہ تمپر نمایاں ہونا چاہیئے (یعنی خوشحالی بطریق شکر ظاہر ہونی چاہیئے) اور ابتدا فیاضی کی اون لوگوں سے ہونی چاہیئے جن کی عیالداری کرتے ہو اور جو بچے اوسکو اور وںپر نثار کرو اور ضرورت کے موافق روکنے پر تم ملامت نہیں کیئے جاؤ گے (یعنی اگر تمہارے پاس تمہاری عیالداری اور ضرورت کے قابل ہے اور دوسرا حاجت مند دیکھتے ہو اور اسکو نہیں دیتے تم نہ دینے پر ملامت نہیں کیئے جاؤ گے اسکو ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اونکی روایت پر توثیق غالب ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے انہوں نے تو اسکی اسناد کو صحیح فرمایا ہے۔

حضرت مالک بن نضلہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۴۹
ہاتھ تین ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ برتر ہے اور دینے والے کا ہاتھ اوس سے نیچے مرتبہ کا ہے سائل کا ہاتھ نیچا ہے۔ پس (حاجت سے) زائد کو دے (اور خرچ کر) اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو اسکو ابوداؤد و ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لفظ ابن حبان کے ہیں۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالی ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا (عطا کی) اون لوگوں سے کرو جنکی عیالداری کرتے ہو اور عمدہ صدقہ وہ ہے جو اپنی بے نیازی کے بعد ہو اور جو سوال سے بچنا چاہتا ہے خدا اوسکو بچا دیتا ہے اور جو غنی ہونا چاہتا ہے خدا اسکو غنی کر دیتا ہے (غنی سے مراد نفس کی غنا ہے) یہہ بخاری کے لفظ ہیں اور مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے چند آدمیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے اونکو دیا پھر مانگا پھر دیا۔ پھر مانگا پھر دیا حتے کہ جب آپکے پاس ختم ہوگیا تو آپ نے فرمایا جو کچھ نیک مال میرے پاس رہتا ہے میں اوسکو تم سے ذرا روک کر

ہرگز جمع کرکر نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہتا ہے خدا اوسکو بچا دیتا ہے اور جو غنی مانگتا ہے خدا غنی کر دیتا ہے اور جو صبر اختیار کرتا ہے اللہ اسکو توفیق (صبر) دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسیکو کوئی عطا صبر سے زیادہ نہیں دی کہ اس کے حق میں بہتر ہو اور واسع ہو اسکو امام مالک بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی۔ نسائی نے روایت کیا ہے اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد جیو جب تک چاہو آپ مریں گے ضرور اور جو چاہو عمل کرو جزا ضرور دی جاوے گی اور جس سے چاہو دوستی کرو اوس سے جدا ضرور ہوگے اور یہ یقین کرلو کہ مومن کا شرف تہجد کے پڑہنے سے ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے سے ہے اسکو طبرانی نے اوسط میں اسناد حسن سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جناب نے فرمایا تونگری کثرت سامان سے نہیں ہے لیکن تونگری دل کی
۵۱ امیری ہے اسکو بخاری۔ مسلم نسائی۔ ابو داؤد ترمذی نے روایت کیا ہے اور حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں ایسے علم سے کہ نفع نہ دے اور ایسے دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور ایسے نفس سے کہ سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے کہ مقبول نہ ہو اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوذر کیا تم کثرت مال کو تونگری خیال کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ یا رسول اللہ ۔ کیا پھر تم قلت مال کو فقر جانتے ہوگے میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تونگری تو دل کی تونگری ہے اور فقر دل کی فقیری ہے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں ایک حدیث میں روایت کیا ہے جو انشاء اللہ آیندہ آوے گی۔

(باقی آیندہ)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسکین نہیں ہے جسکو ایک دو لقمہ اور ایک دو چھوارہ در بدر پھراتا ہے مسکین تو وہ شخص ہے کہ نہ اوس کے پاس اتنا ہے کہ اسکو بے نیاز کردے اور نہ کوئی اوسکو مسکین سمجھتا ہے کہ صدقہ دیدے اور نہ کھڑا ہو کر مانگتا ہے اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس آدمی نے فلاح پائی کہ مسلمان ہوا اور ضرورت کے قابل روزی عطا کیا گیا۔ اور اللہ نے اوسکو جو کچھ عنایت فرمایا اوسپر قناعت نصیب کی اسکو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خوش عیش ہے اوس شخص کے لیے کہ اسلام کی ہدایت دیا گیا اور اس کا گزران ضرورت کے قابل ہے اور قناعت نصیب ہوئی اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا اور شرط مسلم پر صحیح کہا ہے۔ ۵۱

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی آدم تو اگر حاجت سے زیادہ کو خرچ کردے تو یہ تیرے واسطے بہتر ہے اور تیرا اوسکو روکنا تیرے لیے برا ہے اور تو کفاف (کے روکنے) پر ملامت نہیں کیا جائے گا اور خرچ فاضل کو شروع کر دن لوگوں سے جن کی عیالداری کرتا ہے اور عالی ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اسکو مسلم ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے ف از مصنف کفاف وہ رزق ہے کہ سوال سے روک دے قناعت کے ساتھ قدر حاجت سے زاید نہ ہو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو نصیحت فرمایئے اور مختصر فرمایئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ چیز لوگوں کے ہاتھ میں ہے اوس سے ناامیدی کو اپنی اوپر لازم کرلے (یعنی کسی سے امید نہ رکھ) اور للچ سے بچ اس واسطے کہ

کہ یہ تو سر دست ہی فقر ہے اور اون باتوں سے بچ جن سے معذرت کیجاتی ہے اسکو حاکم نے
اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے مصنف کہتے
ہیں حاکم نے ایسا ہی کہا ہے (مصنف کا یہ کہنا اسطرف اشارہ ہے کہ مصنف کے نزدیک
اس کی سند کے صحیح ہونے میں کچھہ کلام ہے) اور حضرت عبداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسی حالت میں صبح کی
کہ اپنے بہٹ میں امن سے ہے اور اپنے بدن میں تندرست ہے اور اوس دن کا
خرچ اس کے پاس ہے (وہ شخص ایسا ہے کہ) گویا اس کے لئے دنیا مع اپنی توابع کے
جمع کر دی گئی اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن غریب کہا ہے اس حدیث میں لفظ
سِرب واقع ہوا ہے مینے اپنی پہلی معلومات سے اس کا ترجمہ بہٹ کیا ہے جو جہوٹے سے
گہر سے کنایہ ہے مگر مصنف نے اس کا ترجمہ نفس فرمایا ہے اللہ اعلم اونہوں نے
نفس کو روح کے لیے بہٹ خیال فرمایا ہوگا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ۵۲
کچھہ طلب کیا آپ نے فرمایا کیا تیرے گہر میں کچھہ بہی نہیں ہے اوس نے عرض کیا البتہ حضرت ایک
موٹا کمبل ہے کہ ہم کچھہ بچھا لیا کرتے ہیں اور کچھہ اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے کہ ہم
اوس میں پانی پی لیتے ہیں آپ نے فرمایا اون دونوں کو میرے پاس لے آؤ - وہ
اون دونوں چیزوں کو لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کو اپنے دست
مبارک میں لیکر فرمایا ان دونوں کو مجھہ سے کون خریدتا ہے - ایک شخص نے عرض کیا
میں اِن دونوں کو ایک درہم میں (کہ ۴۰ر آنہ کا ہوتا ہے) خریدتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے دو یا تین مرتبہ فرمایا تب ایک
آدمی نے عرض کیا میں اِن دونوں کو دو درہم میں لیتا ہوں (اِسی حدیث سے سند
نیلام کی ہے) آپنے وہ دونوں چیزیں اوس شخص کو دیدیں اور وہ دونوں درہم لیکر اوس
انصاری کو دیکر فرمایا ایک کا ناج لیکر اپنے گہر ڈال اور دوسرے کا ایک کلہاڑا خرید کر
میرے پاس لاوہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس میں دستہ اپنے دست مبارک

سے ڈال دیا اور فرمایا جاؤ لکڑیاں جمع کرو اور بیچو اور ہم تمکو آ روز نہ دیکھیں اوس نے ایسا ہی کیا۔ پھر حاضر ہوا کہ (اس عرصہ میں) دس درہم کمائے تھے کچھ کا کپڑا خرید لیا اور کچھہ کا غلہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ تیرے واسطے اس سے بہتر ہوا کہ سوال کی وجہ سے تو قیامت کے دن اپنے چہرہ پر دھبا لاتا سوال کرنا کسیکو جائز نہیں ہے بجز تین آدمیوں کے۔ فقیر خاک آلودہ۔ اور رسوائی کنندہ تاوان کی برداشت کرنیوالا اور دردناک خوں بہا دینے والا اس حدیث کو ابوداؤد اور بیہقی نے لبطور روایت کیا ہے۔ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور ترمذی و نسائی نے صرف پیالہ کے بیچنے کا قصہ روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے۔

اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینی بات ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی رسیوں کو لیکر لکڑیونکا گٹھا کمر پر لاکر بیچکر اسکی (مدد) سے اپنی چہرہ کو (گہرونٹوں کی ذلت سے) روکے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا منع کریں اسکو بخاری ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یہ کہ کوئی تم میں سے کمر پر لکڑیاں لائے اوسکے لیے بہتر ہے اس سے کہ کسی سے مانگے وہ اوسکو دے یا منع کرے۔ اسکو امام مالک بخاری مسلم ترمذی نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور حضرت مقداد بن معدیکرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کوئی کھانا ایسا نہیں کھایا جو اپنی ہات کی کمائی کے کھانے سے بہتر ہو اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔ ۵۲

اس امر کی ترغیب کہ اگر کسی کو نوبت فاقہ کی پہنچے تو خدا سے مدد طلب کرے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر فاقہ آگیا اوس نے اوسکو لوگوں سے مدد لیکر

رفع کرنا چاہا اوس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور جس نے اسکو بند کرنے کے لیے خدا سے مدت چاہی تو اللہ پاک جلد اسکو بند کردے گا رزق عاجل یا آجل سے اسکو ابوداؤد و ترمذی نے نقل کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ثابت ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے مگر اون کے یہ الفاظ ہیں کہ اللہ اوسپر غنا بھیجدیگا فوری موت سے یا آیندہ استغنا ر سے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھوکا ہوا یا حاجتمند ہوا اور اس نے لوگوں سے چھپایا۔ اور پروردگار سے ظاہر کیا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اوس کے لیے ایک سال کا خرچ حلال کمائی سے کھولدے اسکو طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔

بغیر خوشی دل کے جو چیز دیجاوے اوسکے لینے سے ترہیب

۵۴ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جناب نے فرمایا کہ یہ مال سبز یعنی خوش منظر اور شیریں ہے پس جس شخص کو ہم نے اپنی خوشی دل سے اور اوس کی اچھی طمع سے بغیر مزید حرص کے کچھہ دیا اوس شخص کو اوس میں برکت دی جائے گی اور جسکو ہم نے کچھہ بغیر خوشی دل کے اور بغیر اوسکی اچھی طمع کے زیادتی حرص کی وجہ سے دیا اوسکو اوس میں برکت نہیں دیجاوے گی۔ اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور امام احمد اور بزار نے جزو اخیر کو اسی کے مثل سند حسن سے روایت کیا ہے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں اصرار مت کرو خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ تم میں سے کوئی مجھہ سے کسی چیز کا سوال کرے اور صرف اس کے سوال کی وجہ سے مجکو کچھہ نکالنا پڑے اور مجکو وہ ناگوار ہو اور اوس شخص کے لیئے اوس میرے عطیہ میں برکت ہو۔ اسکو مسلم نسائی حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط شیخین پر صحیح کہا ہے اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اثنا ر کلام میں)

فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میں (خدا کے مال کا) صرف خزانچی ہوں بس جس شخص کو میں اپنی خوشی دل سے دیتا ہوں اوس کے لیے اوس میں برکت دی جاتی ہے اور جسکو اوس کے سوال اور مزید حرص کی وجہ سے دیتا ہوں وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ کہائے اور سیر نہ ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال میں اصرار نہ کرو اس لیے کہ جو ہم سے اپنے اصرار سے کچھہ نکلوا تا ہے اوسکو اوس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اسکو ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اوس کے راوی سند صحیح میں حجت لیئے جاتے ہیں۔ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض آدمی میرے پاس آتا ہے مجھہ سے مانگتا ہے میں اوسکو دیدیتا ہوں اور وہ چلا جاتا ہے مگر وہ اپنی گود میں بجز آگ کے کچھہ نہیں بہرتا۔ اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

55 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونا تقسیم فرمارہے تھے اتفاقاً آپ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو دیجے آپنے اُسکو دیا پھر عرض کیا اور زیادہ دیجے آپنے اور زیادہ دیا تین مرتبہ ایسا ہی مانگا اور دیا پھر جب مڑکر واپس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض آدمی میرے پاس آکر مانگتا ہے میں اوسکو دیتا ہوں وہ پھر مانگتا ہے میں پھر دیتا ہوں آپنے تین مرتبہ فرمایا پھر میرے پاس سے واپس ہوتا ہے کہ اوس کی جھولی میں آگ بہری ہوئی ہوتی ہے جب اپنے گھر جاتا ہے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے فلانے شخص کو دیکھا کہ شکر کرتا تھا ذکر کرتا تھا کہ آپنے اوسکو دو دینار عطا فرمائے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر فلانا شخص اوسکو میں نے دس سے لگا کر سو تک دیئے اوس نے شکر نہیں کیا نہ وہ اوسکو کہتا ہے تم لوگوں

سے کوئی شخص اپنی حاجت کو مجھ سے نکالتا ہے اوسکی بغل میں لیے ہوتے کچھ نہیں ہوتا بجز
آگ کے (یعنی اپنے مطلب کو نہیں بھولتا اور آخرت کے عذاب کو بھول جاتا ہے) حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اونکو کیوں دیتے ہیں آپنے
فرمایا وہ مانگنے سے نہیں مانتے اور اللہ تعالیٰ میرے واسطے بخل سے انکار فرماتا ہے۔ اسکو
ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اِسی حدیث کو امام احمد اور ابویعلیٰ نے ابو سعید
کی روایت سے نقل کیا ہے جو پہلے گذر گئی۔

جس شخص کے پاس کوئی چیز بلا طمع اور بلا سوال آئے خصوصًا حاجت کے وقت اُسکے قبول کرنے کی ترغیب اور واپس کرنے سے ترہیب اگرچہ ضرورت نہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو
عطا فرماتے میں عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو دیدیجئے کہتے ہیں آپ فرماتے ۵۶
اسے لیلو۔ جب اس مال میں سے کچھ تمہارے پاس بلا لالچ اور بغیر سوال کے آیا کرے اوسے
لے لیا کرو اور تمول حاصل کیا کرو پھر چاہو کھایا کرو چاہو خیرات کیا کرو اور جو اِس طرح نہ آوے
اوسکے پیچھے اپنے نفس کو مت لگاؤ۔ سالم بن عبد اللہ کہتے ہیں اسیواسطے حضرت عبد اللہ
کسی شخص سے کچھ نہیں مانگتے تھے نہ کسی چیز کے لینے سے انکار کرتے تھے اسکو بخاری مسلم
نسائی نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس عطا بھیجی اوسکو حضرت عمر نے
واپس کردی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا تم نے کیوں واپس کردی حضرت عمر نے عرض کیا کیا
آپنے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم لوگوں کے حق میں یہ بہتر ہے کہ کوئی کسی سے کچھ نہ لے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جب ہے کہ سوال کر کرلے اور جو بغیر سوال کے ہو وہ تو
خدا کا رزق ہے اللہ تعالیٰ تمکو دیتا ہے بس حضرت عمر نے فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی

کہ میری جان اوس کے قبضہ میں ہے کسی سے کوئی چیز نہیں مانگونگا اور جو چیز بلا سوال آئے گی ہر گز رد نہ کروں گا اسکو امام مالک نے اسی طرح مرسل نقل کیا ہے اور بیہقی نے زید بن اسلم سے بواسطہ اپنے باپ کے روایت کیا ہے کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے اور مضمون بالا روایت کیا۔ اور مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عامر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں کچھہ خرچ اور کپڑا بھیجا آپ نے قاصد سے فرمادیا کہ اے بیٹا ہم کسی سے کچھہ نہیں لیتے جب قاصد چلا گیا فرمایا اسکو میرے پاس واپس لاؤ (خادم) واپس لائے آپ فرمانے لگیں مجھکو ایک بات یاد آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا تھا اے عائشہ جو تمکو کوئی عطا بغیر سوال کے دے اسکو قبول کرلو۔ وہ رزق ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس بھیجا ہے اسکو امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں مگر ترمذی کہتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں ہم نہیں جانتے ہیں کہ مطلب بن عبد اللہ نے صحابہ میں سے کسی سے کچھہ نہیں سنا۔ مگر اون کا یہ قول سنا ہے کہ مجھہ سے ۵۷
اوس شخص نے حدیث بیان کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں حاضر تھا اور میں نے عبد الرحمن سے سنا ہے کہتے تھے ہم نہیں جانتے ہیں کہ مطلب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی سے سماع ثابت ہو صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ مطلب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو روایت کیا ہے اور حضرت عائشہ کے بارہ میں ابو حاتم تو کہتے ہیں کہ مطلب نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا اور ابو زرعہ کہتے ہیں کہ یہ شخص ثقہ ہی ہیں میں امید کرتا ہوں کہ حضرت عائشہ سے سنا ہوگا اب اگر مطلب نے حضرت عائشہ سے سنا ہے تب تو اسناد متصل ہے اور اگر نہیں تو قاصد کا نام نہیں بیان کیا اللہ اعلم اور واصل بن عطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جناب نے مجھہ سے فرمایا تھا کہ تجھے یہ ہی بہتر ہے کہ لوگوں میں سے کسی سے کچھہ نہ مانگے آپ نے فرمایا یہ تو جب ہے کہ تم مانگو اور جو تم کو اللہ تعالیٰ نے بغیر سوال تمہارے پاس بھیجا وہ تو رزق ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو بھیجا ہے (وہ

اس میں داخل نہیں ہے) اسکو طبرانی اور ابو یعلی نے ایسی سند سے روایت کیا ہے کہ اوس میں کچھہ اندیشہ نہیں ہے۔

اور حضرت خالد بن علی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے جس کسی کے پاس اوس کے بھائی کی جانب سے کوئی احسان بغیر سوال اور طمع نفس کے پہنچے اوسکو قبول کرلے اور واپس نہ نہ کرے وہ تو رزق ہے اللہ تعالیٰ غالب اور بزرگ نے اسکو بھیجا ہے اسکو امام احمد نے سند صحیح سے اور ابو یعلی اور طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نے فرمایا جس کسیکو اللہ تعالیٰ نے اس مال میں سے کچھہ بغیر سوال کے عنایت فرمایا اوسکو قبول کرلینا چاہیئے کہ وہ تو رزق ہے خدا نے اوس کے پاس بھیجا ہے اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی حدیث صحیح میں قابل ۵۸
حجت ہیں اور عابد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جناب نے ارشاد فرمایا جس شخص کے لیے اس رزق میں سے کچھہ بغیر طلب اور نفس کی خواہش کے پیش کیا اوس کے ساتھ اپنے رزق میں وسعت کرلینا چاہیئے اب اگر وہ غنی ہے تو اسکو اوس شخص کیطرف بھیج دینا چاہیئے جو اوس سے زیادہ حاجتمند ہے اسکو امام احمد اور طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے امام احمد کی راوی کھرے قوی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد بزرگوار سے دریافت کیا اشراف نفس کیا ہے فرمایا وہ یہ ہے کہ تو کہے کہ فلانا میرے پاس بھیجے گا فلاں میرے ساتھ سلوک کرے گا (غرض دل منتظر رہنا)

لوجہ اللہ بجز جنت کے مانگنے اور لوجہ اللہ مانگنے والے کو منع کرنیسے ترہیب

حضرت ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

(باقی آئندہ)

فرماتے تھے ملعون ہے جس نے بوجہ اللہ مانگا اور ملعون ہے جس سے بوجہ اللہ مانگا گیا او منع کردیا جب تک کہ ہجر یعنی بری بات نہ مانگے۔ ف اللہ اعلم لعنت کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی ذات پاک کی دونوں نے قدر نہیں کی اللہ اعلم اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُس کے راوی صحیح کے آدمی ہیں بجز شیخ یحیٰی بن عثمان بن صالح کے کہ ثقہ ہیں اور ان میں کلام ہے لفظ ہجر کی تفسیر میں دو احتمال بیان کئے ہیں یا تو ایسا امر قبیح مانگے کہ لائق نہو یا بری طرح سے سوال کرے الفاظ قبیحہ سے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کے واسطے پناہ مانگے اُسکو پناہ دیدو اور جو اللہ کے واسطے مانگے اُسکو دیدو اور جو تم کو دعوت دے اُس کی دعوت قبول کرلو اور جو تمہارے ساتھ سلوک کرے تم اس کا بدلہ اُتارو اور اگر بدلہ دینے کو کچھ نہ میسر ہو تو اُس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم خیال کرنے لگو کہ تم نے بدلہ اُتار دیا اسکو ابوداؤد نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط شیخین پر صحیح کہا ہے۔

۹ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو سب سے برا آدمی نہ بتاؤں وہ وہ شخص ہے کہ خدا کے نام پر مانگے اور نہ دیا جائے۔ اور اس حدیث کے ایک معنے یہ بھی کرتے ہیں کہ خدا کے نام پر اُس سے کوئی مانگے اور نہ دے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن غریب کہا ہے اور نسائی نے اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں ایک حدیث کے آخر میں روایت کیا ہے جو انشاء اللہ کتاب الجہاد میں آویگی۔

صدقہ کی ترغیب اور تنگدست کی ہمت اور نفلی صدقات کے بیان میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک چھوارے کے برابر حلال کمائی سے خیرات کیا اور اللہ پاک بجز حلال کمائی کے قبول کرتا ہی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے،

پھر اُس کی ایسے پرورش کرتا ہے جیسے کوئی اپنے بچھیرے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کو بخاری، مسلم نسائی ترمذی ابن ماجہ اور ابن جریر نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ کی ایک روایت میں اس طرح ہے، جب بندہ طیب مال میں سے تصدق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس بندہ سے قبول فرماتے ہیں اور داہنے ہاتھ میں اسکو لے کر پرورش فرماتے ہیں جیسا کوئی اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچہ کو پرورش کرتا ہے اور بالتحقیق مرد ایک لقمہ کو تصدق کرتا ہے تو وہ خدائے پاک کے دست (قدرت) میں بڑھتا ہے، حتیٰ کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے پس تصدق کرو۔

اور ترمذی کی ایک صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتے ہیں اور داہنے ہاتھ میں لے کر اُس کی پرورش فرماتے ہیں جیسا کہ کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ ایک لقمہ پہاڑ اُحد کے برابر ہو جاتا ہے، اور اس کی تصدیق آیت کریمہ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات الآیۃ ویمحق اللہ الربو ویربی الصدقات میں ہے ترجمہ وہ (اللہ) وہ ذات پاک ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول ۴۰
فرماتا ہے اور صدقات لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

اور اس کو مثل ترمذی کے امام مالک نے سعید بن یسار سے مرسل روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں جناب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک شخص کے ایک چھوارے اور ایک لقمہ کو پرورش کرتا ہے جیسے کوئی اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اُحد کے برابر ہو جاتا ہے، اس کو طبرانی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لفظ ابن حبان کے ہیں۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کسی مال سے نقصان نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ بندہ کے معاف کرنے سے نہیں بڑھاتا مگر عزت کو اور کوئی بندہ اللہ کے واسطے تواضع نہیں اختیار کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے رفع مراتب نہ کرتا ہو، اس کو مسلم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال اور اُس کے تو اُس کے مال میں سے صرف تین ہیں جو کھالیا فنا کردیا یا پہنا تو پرانا کردیا یا دیدیا تو جمع کرلیا اور جو اُس کے سوا ہے اُس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ بندہ جانے والا ہے اور اُس مال کو لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ہے کہ اُس کے وارث کا مال اُس کو اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے سب کو اپنا ہی مال محبوب ہے آپ نے فرمایا بس تو اپنا مال وہ ہے جس کو آگے بھیجدیا اور اُس کے وارث کا مال وہ ہے جسکو پیچھے چھوڑا اس کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے جنگل میں بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر بس وہ بادل ایک طرف کو ہٹا اور اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں ڈال دیا وہ تمام پانی اُس زمین کے نالوں میں سے ایک نالے میں بھر گیا یہ شخص اُس پانی کے پیچھے پیچھے چلا گیا اچانک دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے اُس سے کہا اے اللہ کے بندہ تیرا کیا نام ہے کہا فلاں وہی نام جو بادل میں سُنا تھا (باغ والے نے) کہا اے اللہ کے بندہ تو نے میرا نام کیوں پوچھا اُس نے کہا میں نے اس بادل میں سُنا تھا جس کا یہ پانی ہے کہتا تھا فلاں کے باغ کو سیراب کر تیرا ہی نام لیا تھا تیرا اس باغ میں کیا دستور العمل ہے اُس نے کہا جب تو نے یہ بات کہی ہے تو میں دیکھتا ہوں جو کچھ اس میں پیدا ہوتا ہے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی اس ہی میں لگا دیتا ہوں اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے کہ اُس سے اللہ تعالیٰ بلا ترجمان عنقریب گفتگو نہ فرمائے بس وہ آدمی داہنے طرف دیکھے گا بجز اپنے پہلے عمل بھیجے ہوئے کے کچھ نہ دیکھے گا، اور اپنی بائیں طرف نظر ڈالے گا وہاں بھی بجز اپنے پہلے عملوں کے کچھ نہ دیکھیگا

پھر سامنے دیکھے گا تو بجز آگ کے اپنے مونھ کے آگے کچھ نہیں دیکھے گا لہذا آگ سے بچو پھر اگرچہ چھوارے کی ایک پھانک ہی کے ساتھ سہی اور ایک روایت میں ہے جو تم میں سے طاقت رکھے کہ آگ سے چھپ جائے اگرچہ ایک چھوارے کی پھانک ہی کے ساتھ ہو اُس کو ایسا کرنا چاہیئے، اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر کسی کو چاہیئے کہ اپنے چہرہ کو آگ سے بچاوے اگرچہ چھوارے کی ایک پھانک ہی سے ہو اس کو امام احمد نے اسناد صحیح سے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ آگ سے دیک اگرچہ ایک چھوارے کی پھانک ہی کے ساتھ ہو وہ بھی بھوکے کو سیر کے قائم مقام کر دیتا ہے اس کو امام احمد نے سند حسن سے روایت کیا ہے۔

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ
۶۲ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے کعب بن عجرہ نماز نزدیکی (پروردگار) ہے اور روزہ ڈہال ہے اور صدقہ خطاؤں کو بجھاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ تمام آدمی (روزانہ) دو قسم کی صبح کرنے والے ہیں اپنی جان کو بیچنے والے گردن کو بندھوانے والے اور اپنی جان کو خریدنے والے اپنی گردن کی آزادی میں اسکو ابو یعلےٰ نے سند صحیح سے روایت کیا ہے

اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے کعب بن عجرہ وہ گوشت اور خون جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پرورش پاتا ہے آگ اُس کے لیئے اولیٰ ہے اے کعب بن عجرہ آدمی دو حالتوں میں صبح کرنے والے ہیں جان چھڑانے میں (مصروف ہیں) وہ تو اس کو آزاد کرنے والے ہیں یا صبح کرتے ہیں اس کو اسی طرح پھانسنے والے ہیں اے کعب بن عجرہ نماز نزدیکی (رب العالمین) ہے اور روزہ ڈہال ہے اور صدقہ گناہوں (کی آگ) کو بجھاتا ہے جیسے چالاک آدمی چمکدار چکنے پتھروں پر چلا جاتا ہے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں سفر میں تہا اُنہوں نے پہلے حدیث بیان کی اور اُس میں یہ بھی بیان کیا کہ، اور آپ نے فرمایا میں تجکو خیر کے دروازوں کا پتہ نہ دوں، میں نے عرض کیا بیشک (ضرور بیان فرمایئے) یا رسول اللہ فرمایا روزہ ڈہال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسا بجہاتا ہے جیسے پانی آگ کو اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حدیث حسن صحیح فرمایا ہے اور یہ حدیث پوری خاموشی کے باب میں آویگی اور یہ ہی حدیث ابن حبان کے نزدیک حضرت جابر کی ایک حدیث میں ہے جو انشاء اللہ کتاب القضاء میں آویگی۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ پروردگار کے غضب کو بجہاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے، اسکو ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن غریب کہا ہے اور ابن المبارک نے کتاب البر میں اس حدیث کا آخری حصہ بیان کیا ہے۔ اور اُن کے لفظ یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ صدقہ کرنے سے بُری موت کو ستر درجے دفع کرتا ہے۔ ٦٣

اور حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے تین شخص ہیں میں اُن پر قسم کہاتا ہوں اور تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں یاد رکھنا (تین شخص یہ ہیں) کسی آدمی کا مال صدقہ کرنے سے نہیں کم ہوا، اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ اُس سے ظلم سے کوئی چیز چھینی گئی ہو اور اُس نے اُس پر صبر کیا ہو اور پھر اللہ نے اُس کی عزت افزائی نہ فرمائی ہو، اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ سوال کا دروازہ اپنے اُوپر کھولا ہو (یعنی مانگنا شروع کیا ہو) اور پھر اللہ پاک نے اُسپر فقر کا دروازہ نہ کہولا ہو یا کوئی اور کلمہ اسی معنے میں فرمایا تھا اور ایک حدیث بیان کرتا ہوں یاد رکہنا دنیا چار قسم کے آدمیوں کے واسطے ہے، ایک وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو مال اور علم نصیب کیا وہ اُس کے بارہ میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اُس میں اللہ پاک کا حق پہچانتا ہے وہ تو فاضل ترین مرتبہ پر ہے اور ایک بندہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو علم نصیب فرمایا ہے اور مال نصیب نہیں فرمایا تو وہ سچی نیت والا ہے کہتا ہے اگر اللہ مجھکو

مال نصیب فرماتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا وہ اپنی نیت کے ساتھ ساتھ ہے یہ دونوں اجر میں
برابر ہیں اور ایک آدمی ہے کہ اللہ نے اُسے مال دیا ہے اور علم نہیں نصیب کیا وہ بغیر علم
کے اپنے مال میں عتر بود کرتا ہے اور اُس مال کے بارہ میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا اور
نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ اُس میں کچھ اللہ کا حق جانتا ہے یہ بڑے خبیث مرتبہ کا ہے اور ایک بندہ
ہے کہ نہ اس کو علم نصیب ہوا نہ مال وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص جیسے
کام کرتا وہ اپنی نیت کے ساتھ ساتھ ہے اور دونوں کا گناہ برابر ہے اِسکو ترمذی اور ابن
ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے -

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ خیرات کرنے والے کی مثال بیان فرمائی جیسے دو آدمی
آہنی زرہ پہنے ہوئے ہیں کہ اُن کے دونوں ہاتھ چھاتی اور ہانسوں کے درمیان کسے ہوئے
ہیں، بس خیرات کنندہ جوں جوں خیرات کرتا جاتا ہے وہ زرہ ڈھیلی ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ
۴۴ اس کے پوروں کو ڈھک لیتی ہے اور پیروں میں گھسٹنے لگتی ہے اور بخیل جب خیرات کا
قصد کرتا ہے تو وہ زرہ سکڑ جاتی ہے اور اُس کا ہر ہر حلقہ اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہے حضرت
ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گریبان میں اُنگلیاں
ڈال کر زور لگا کر ایسا دکھاتے تھے کہ گویا آپ کھینچنا چاہتے ہیں مگر نہیں کھنچتی اس کو
بخاری مسلم نسائی نے روایت کیا ہے اور نسائی کے الفاظ کا ترجمہ اس طرح ہے کہ خرچیلے
اور بخیل کی مثل مثل دو آدمیوں کے ہے کہ اُن پر لوہے کے دو جبے یا دو زرہ ہیں کہ
ہاتھوں سے گلے کے ہانسوں تک جب خرچیلے آدمی خرچ کرنا چاہتا ہے تو اُس کی زرہ
واسع ہو جاتی ہے اور بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ اُس کے پوروں کو ڈھانک لیتی ہے اور (اتنی
نیچی لٹک جاتی ہے کہ چلتے میں) اُس کے قدموں کے آثاروں کو مٹا دیتی ہے اور بخیل
جب خرچ کرنا چاہتا ہے تو (اُس کی زرہ سکڑ جاتی ہے اور اُسکی ہر ہر کڑی اپنی جگہ
مضبوط پکڑ لیتی ہے حتیٰ کہ جب کڑیاں اپنی جگہ پکڑ لیتی ہیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ

(اس کی حالت دکھلانے کے لئے بطور اشارہ کے) اُسکو واسع کرتے تھے وہ واسع نہیں ہوتی تھی۔ اللہ اعلم بالصواب مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ مال کی محبت جسکو بمنزلہ لوہے کی زرہ کے فرمایا ہے وہ سخی کو بھی ہوتی ہے اور بخیل کو بھی ہوتی ہے فرق اتنا ہے کہ سخی جوں جوں خرچ کرتا جاتا ہے ہمت بڑھتی جاتی ہے اور محبت کم ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ محبت خرچ کو بالکل مانع نہیں رہتی اور بخیل جب خرچ کا ارادہ کرتا ہے محبت مال ایسی غالب ہوتی ہے کہ اس کا ہاتھ کھلتا ہی نہیں گویا وہ خرچ کرنے پر قادر ہی نہیں رہتا۔

اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں ہم کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ دار تھیں اور اُن کے گھر میں صرف ایک روٹی تھی ایک سائل نے جناب سے سوال کیا آپ نے اپنی باندی سے فرمایا یہ (روٹی) اس سائل کو دیدو باندی نے عرض کیا جناب کے افطار کرنے کے لئے اور کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا یہ اسکو دیدو باندی کہتی ہے میں نے ایسا ہی کیا جب ہم نے شام کی تو گھر والوں نے فرمایا ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں ایک بکری اور اسکا سامان ہدیہ کیا ہے جو کبھی ہدیہ بھیجتا بھی نہیں تھا، آپ نے اُسی باندی کو بلایا اور فرمایا کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے بہتر ہے۔ ۴۵

امام مالک فرماتے ہیں اور ہم کو یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ ایک مسکین نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانا مانگا آپ کے پاس انگور تھے آپ نے ایک آدمی سے فرمایا ایک دانہ لے کر اسکو دیدو وہ آدمی تعجب سے دیکھنے لگا آپ نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو اس دانہ میں کتنے ذرہ کے برابر حصہ ہیں (اللہ اعلم یہ اشارہ اُس آیت کریمہ کی طرف ہے من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ترجمہ جو ایک ذرہ کے برابر کوئی عمل نیک کرے گا اس کو بھی دیکھ لیگا مطلب یہ ہے کہ اگر تم زیادہ نہیں دے سکتے تو شرم کی وجہ سے تھوڑا دینے سے باز نہ رہو ضائع نہیں جائیگا، خدا کے نزدیک اسکا بھی بڑا اجر ملے گا۔ اسکو امام مالک نے اسی طرح بلا سند موطا میں بیان کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا میں صدقہ کروں گا اُس نے ایک چور کے ہاتھ پر رکھدیا صبح کو لوگ کہنے لگے کہ آج رات چور کو خیرات دیگئی ہے، کہنے لگا اللہ تیرا شکر ہے چور پر میں ضرور صدقہ کرونگا صدقہ لے کر گیا تو ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھدیا پھر صبح کو لوگ کہنے لگے کہ آج رات کو (پھر) زانیہ پر خیرات کی گئی ہے پھر کہنے لگا اے خدا تیرا شکر ہے زانیہ پر میں پھر ایک صدقہ کروں گا پھر صدقہ لے کر نکلا تو ایک تونگر کے ہاتھ پر رکھدیا پھر صبح کو لوگ کہنے لگے کہ آج رات کو ایک غنی کو صدقہ دیا گیا ہے، کہنے لگا اے اللہ تیرا شکر ہے چور پر اور زانیہ پر اور غنی پر (یہ کلمہ بطور تاسف کے کہہ رہا تھا) اُس کو بشارت ہوئی، تیرا صدقہ جو چور پر ہوا ہے (اُس کا فائدہ یہ ہے کہ شاید وہ (اسکی وجہ سے) اپنی چوری سے بچے، اور زانیہ پر (بھی کہ) شاید وہ اپنے زنا سے بچے اور غنی شاید وہ عبرت حاصل کرے اور جو کچھ اُس کو خدا نے دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے اس کو بخاری نے اِن ہی لفظوں سے روایت کیا ہے اور مسلم اور نسائی نے کہا ہے کہ بشارت دی گئی کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا پھر باقی حدیث کو اُسی طرح روایت کیا۔

۶۶ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے ہر شخص (بروز محشر) اپنے صدقہ کے زیر سایہ رہے گا جب تک کہ تمام لوگوں کا حساب منفصل ہو، یزید راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرے استاد ابو مرثد کا کوئی ایسا دن نہیں گزرتا تھا کہ کچھ صدقہ نہ کریں اگرچہ ایک روٹی یا ایک پیازہ ہی ہو اسکو امام احمد نے اور ابو خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور حاکم نے اپنی کتاب میں روایت کرکے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے۔

اور ابن خزیمہ کی روایت میں یزید بن ابی حبیب سے بھی مروی ہے کہ ابو مرثد بن ابی عبداللہ یزنی تمام اہل مصر سے پہلے شام کے وقت مسجد کو جایا کرتے تھے اور میں نے اُن کو کبھی نہیں دیکھا کہ مسجد میں گئے ہوں اور اُن کی جیب میں کچھ صدقہ نہ ہو پیسہ یا روٹی یا گیہوں (کچھ نہ کچھ ہوتا تھا) حتیٰ کہ گاہے گاہے دیکھا کہ پیاز ہی اُٹھائے لئے جاتے ہیں، یزید کہتے ہیں، میں کہتا اے ابوالخیر یہ تو آپ کے کپڑے سڑا دیگی تو فرماتے اے ابن ابی حبیب

(باقی آئندہ)

اپنے گہر میں کوئی چیز نہیں رکھی ہتی کہ تصدیق کروں بجز اس کے بات یہ ہے کہ مجھ سے صحابہ میں سے ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مومن پر سایہ قیامت کے دن اوسکے صدقہ کا ہوگا۔ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ صدقہ کرنے والوں سے قبروں کی سوزش بجھاتا ہے اور مومن بروز قیامت صرف اپنے صدقہ ہی کے سایہ میں رہے گا۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے یہ مرسل ہے اور کہتے ہیں ہمنے اسی حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جناب نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس جو کوئی چیز امانت رکہی جاتی ہے (یعنی اوس کے نام پر صدقہ کی جاتی ہے) اوسکی حفاظت فرماتے ہیں۔

اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی صدقہ میں سے کسی چیز کو نہیں نکالتا ہے تاوقتیکہ ستر شیطانوں کا جبڑا اوس سے نہ چھڑاوے اسکو امام احمد اور بزار اور طبرانی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور بریدہ سے اعمش کے سننے میں تردد کیا ہے اور حاکم اور بیہقی نے بہی روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط شیخین پر صحیح کہا ہے 67

اور اسی حدیث کو بیہقی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کرکے بیان کیا ہے کہتے ہیں کوئی صدقہ نہیں نکلتا تاوقتیکہ ستر شیطانوں کے دانتوں سے نہ چھڑایا جاوے سب صدقہ کرنے سے روکتے ہیں۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے تھے کہ حضرت ابوطلحہ انصار میں زیادہ مالدار تھے باغات وغیرہ رکہتے تھے اور تمام مال میں کنواں بیرحا وہ زیادہ پیارا تہا اور وہ مسجد کے سامنے تہا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوسمیں تشریف لیجایا کرتے تھے اور اس کے عمدہ پانی کو پیا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (ترجمہ) تم ہرگز بہلائی کو نہیں پہنچ سکتے یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ تم دوست

رکہتے ہو تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہڑے ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور میرے مالوں میں مجھکو زیادہ عزیز بیرحا ہے وہ صدقہ ہے میں اسکی نکوکاری اور اللہ کے پاس ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں اب آپ جہاں آپکو اللہ خیال دلائے خرچ کیجئے. کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے یہ تو نفع کا مال ہے یہ تو نفع کا مال ہے اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی نے مختصراً روایت کیا ہے

اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں نماز کے بارہ میں فرمایا تمام وکمال عمل ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو آپنے نزدیک افضل یا خیر عمل کو چھوڑ دیا فرمایا وہ کیا ہے میں نے عرض کیا روزہ فرمایا خیر تو ہے لیکن اس مرتبہ کا نہیں ہے میں نے عرض کیا اور کونسا صدقہ تو آپنے کوئی کلمہ فرمایا (جس کے جواب میں) میں نے عرض کیا اگر میں قادر نہ ہوں تو آپنے فرمایا اپنا بچا ہوا کھانا تصدق کردو. میں نے عرض کیا اگر یہ بہی نہ کروں تو فرمایا آدہا چھوارہ میں نے عرض کیا اگر یہہ بہی نہ کروں تو فرمایا اچھی بات ہی تصدق کردو یعنے کسی شخص کو نیک بات ۶۸
ہی بتادو) میں نے عرض کیا اگر یہ بہی نہ کروں تو فرمایا لوگوں کو شر پہنچانا چھوڑ دو یہ ایسا صدقہ ہے کہ اپنے نفس پر تصدق کرتے ہو میں نے عرض کیا اگر اسکو بہی نہ کروں فرمایا تو تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے اندر خیر میں سے کچھہ بہی نہ چھوڑے اسکو بزار نے انہیں لفظوں سے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے دراز اور قریب قریب روایت کیا ہے اور حاکم نے بہی روایت کیا ہے جو انشاء اللہ آیندہ آئے گا اور بیہقی نے چند سندوں سے روایت کیا ہے اور اس کی ایک روایت کے لفظ یہہ ہیں ابوذر کہتے ہیں. میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا چیز بندہ کو آگ سے نجات دیتی ہے فرمایا اللہ پر ایمان لانا میں نے عرض کیا ایمان کے ساتہہ کوئی عمل بہی ہے فرمایا یہ کہ کچھہ دے اوس سے کہ اللہ تعالیٰ نے تجکو مالک بنایا ہے اور روزی دی ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ اگر فقیر ہو نہ پائے جو دے فرمایا امر بالمعروف کرے اور بُری بات سے منع کرے. میں نے عرض کیا اگر امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرسکے. فرمایا مجبور کی

اعانت کرے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو بتایئے کہ اگر کام بھی اچھا کرنا نہ جانتا ہو فرمایا
مظلوم کی اعانت کردیں نے عرض کیا یا نبی اللہ بتایئے تو بھی اگر ضعیف ہو نہ طاقت
رکھے کہ مظلوم کی اعانت کرسکے فرمایا تو نہیں چاہتا کہ اپنے صاحب کے لیے کوئی خیر
باقی چھوڑے تکلیف رسانی لوگوں سے دور رکھنی چاہیئے میں عرض کیا یا رسول اللہ
آپ فرمایئے اگر ایسا کیا تو اوسکو خدا جنت میں داخل کرے گا فرمایا کوئی مومن ایسا
نہیں ہے کہ کوئی کام ان کاموں میں سے حاصل کرے اور وہ کام اس کا ہاتھ پکڑ کر
جنت میں داخل نہ کرے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد صدقہ نکالو اس واسطے کہ صدقہ
پر کو دکر بلا نہیں آتی اسکو بیہقی نے مرفوع بھی روایت کیا ہے۔ اور حضرت انس پر
موقوف کرکر بھی اور شاید کہ موقوف بہ نسبت مرفوع کے زیادہ مشابہ بالصواب ہے

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم صدقہ کرو اس واسطے کہ صدقہ تمہارے لئے آگ سے چھٹکارہ 69
ہے اسکو بیہقی نے حارث بن عمیر کے طریق سے بواسطہ حمید کے حضرت انس سے
روایت کیا ہے۔

اور حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا پر وحی نازل فرمائی تھی
پانچ باتوں کی کہ اون پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اونپر عمل کرنے کا حکم
کریں اونکو بیان فرمایا یہاں تک کہ فرمایا اور میں تمکو صدقہ کا حکم کرتا ہوں اور اسکی
مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کو دشمن نے قید کرکر اوس کے ہاتھ گردن سے باندھ
دیئے اور اسکی گردن مارنے کے لیے اوسکو قریب کیا تو اوس آدمی نے کہا کیا تم
لوگ چاہتے ہو کہ میں تمکو اپنی جان کا فدیہ دیدوں اور سب زر بہت دینے لگا حتے
کہ اوس نے اپنی جان کو بچا لیا آخر حدیث تک بیان فرمایا اسکو ترمذی نے روایت
کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور ابن خزیمہ نے انہی لفظوں سے روایت کیا ہے اور

ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط شیخین پر صحیح کہا ہے اور یہ حدیث پوری نماز میں ادہر ادہر دیکھنے کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

اور حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو عمرہ حدیبیہ کے حاضرین میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش اخلاقی سبب بڑہوتری کا ہے اور بداخلاقی نحوست ہے اور سلوک (والدین و اقرباء کے ساتھ) عمر کی زیادتی یعنی نتائج عمر کی افزونی کا باعث ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو بجھاتا ہے اور بُری موت سے بچاؤ ہے۔ اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے مگر اسکی سند میں ایک آدمی کا نام نہیں بیان کیا اور ابوداؤد نے بھی اس میں سے کچھ بیان کیا ہے۔

اور حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا صدقہ کرنا عمر میں زیادتی کرتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے اور اس (کی برکت) سے اللہ تعالیٰ اوس شخص میں سے تکبر اور فخر کو نکال دیتا ہے
۷۰ اسکو طبرانی نے بطریق کثیر بن عبد اللہ بواسطہ اون کے باپ عبد اللہ کے اونکے دادا عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے اور ابن خزیمہ نے کچھہ اس سے مضمون متغیر کو صحیح کہا ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ اعمال بھی باہمی فخر کریں گے صدقہ کہے گا میں تم سب میں افضل ہوں اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ شرط شیخین پر صحیح ہے۔

اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے دست مبارک میں عصا تہا اور ایک آدمی نے (مسجد شریف میں) چھوہاروں کا ایک خوشہ مسکینوں کے لیئے لٹکا دیا تہا آپ اوس خوشہ کو لکڑی سے ٹہوکے مارنے لگے اور فرمانے لگے اس صدقہ والا اگر چاہتا اس سے اچھا تصدق کرتا قیامت کے دن اس صدقہ والا ردی ہی کہاوے گا اسکو نسائی نے

روایت کیا ہے لفظ انہی کے ہیں اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ایک اور حدیث میں روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حرام مال جمع کیا پھر اوس میں سے تصدق کیا اوسکو اوس میں کچھ اجر نہ ملیگا اور اوس کا وبال اوس پر رہے گا۔ اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے بروایت دراج بواسطہ ابن حجیرہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد غنیٰ باقی رہے اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کی عیالداری کرتے ہو اول اونپر خرچ کرنا شروع کیا کرو تمھاری عورت کہنے لگی گی مجھپر خرچ کر یا مجھکو طلاق دے اور تمھارا غلام مملوک
۱۷ کہے گا یا مجھکو خرچ دے یا مجھکو بیچدو اور تمھاری اولاد کہے گی کہ ہم کو کس کے سپرد کرتے ہو اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور شاید عورت وغیرہ کا قصہ کلام ابو ہریرہ کا ہے حدیث کی عبارت میں مل گیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اونہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا تنگدست اور اپنی عیال سے دینا شروع کرو اسکو ابو داؤد اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہموں سے بڑھ گیا۔ ایک آدمی عرض کیا یہ کیونکر یارسول اللہ۔ فرمایا ایک آدمی ہے کہ اوس کے پاس بہت سے مال ہیں اوس نے اپنے فالتو مالوں میں سے لاکھ درہم لیکر خیرات کر دیئے اور ایک آدمی ہے کہ اوس کے پاس کل دو ہی درہم ہیں اون ہی میں سے ایک درہم لیکر خیرات کر دیا

(تو ظاہر ہے کہ اسکا ایک درہم اوس کے لاکہہ سے بڑھ جائے گا) اسکو نسائی نے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور لفظ ابن حبان کے ہیں اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور شرط مسلم پر صحیح کہا ہے۔

اور حضرت ام بجید رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اگر تم سوائے جلے ہوئے کُھر کے اور کچھ نہ پاؤ تو اُسیکو مسکین کے ہاتھ میں دیدو اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اپنی ایک روایت میں یہ اور زیادہ کیا ہے کہ اپنے سائل کو واپس مت کرا گرچہ ایک کھر ہی سہی۔ اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے اور ترمذی نے اِس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

اور حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک عابد نے عبادت کرنی اختیار کی۔ اور اپنے صومعہ میں ساٹھ برس عبادت کی (تو ایک روز) زمین پر بارش ہوئی اور سبزہ اُگ آیا راہب نے اپنے صومعہ سے جہانک کر دیکھا تو کہنے لگا کہ اگر میں نیچے اوترکر اللہ کو یاد کرتا تو خیر و برکت زیادہ ملتی (یہ سوچ کر وہ) اوترا آیا ایک یا دو روٹی لیکر زمین میں رہتے ہوئے اوسکی ایک عورت سے ملاقات ہوئی وہ دونوں باتیں کرنے لگے حتی کہ اوس سے زنا کیا پہر بیہوش ہوگیا پہر حوض میں غسل کرنے کو اوتر گیا ایک سائل آیا اوسکو اشارہ کیا کہ وہ دونوں روٹیاں لے لے پہر مر گیا تو اوسکی عبادت ساٹھہ برس کی اوس کے ایک زنا کے ساتہہ تولی گئی تو زنا بھاری رہا پہر وہ ایک دو روٹیاں ملاکر تولا گیا تو نیکیاں بڑھ گئیں۔ اوسکی بخشش ہوگئی اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کو بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ پر موقوف کر کر روایت کیا ہے اوس کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک راہب نے اپنے صومعہ میں ساٹھ برس عبادت کی تہی ایک عورت اوس عابد کے ایک جانب میں اوتری وہ راہب بھی (اپنے صومعہ سے) اوترآیا اور چہ رات اوس سے جماع کیا پہر نادم ہوکر بہاگا ایک مسجد میں آکر تین روز ٹہیرا کچھ نہیں کھایا تہا۔ تب اوس کے پاس ایک روٹی آئی اوسکو توڑ کر اپنے داہنے

۷۴

جانب والے آدمی کو آدہی روٹی دی اور بائیں جانب والے کو دوسری آدہی دی پس اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بہیجا انہوں نے اوسکی روح قبض کر لیا۔ پہر وہ ساٹھہ سال کی عبادت کو ایک پلڑے میں رکہا اور وہ چہہ دن کا زنا کرنا ایک پلڑے میں تو چہہ دن کے زنا کا پلڑا جہک گیا۔ پہر وہ روٹی بہی رکہدی گئی تو وہ روٹی والا پلڑا جہک گیا۔

اور حضرت مغیرہ بن عبداللہ جعفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ میں سے ایک صاحب کی خدمت میں بیٹھے اونکو خصفہ بن خصفہ کہتے تہے وہ ایک موٹے آدمی کی طرف دیکہنے لگے میں نے عرض کیا آپ اوسکی طرف کیا دیکہتے ہیں کہنے لگے مجکو ایک حدیث یاد آئی جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تہا میں نے سنا آپ فرماتے تہے تم جانتے ہو پہلوان کون ہوتا ہے ہم نے عرض کیا جو آدمی دوسرے آدمی کو بچہاڑ دے فرمایا کامل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے قابو میں رہے فرمایا تم جانتے ہو کون بے اولاد ہے۔ عرض کیا بے اولاد وہ شخص ہے جس کے اولاد نہ ہو فرمایا بے اولاد وہ شخص ہے کہ اوس کے اولاد ہو اور اوس اولاد میں سے کسیکو ۷۴
آگے نہ بہیجا ہو (یعنی اوس کے سامنے کوئی نہ مرا ہو) فرمایا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے ہم نے عرض کیا جس کے پاس کوئی مال نہ ہو فرمایا مفلس پورا مفلس وہ ہے کہ اوس کے پاس مال ہو اور اوس میں سے کچہہ آگے نہ بہیجا ہو۔ اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند غور کے قابل ہے حافظ مصنف کتاب فرماتے ہیں انشاء اللہ کتاب اللباس میں فقیر پر لباس صدقہ کرنے کے باب میں اور حدیثیں آئیں گی۔

خفیہ صدقہ کرنے کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے سات آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اونکو اپنے سایہ میں رکہیں گے جس دن اون کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا منصف حاکم اور جوان کہ اوس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نشو ونما پایا ہو۔ اور وہ آدمی کہ اوس کا دل مسجدوں کے ساتہہ لگا رہتا ہو

اور وہ دو آدمی کہ اللہ کے بارہ میں باہمی محبت رکھتے ہوں اسی محبت کی بنا پر ملیں اور اسپر جدا ہوں اور وہ آدمی کہ اوسکو کسی عورت صاحب منصب اور جمال نے بلایا ہو تو اس نے کہدیا ہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں ۔ اور وہ آدمی کہ ایسا چھپا کر صدقہ کرے کہ اوس کا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا۔ اور وہ آدمی کہ تنہائی میں خدا کو یاد کر کر اوس کی دونوں آنکھیں بہہ پڑی ہوں اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے اسی طرح حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ہم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور امام مالک نے اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ یا ابو سعید سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے

اور حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جناب نے فرمایا کہ خفیہ صدقہ رب العزت تبارک وتعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اوس کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین ہیں اور شواہد میں اوس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

۴۷ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک کارگزاریاں بُری موت کا پرہیز ہے اور پوشیدہ صدقہ کرنا غضب پروردگار کو بجھاتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے اسکو طبرانی نے کبیر میں اسناد حسن سے روایت کیا ہے

اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اونکو اللہ دوست رکھتا ہے۔ اور تین شخص ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ خفا ہے جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے وہ یہ ہیں۔ ایک آدمی ایک قوم کے پاس آیا اور کچھ اللہ کے واسطے سوال کیا اور اپنی آپس کی قرابت کی بنا پر سوال نہیں کیا اون لوگوں نے اسکو منع کردیا۔ ایک آدمی نے اون کے پیچھے ہٹ کر اوسکو چپکے سے دیدیا کہ اوس کے عطیہ کا بجز اللہ تعالیٰ اور اوس شخص کے جسکو دیا ہے کوئی نہیں جانتا اور ایک قوم تمام رات چلی حتی کہ اونکو ہر اوس چیز سے کہ مقابل نیند کے کی جائے نیند زیادہ عزیز ہوگئی اور سبھوں نے سر ٹکا دیئے پس ایک کھڑا ہو گیا کہ میری چاپلوسی کرنے لگا

(باقی آئندہ)

اور میری آیات کو تلاوت کرنے لگا اور ایک آدمی ہے کہ ایک لشکر میں تھا۔ انہوں نے دشمن کا مقابلہ کرکے شکست پائی یہ شخص سینہ سپر ہو کر مقابل ہوا حتیٰ کہ قتل کیا گیا یا اللہ تعالیٰ نے اس کو فتح نصیب کی اور وہ تین آدمی کہ اللہ تعالیٰ اُن سے خفا ہے بوڑھا زانی اور فقیر متکبر اور امیر ظالم ہیں۔ اس کو ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے باتفاق عبارت روایت کیا ہے مگر ابن خزیمہ نے قوم کے منع کرنے کو نہیں ذکر کیا۔ اور نسائی اور ترمذی نے حوروں کے کلام کرنیکے باب میں نقل کیا ہے اور صحیح فرمایا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں تین محبت والوں کو بیان کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے

رشتہ داروں اور زوج پر صدقہ کرنے اور اُن کو غیروں پر مقدم رکھنے کی ترغیب

حضرت زینب ثقفیہ زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتوں کے گروہ صدقہ کرو اگرچہ زیوروں ہی سے ہو کہتی ہیں میں عبداللہ کے پاس واپس آئی اور کہا آپ ایک آدمی تنگدست ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم کیا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیے دریافت کیجئے اگر میرا آپ کو دینا کفایت کرے تو فبہا ورنہ میں دوسرے لوگوں پر خرچ کروں حضرت عبداللہ نے فرمایا تم ہی جاؤ پس میں چلی اتفاقاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر ایک انصاری عورت بھی موجود تھی اُس کی حاجت اور میری حاجت ایک ہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ہیبت واقع تھی (لہذا حاضر ہو کر سوال کرنیکی ہمت نہیں ہوتی)۔ پس حضرت بلال ہمارے پاس اندر سے تشریف لائے ہم نے عرض کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ دروازہ پر دو عورتیں آپ سے دریافت کرتی ہیں کہ ہم اگر اپنے شوہروں کو یا اُن یتیموں کو صدقہ دیں جو ہماری پرورش میں ہیں تو ہماری جانب سے کافی ہوگا یا نہیں اور یہ خبر نہ دینا کہ ہم کون ہیں کہتی ہیں حضرت بلالؓ نے اندر آپکی خدمت میں جاکر آپ سے دریافت کیا آپ نے اُن سے دریافت فرمایا وہ کون ہیں

حضرت بلال نے عرض کیا کہ ایک انصاری عورت ہے دوسری زینب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سی زینب حضرت بلال نے عرض کیا عبد اللہ بن مسعودؓ کی زوجہ، فرمایا ان دونوں کو ایک اجر قرابت کا ملے گا اور ایک صدقہ کا (ف) یہ حنفیہ کے نزدیک صدقہ نفل میں ہے فرضی میں جائز نہیں۔ اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور لفظ مسلم کے ہیں، اور حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے اور قرابت دار کو دینا دو ہیں صدقہ اور صلہ رحمی اس کو نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے، اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اور ابن خزیمہ نے دو صدقہ کا لفظ کہا ہے۔ اور حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ صدقات میں سے کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا ذی رحم باطنی دشمن کو دینا اسکو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے
۷۶ اور امام احمد کی اسناد حسن ہے اور حضرت ام کلثوم دختر عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقات میں سے ذی رحم باطنی دشمن کو دینا ہے اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح ہیں اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ف اقتو چیز کو اقربا کو دینے سے باوجود مانگنے کے بخل کرنے اور باوجود اقربا کے محتاج ہونے کے غیروں پر خیرات تقسیم کرنے سے ترہیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجکو حق کے ساتھ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہیں دیگا جو یتیم پر رحم کریگا اور اس کی یتیمی اور ضعف پر ترس کھائیگا اور اپنے پڑوسی پر اپنے فضائل کی بنا پر سربلندی نہ کریگا اور فرمایا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجکو حق کے ساتھ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا صدقہ

نہیں قبول کرے گا کہ اس کے قرابت دار اُس کے سلوک کے محتاج ہوں اور وہ غیروں پر صدقہ کرے اور اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نظر بھی نہیں کریگا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں اور ابو حاتم نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عامر اسلمی (متروک نہیں ہے) اور بہز بن حکیم اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں دادا کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ماں کے ساتھ پھر ماں کے ساتھ پھر ماں کے ساتھ پھر باپ کے ساتھ پھر زیادہ قریب اور زیادہ قریب کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی اپنے مولیٰ سے اُس کے فالتو مال میں سے جو اُس کے پاس موجود ہے مانگے اور وہ مولیٰ اُس کو نہ دے تو اُس کا وہ بچا ہوا مال جو اُس نے نہ دیا تھا قیامت کے دن اُس کے لئے ضرور گنجا سانپ کر کے بُلایا جائیگا (اور پھر وہ اس کو ڈسے گا) اس کو ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے لفظ ابو داؤد کے ہیں اور ترمذی نے حسن کہا ہے۔ اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ گنجے سانپ سے وہ سانپ مراد ہے ۷۷
جس کے زہر کی وجہ سے سر کے بال گر جائیں۔ (ف) مولیٰ سے ہو سکتا ہے کہ آقا، یا چچا زاد بھائی مراد ہو نیز احتمال ہے کہ آزاد کردہ غلام مراد ہو۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ذی رحم کسی ذی رحم کے پاس جائے اور خدا کے دئے مال میں سے جو ضرورت سے زاید مال اُس کے پاس موجود ہے وہ اُس سے مانگے اور وہ (نہ دے اور) بخل کرے تو قیامت کے روز شجاع نامی ایک سانپ منہ چلاتا ہوا آئے گا اور اُسکی گردن میں طوق کی طرح پڑ جائے گا۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں باسناد جیّد روایت کیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی شخص کے پاس اُس کا تنگدست چچا زاد بھائی فاضل مال میں سے کچھ مانگنے کیلئے آئے اور وہ (اُس کو نہ دے اور) انکار کرے تو قیامت کے روز اللہ پاک

اُس کو اپنے فضل سے محروم کردیں گے اس کو طبرانی نے اوسط اور کبیر میں غریب روایت کیا۔

قرض دینے کی ترغیب اور اسکی فضیلت کا بیان

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو کوئی شخص کسی کو دودھ والا جانور دُودھ پینے کیلئے (عاریۃً) دے یا روپیہ پیسہ قرض دے یا گلی کوچوں میں راستہ بتلائے تو اُسے ایک غلام آزاد کرنیکی برابر ثواب ملیگا۔ اس کو احمدؒ اور ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں اور انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک قرض (صدقہ کا ثواب رکھتا) ہے۔ اس کو طبرانی نے باسناد حسن اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ایک شخص جنّت میں داخل ہوا تو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ (کا ثواب) دس گنا اور قرض (کا ثواب) اٹھارہ گنا ہے۔ اس کو بیہقی اور طبرانی نے بروایت عتبہ بن حمید روایت کیا نیز بیہقی اور ابن ماجہ نے بروایت خالد بن یزید بن ابی مالک حضرت انس سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے لیلۃ الاسراء میں دروازہ جنّت پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ (کا ثواب) دس گنا اور قرض (کا) اٹھارہ گنا ہے الحدیث اور عتبہ بن حمید خالد بن یزید سے بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو ایک مرتبہ قرض دیتا ہے اُس کو دو دفعہ صدقہ کرنیکی برابر ثواب ملتا ہے۔ اس کو ابن ماجہ نے اور ابن حبّان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی تنگدست پر (دنیا میں) آسانی کریگا اللہ پاک اُسپر دنیا و آخرت میں آسانی کرینگے

(باقی آیندہ)

اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور مسلم ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے ایک آنیوالی حدیث کے ذیل میں روایت کیا۔

تنگدست پر آسانی کرنے مہلت دینے اور معاف کرنے کی ترغیب

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے ایک قرضدار سے مطالبہ کیا تو وہ چھپ گیا پھر جب ملا تو کہنے لگا کہ میں تنگدست ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا خدا کی قسم؟ اسنے کہا کہ ہاں خدا کی قسم۔ فرمانے لگے تو پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کو بھلا معلوم ہو کہ اللہ پاک اسکو روز قیامت کی سختیوں سے نجات دے تو اسکو چاہیئے کہ کسی تنگدست کو مہلت دے یا اسکو معاف کردے اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا اور طبرانی نے اوسط میں باسناد صحیح روایت کیا ہے اور اس کے الفاظ یہہ ہیں کہ جو شخص چاہے کہ اللہ پاک اسکو روز قیامت کی سختیوں سے نجات دے اور اپنے عرش ۷۹
کے سایہ میں جگہ دے تو اسکو چاہیئے کہ کسی تنگدست کو مہلت دے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی اُمتوں میں سے ایک شخص کی روح سے (مرنے کے بعد) فرشتے ملے اور اس سے کہنے لگے کہ کیا تو نے کچھ اچھے عمل کئے ہیں؟ اسنے کہا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ یاد کر کہنے لگا کہ جب میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے آدمیوں کو حکم کیا کرتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیں اور مالدار سے تخفیف کریں (چنانچہ یہ معاملہ اللہ پاک کے حضور میں پیش ہوا تو) اللہ پاک نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو۔

اسکو بخاری نے اپنی لفظوں سے روایت کیا نیز مسلم اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں حذیفہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مرنے کے بعد جنت میں داخل ہوا تو اوس سے دریافت کیا گیا کہ تو کیا عمل کیا کرتا تھا اسکو خود یاد آیا۔ یا یاد دلایا گیا۔ اور کہا کہ جب میں لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا او

دستاویز میں یا نقد میں تخفیف کیا کرتا تھا تو اسپر اسکی مغفرت کردی گئی اور بخاری ومسلم کی ایک روایت میں انہی حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ایک آدمی پہلی امتوں میں سے (جب مرنے لگا تو) اس کے پاس ملک الموت جان نکالنے کے لیے آیا تو اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے؟ اسنے کہا کہ میں نہیں جانتا پھر کہا گیا کہ غور کر تو کہنے لگا کہ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتا کہ میں لوگوں سے دنیا میں خرید فروخت کیا کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کردیا کرتا تھا۔ تو اللہ پاک جل شانہ نے اسکو (اس کی بدولت) جنت میں داخل کردیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک نے اپنے ایک مالدار بندے کو بلایا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تو نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ اور حضور نے فرمایا کہ اللہ پاک سے لوگ کوئی بات نہیں چھپا سکینگے (سب صاف صاف کہدیں گے)۔ تو اسنے عرض کیا کہ خدایا تو نے مجکو مال دیا تھا میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا تو میری عادت میں درگذر کرنا داخل تھا چنانچہ میں ۸۰
مالدار سے نرمی کیا کرتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس کے لیے تجھسے زیادہ سزاوار ہوں (جاؤ) میرے اس بندے کو چھوڑ دو۔

عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ ہم نے ایسے ہی اسکو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا ہے۔ ایسے ہی اسکو مسلم نے حذیفہ سے موقوفاً اور عقبہ وابو مسعود سے مرفوعاً روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے آدمی سے کہدیتا تھا کہ جب تو تنگدست کے پاس جائے تو اُس سے درگذر کرنا شاید اللہ جل شانہ (مرنے کے بعد) ہم سے درگذر فرمائے چنانچہ (مرنے کے بعد) جب اللہ کے حضور میں پیش ہوا تو اللہ پاک نے اس سے درگذر فرمایا۔ اسکو بخاری مسلم نسائی نے روایت کیا نسائی کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اور لوگوں کو روپیہ قرض

دیتا تہا تو اپنے آدمی سے کہدیتا تہا کہ جو آسانی سے ملے وصول کرو اور جو دشوار ہو چہوڑ دو اور درگذر کرو شاید اللہ پاک ہم سے درگذر فرمائے چنانچہ جب ہلاک ہوا تو اللہ پاک نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے اُس نے کہا کہ نہیں بجز اس کے کہ میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تہا اور میرا ایک غلام تہا جب میں اسکو تقاضا کرنے کے لیے بہیجتا تو اس سے کہدیتا تہا کہ جو آسانی سے ملے وصول کرلو اور جو دشوار ہو چہوڑ دو اور درگذر کرو شاید اللہ پاک ہم سے درگذر فرمائیں (یہ سنکر) اللہ پاک نے فرمایا کہ (جا) میں نے تجہسے درگذر کیا۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا (مرنے کے بعد) حساب کیا گیا تو اُس کے پاس کوئی نیکی نہ نکلی بجز اس کے کہ وہ مالدار تہا اور لوگوں سے مل جل کر رہتا تہا اور اپنے غلاموں کو حکم کرتا تہا کہ تنگدست سے درگذر کریں۔ تو اللہ پاک نے فرمایا کہ ہم اس کے تجہ سے زیادہ لائق ہیں اُس سے درگذر کرو۔ اسکو مسلم ترمذی نے روایت کیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے 81
سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی اس کے لیے ہر روز اس کے برابر صدقہ (کا ثواب) ہے۔ پہر میں نے آپ سے سُنا کہ آپ فرماتے تہے کہ جس نے تنگدست کو مہلت دی اُس کے لیے ہر روز اس سے دوگنا صدقہ (کا ثواب) ہے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے ایک مرتبہ آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جو کوئی تنگدست کو مہلت دے اُس کے لیے ہر روز اُس کے برابر صدقہ (کا ثواب) ہے پہر میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو کوئی تنگدست کو مہلت دے اس کے لئے ہر روز اس سے دوگنا صدقہ (کا ثواب) ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرض کی مدت ختم ہونے سے پیشتر تو ہر روز برابر کے صدقے کا ثواب ہے اور جب مدت ختم ہوگئی اور پہر مہلت دی تو دوگنا صدقہ کا ثواب ہے۔

اسکو حاکم نے روایت کیا ان کے راوی صحیح ہیں احتجاج کے لائق ہیں اور اسے کیا احمد نے بہی روایت کیا اور ابن ماجہ و حاکم نے مختصراً روایت کیا ہے کہ جس کسی نے تنگدست کو مہلت دی اسکے لیے ہر روز قرض کی مدت ختم ہونے سے پیشتر ایک صدقہ (کا ثواب) ہے اور جب

مدت ختم ہوگئی اور پھر مہلت دی تو اسکے لیئے ہر روز دوگنا صدقہ (کا ثواب) ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ علی شرط الشیخین صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی مسلمان پر سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں میں سے دور کرے گا اللہ پاک اسکی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائیں گے۔ اور جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اسپر آسانی فرمائیں گے اور جو کوئی کسی مسلمان کے عیوب کو چھپائیگا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کے عیوب کو چھپائیں گے اللہ پاک اپنے بندے کی امداد فرماتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ بندہ اپنے بھائی کی اعانت میں رہتا ہے۔

اسکو مسلم ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے تحسین کی نیز نسائی اور ابن ماجہ نے مختصراً روایت کیا اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح علی شرط الشیخین کہا۔

نیز ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس
۸۴ شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا کچھ اپنا حق چھوڑ دیا اللہ پاک اسکو قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ میں پناہ دیں گے۔ جبکہ سوائے خدا کے اور کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا اور حسن صحیح کہا

ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی دونوں آنکھوں پر انگلیاں رکھ کر کہا میرے ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اور دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ کر کہا کہ میرے ان کانوں نے سُنا ہے اور دل کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میرے اس دل نے یاد رکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے تنگدست کو مہلت دی یا کچھ اسپر تخفیف کی تو اللہ پاک اسکو قیامت کے روز اپنے سایہ میں رکھیں گے اسکو ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا لفظ حاکم کے ہیں اور حاکم نے اسے صحیح علی شرط مسلم کہا ہے اور طبرانی نے بسند حسن ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا کہ ابوالیسر نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حضور نے فرمایا سب سے پہلا شخص جو قیامت کے روز اللہ کے سایہ میں آئیگا وہ ہے جس نے تنگدست کو میسر آنے تک مہلت دی

(باقی آئندہ)

یا بطور صدقہ اپنا حق بالکل چھوڑ دیا اور کہدیا کہ جو کچھہ میرا تجہپر چاہے سب خدا کی واسطے صدقہ ہے اور کل کاغذ (تمسک) پہاڑ دیے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ میری دعا قبول ہو اور مصیبت دور ہو تو اسکو چاہیئے کسی تنگدست کی مصیبت دور کرے اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع معروف میں روایت کیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے تنگدست کو میسر آنے تک مہلت دی اللہ پاک اسکو گناہوں کی سزا میں توبہ کرنے تک مہلت دیں گے۔ اسکو ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے

حضرت ابن عباسؓ ہی سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس طرح اشارہ کرتے ہوئے۔ ابو عبدالرحمٰن راوی نے اپنے ہاتھ سے آڑ کر کے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتلایا مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ جس کسی نے تنگدست کو مہلت دی یا اسکو ۸۳
چھوڑ دیا اللہ پاک اسکو جہنم کی لپٹوں سے بچالیں گے اسکو احمد نے باسناد جید روایت کیا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع معروف میں ان لفظوں سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں یہ فرماتے ہوئے داخل ہوئے کہ تم میں سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ پاک اسکو جہنم کی لپٹوں سے بچائے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر شخص پسند کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اوسکو چھوڑ دیا اللہ پاک اوسکو جہنم کی لپٹ سے بچائیں گے۔

اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے مدیون کے اوپر سے کچھہ مصیبت قرض کی دور کی یا اسکو بالکل ہی چھوڑ دیا تو وہ قیامت کے روز عہد (خداوندی) کے سایہ میں ہوگا۔

اسکو بغوی نے شرح السنہ میں روایت کیا اور کہا کہ حدیث میں ہے اور اس کے مانند اول باب میں گذرا ہے۔

نیکی کے راستوں میں سخاوت کرنے اور خرچ کرنے کی ترغیب اور بخل کے طور پر جوڑنے جمع کرنے کی ترہیب۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز صبح کو جب اللہ کے بندے اُٹھتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں اور ایک ان میں سے کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل دے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ بخل کرنے والے کو بربادی دے۔

اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ سے روایت کیا کہ ایک فرشتہ جنت کے ایک دروازہ پر کہڑا ہوا کہتا ہے کہ جو آج قرض دیگا کل بدلا پائے گا۔ اور دوسرے دروازہ پر ایک اور فرشتہ کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل دے اور بخیل کو تباہی دے۔ اور طبرانی نے ابن حبان کی مانند روایت کیا صرف اتنا فرق ہے کہ اسمیں بجائے جنت کے دروازے کے آسمان کے دروازے مذکور ہیں۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے خرچ کریں تجھپر خرچ کرونگا اور حضور نے فرمایا کہ اللہ کے دونوں ہاتھ بہرے ہوئے ہیں شب وروز برابر خرچ کرنا ہی اسمیں سے کچھہ کم نہیں کرسکتا۔ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پاک نے جب سے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے کس قدر خرچ کیا؟ اور پہر اللہ پاک کے خزانہ میں کچھہ کمی نہیں آئی (آسمان وزمین کی آفرینش سے قبل) اللہ پاک کا عرش پانی پر تہا۔ اور اس کے ہاتہ میں ترازو ہے (جس طرح چاہتا ہے) جھکاتا ہے اور بلند کرتا ہے۔ اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا۔ ۸۴

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابن آدم! (ضرورت سے) زاید مال کو اگر تو خرچ کرے گا تو تیرے واسطے بہتر ہے اور اگر اسکو روکیگا (اور خرچ نہ کریگا) تو بُرا ہے اور بقدر حاجت ملامت نہیں کیجائے گی

اور (جب خرچ کرو تو) پہلے اپنے اہل وعیال سے شروع کرو اور (یاد رکھو) کہ اوپر والا یعنے دینے والا) ہاتھ بہتر ہے نیچے والے (یعنے لینے والے) ہاتھ سے
اسکو مسلم و ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ جب آفتاب نکلتا ہے تو دو فرشتے اس کے دونوں جانب (کھڑے ہوئے) دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! جو شخص خرچ کرے اسکو بدلہ دے اور جو بخل کرے اسپر تباہی لا
اسکو امام احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور حاکم نے بھی اسیطرح روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا اور بیہقی نے حاکم کے طریق سے روایت کیا اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو اس کے دونوں جانبوں پر دو فرشتے کھڑے ہوئے آواز دیتے ہیں جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق اس آواز کو سنتی ہے کہ اے لوگو! آؤ اپنے خدا کی طرف۔ کیونکہ جو مال تھوڑا مگر کافی ہے یقیناً بہتر ہے اس مال سے کہ جو زیادہ ہو اور (خدا سے) غافل کردے۔ اور ایسے ہی ۸۵
جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو دو فرشتے اسکی دونوں جانب آواز کے ساتھ دعا کرتے ہیں ثقلین کے علاوہ خدا کی تمام مخلوق اس آواز کو سنتی ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلا دے اور بخیل کو تباہی۔ اور اللہ پاک نے ان (دونوں مضمونوں) کی تائید میں قرآن کی آیتیں نازل کی ہے فرشتوں کے پہلے قول۔ "اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ" کے متعلق سورہ یونس میں ارشاد ہوتا ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (ترجمہ) اور اللہ (ملائکہ و رسل کے واسطے سے) دار السلام (جنت) کی طرف بلاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے سیدھا راستہ کی ہدایت کرتا ہے۔ اور فرشتوں کے دوسرے قول کی تائید میں ارشاد ہوتا ہے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى الی قولہ لِلْعُسْرٰى (ترجمہ) اور قسم ہے رات کی جبکہ وہ تاریک ہو جائے اور دن کی جبکہ وہ روشن ہو جائے اور (قسم ہے) اس ذات کی کہ جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا کہ یقیناً تمھاری کوششیں مختلف ہیں چنانچہ جس نے (خدا کی راہ میں مال) دیا اور پرہیزگاری

اختیار کی اور کلمۂ نیک (یعنے دین اسلام) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے سامان راحت کو آسان کر دیں گے اور جس شخص نے بخل کیا اور (خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور کلمۂ نیک کو جھٹلایا تو اس کے لیے ہم دشواری کا سامان مہیا کریں گے۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور سخی آدمی کی مثال ان دو (زرہ پوش) شخصوں کی سی ہے کہ جن کے بدن پر چھاتی سے لیکر ہنسلیوں تک دو آہنی زرہیں ہیں اب سخی تو جسقدر خرچ کرتا ہے اسکی زرہ اسی قدر پھیلتی ہے یا بڑھتی ہے (شک راوی) حتی کہ اس (کے تمام بدن) کو پوروں تک چھپا لیتی ہے اور اسی قدر بڑھتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو بھی مٹا دیتی ہے اور بخیل جسقدر خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے اسی قدر اسکی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چپٹا جاتا ہے وہ اسکو وسیع کرنا چاہتا ہے مگر وسیع نہیں ہوتی۔ اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا

(حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) جنہ اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو
۸۷ ڈھانک لے اسجگہ زرہ سے تشبیہ دی ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سخی جسقدر خرچ کرتا ہے اسکی زرہ (جس سے مراد اللہ کی نعمت ہے) بڑھتی اور پھیلتی ہے حتی کہ اس کے ہاتھ پیروں کے پوروں تک کو چھپا لیتی ہے اور بخیل جب کبھی خرچ کرنیکا ارادہ بھی کرتا ہے تو اسکی زرہ (مال ودولت) کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے وہ اسکو پھیلانا بھی چاہتا ہے مگر وہ نہیں پھیلتی (یعنے کبھی کبھی بخیل کچھ خرچ کرنا بھی چاہتا ہے تو مال کی محبت اسکو باز رکھتی ہے اور وہ خرچ نہیں کر سکتا) اور ایک روایت میں بجائے جنّہ کے جُبّہ کے الفاظ ہیں اب (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) سخی جسقدر خرچ کرتا ہے اسی قدر اللہ کی نعمتیں اسپر وسیع ہوتی اور بڑھتی ہیں حتی کہ اسکو پورا پورا ڈھانک لیتی ہیں اور بخیل جب کبھی خرچ کرنے کا ارادہ بھی کرتا ہے تو لالچ اور بخل اور گھٹنے کا خوف اسکو روکتا ہے بلکہ اس حرص وطمع کی بنا پر خواہش کرتا ہے کہ یہ مال اور بڑھ جائے لیکن مال تو اگرچہ بڑھتا ہے مگر جس چیز کے چھپانیکا وہ قصد کرتا ہے وہ نہیں چھپتی (یعنی حوائج ضروریہ شرعیہ طبعیہ کو بھی پورا نہیں کر سکتا اور مال ودولت کے حقیقی منافع سے بالکل محروم رہتا ہے) واللہ سبحانہ اعلم

حضرت قیس بن سبیع انصاری سے مروی ہے کہ ان کے بھائیوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے شکایت کی کہ تیس اپنے مال میں دل کہول کر فضول خرچی کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا
کہ یارسول اللہ میں اپنا کھجوروں کا حصہ لے لیتا ہوں اور پہر اسکو خدا کی راہ میں اور اپنے
ساتھیوں پر خرچ کرتا ہوں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر دست مبارک
(شاباشی کے طور پر) مارا اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ خرچ کرو خدا تمپر خرچ کرے گا چنانچہ
اسکے بعد جو میں خدا کے راہ میں (جہاد کے لیے) نکلا تہا تو میرے ہمراہ صرف ایک
سواری تہی اور آج میرے گہر کے آدمی بہت زیادہ اور بہت اچھی حالت میں ہیں۔

ف خدا کی راہ میں نیز دیگر صحیح مصارف میں خرچ کرنے سے اللہ پاک جان و مال میں
برکت اور ترقی فرماتے ہیں۔

اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور کہا کہ اس روایت میں سعید بن زیاد
ابو عاصم منفرد ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
۸۷ کہ دوست (اور ساتھی) تین قسم کے ہیں ایک تو وہ جو کہتے ہیں کہ قبر تک ہم تمہارے ساتھ
ہیں (یعنی دنیاوی دوست) دوسرا وہ دوست ہے جو کہتا ہے کہ جو کچھہ (خدا کی راہ میں)
دیدیا وہ تمہارا ہے اور جو رکھ لیا وہ تمہارا نہیں ہے یہ تمہارا مال ہے تیسرا وہ دوست ہے
جو کہتا ہے کہ میں تیرے ہمراہ ہوں جہاں بہی تو جائے آئے یہ عمل ہے۔

اسکو حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ بلا علت علی شرط الشیخین صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ بتلاؤ تم میں سے کون شخص ہے جسکو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہو
صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں سے ہر شخص اپنے مال کو اپنے وارث کے مال سے زیادہ
بہتر سمجہتا ہے آپ نے فرمایا کہ تو (یاد رکہو) تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے (مرنے سے پہلے)
خرچ کر لیا اور جو پیچھے باقی چھوڑا وہ ورثا کا ہے۔

اسکو بخاری و نسائی نے روایت کیا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت بلال کے پاس آئے ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر پڑا ہوا تھا حضور نے اسکو دیکھ کر دریافت فرمایا اے بلال! یہ کیا؟ بلال نے عرض کیا حضور یہ میں آپ کے مہمانوں کے واسطے جمع کر رکھتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا تم ڈرتے نہیں کہیں یہ مال تمہارے حق میں جہنم کی آگ کا دھواں نہ بن جائے اور طبرانی نے کبیر میں ان الفاظ سے روایت کیا تم ڈرتے نہیں کہیں اس مال کا دھواں نار جہنم میں نہ اٹھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے کھجوروں کا ایک ڈھیر حضور کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا اے بلال یہ کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ یہ میں نے آپ کے واسطے جوڑ رکھا ہے حضور نے ارشاد فرمایا تمہیں خوف نہیں کہیں یہ مال تمہارے حق میں جہنم کی آگ کا دھواں نہ بنا دیا جائے۔ اے بلال خرچ کرو اور مالک عرش کی بارگاہ سے فقر کا اندیشہ نہ کرو۔ اسکو ابویعلی نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں باسناد حسن روایت کیا۔

۸۸ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتی ہیں کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے اسماء) تم (اپنی تھیلی) کا منہ بند نہ کرو ورنہ تمہیر (خدا کی تھیلی کا) منہ بند کر دیا جائیگا اور (خوب) خرچ کرو اور حساب مت کرو ورنہ اللہ پاک تمکو حساب سے دینے لگیں گے اور جوڑ جوڑ کے مت رکھو ورنہ اللہ پاک تم سے (اپنی عطا) روک لیں گے۔

اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نے روایت کیا۔ حدیث میں انفحی او انضحی او انفقی کے الفاظ میں تینوں کے معنے خرچ کرنے کے ہیں۔ اور خطابی نے لا توکی کے معنے لا تدخری (مت جمع کرو) کئے ہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ تمہارے پاس جو کچھ مال و دولت ہے اسکو روک کر مت رکھو۔ ورنہ تمہارے رزق کی برکت منقطع ہو جائے گی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بلال! فقیر مرنا غنی ہو کر نہ مرنا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ کیسے میرے اختیار میں ہے حضور نے فرمایا کہ جو کچھ تمکو عطا کیا جائے اسکو چھپا کر مت رکھو اور جو کچھ تم سے مانگا جاوے اسکو منع نہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مجھ سے کیسے ہو سکتا ہے

حضور نے فرمایا کہ یا یہ (اختیار کرو) یا جہنم اسکو طبرانی نے کبیر میں اور ابو الشیخ ابن حیان نے کتاب الثواب میں روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا اور روایت حاکم کے ابتدا کے الفاظ یہ ہیں کہ خدا سے فقیر ہو کر ملنا غنی ہو کر نہ ملنا اور باقی اس طرح ہے۔

ف مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مستحقین سے مال کو چھپانے اور ان کے مانگنے پر بھی نہ دینے کی سزا جہنم میں داخل ہونا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو شخصوں کے سوا اور کسی پر حسد نہیں ایک وہ آدمی کہ جسکو خدا نے مال دے کر (حق کے راستے میں) خرچ کرنے کے لیے اسکو مقرر فرما دیا دوسرے وہ شخص ہے جسکو اللہ پاک نے (علم و) حکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور (لوگوں کو) تعلیم دیتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حسد صرف دو شخصوں کے حق میں ہے ایک وہ شخص جسکو اللہ پاک نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات کے متفرق اوقات میں اسکو نماز میں کھڑے ہو کر پڑھتا ہے اور ایک وہ آدمی جسکو اللہ پاک نے مال عطا فرمایا اور وہ اسکو دن رات کے متفرق اوقات میں خرچ کرتا ہے۔ ۸۹

اسکو امام بخاری ومسلم نے روایت کیا۔ (حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) حسد سے مراد غبط (رشک ہے) یعنے دوسرے کی مانند اپنے لیے نعمت کی خواہش اور تمنا کرنا اور اسمیں کچھ حرج نہیں اور اس کے لیے اسکی نیت مفید ہے۔ ہاں اگر اس دوسرے نے زوال نعمت کی اور اپنے لیے حصول کی تمنا کرنا حرام ہے اور یہی حسد مذموم ہے۔

طلحۃ بن یحیٰ اپنی دادی سعدی سے نقل کرتی ہیں وہ فرماتی تھیں کہ میں ایک روز طلحۃ یعنے ابن عبید اللہ کے پاس گئی تو میں نے انکی طبیعت پر کچھ گرانی دیکھی میں نے کہا کہ کیوں آپ کو کیا ہو گیا؟ کیا ہماری کسی بات نے آپ کو شک میں ڈال کر خفا کر دیا ہے کہنے لگے نہیں تم تو ایک مسلمان کے لیے بہترین زوجہ ہو لیکن میرے پاس مال بہت جمع ہو گیا اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں کہنے لگیں آپ کو مال کا کیا غم اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر تمام مال تقسیم کر دو (یہ سنکر غلام کو آواز دی) اور کہا کہ اے غلام (بلا) میری قوم کو

بلالا (چنانچہ جب مال تقسیم کیا جاچکا) تو میں نے خزانچی سے دریافت کیا کہ کسقدر مال تقسیم
کیا گیا کہا کہ چار لاکھ۔

اسکو طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

مالک دار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
ایک مرتبہ چار سو دینار (تقریباً ½۱۴ سو روپے) ایک تھیلی میں کرکے اور غلام سے
کہا کہ انکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لیجاؤ پھر گھر میں کسی کام میں لگ جانا اور کہنا کہ
امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انکو اپنی ضروریات میں صرف کیجئے کہنے لگے
اللہ پاک انکو اپنا قرب عطا فرمائیں اور ان پر رحم فرمائیں پھر کہا کہ او باندی یہاں آ اور یہ سات دینار
فلاں کے پاس لیجاؤ یہ پانچ فلاں کے پاس حتی کہ وہ سب اسی طرح خرچ کرڈالے جب غلام نے
واپس آکر حضرت عمرؓ کو یہ خبر دی تو حضرت عمرؓ نے اتنے ہی اور حضرت معاذ بن جبلؓ کیواسطے
شمار کر رکھے تھے اور کہا کہ انکو معاذ بن جبل کے پاس لیجاؤ تھوڑی دیر میں گھر میں کسی کام میں
۹۰ لگ جانا اور دیکھتے رہنا کہ وہ کیا کرتے ہیں غلام وہ روپے لیکر ان کے پاس گیا اور عرض کیا
کہ امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ انکو اپنی ضروریات میں صرف کیجئے فرمانے لگے اللہ پاک انکو اپنا
قرب عطا فرمائیں اور رحم کریں اور باندی یہاں آ اتنے فلاں کے گھر دے آ۔ اور اتنے فلاں کے
گھر اور اتنے فلاں کے گھر اتنے میں انکی بیوی آگئیں اور کہنے لگیں بخدا ہم بھی مسکین ہیں
ہم کو بھی دیجئے اور اس کپڑے میں صرف دو دینار بچ رہے تھے وہ دونوں انکی طرف
پھینک دیے۔ غلام حضرت عمرؓ کے پاس واپس آیا اور تمام قصہ سنا دیا تو اس سے بہت
خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اسکو طبرانی نے روایت کیا اس کے رواۃ مالک تک ثقہ ہیں لیکن مالک ابن دار کو
میں نہیں پہچانتا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس (بوقت وفات) سات دینار تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس انکو رکھدیا تھا
جب آپ بیمار ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا اے عائشہؓ ان دیناروں کو حضرت علی کے پاس بھیجدو

(باقی آئندہ)

صدقہ کردیں گے) پھر آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی اور حضرت عائشہ آپ کی حالت میں مشغول ہیں (اور دینار بھیجنے بھول گئیں) حتی کہ آپ نے کئی مرتبہ یہ فرمایا ہر مرتبہ آپ پر بیہوشی طاری ہوجاتی تھی اور حضرت عائشہ آپ کی حالت میں مشغول ہوجاتی تھیں (آخر) حضرت عائشہ نے اِن دیناروں کو حضرت علی کے پاس بھیجدیا اور انہوں نے وہ صدقہ کر دیئے پیر کی شب میں شام ہی سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سکرات الموت میں مبتلا ہوگئے تھے۔ لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کنبہ کی ایک عورت کے پاس چراغ بھیجا اور کہا کہ ہمارے چراغ میں اپنے کپے میں سے روغن ڈالکر بھیجدو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج شام سے سکرات الموت میں مبتلا ہیں (اور روشنی کی ضرورت ہے)

ف حدیث کے پہلے حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے رحلت مبارک کے وقت اپنے گھر میں مال کا وجود بھی گوارا نہیں فرمایا تاکہ مُتْ فقیرًا وَلَا تَمُتْ غَنِیًّا کا صحیح مصداق ہوجائے۔ دوسرے حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت نبوت اسباب معاشرت سے اسقدر خالی تھا کہ روشنی کے لیئے چراغ میں تیل بھی نہ تھا سبحان اللہ

91 اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اسکے راوی ثقہ ہیں صحاح میں قابل احتجاج ہیں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بروایت عائشہ بالمعنی روایت کیا۔

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک روز ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور اس روز انکو وظیفہ ملا تھا لونڈی ان کے ہمراہ تھی اسنے ان کے تمام ضروری کاموں کو پورا کرنا شروع کیا تو سات (درہم یا دینار) ان کے پاس بچ رہے حضرت ابو ذر نے اس سے کہا کہ ان کے پیسے لیلو میں نے کہا اگر آپ انکو کسی پیش آنے والی حاجت کیلیے یا کسی آنے والے مہمان کے لیے رکھ چھوڑتے تو اچھا تھا کہنے لگے میرے خلیل (سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھکو تاکید سے فرمایا ہے کہ جس سونے چاندی کو بند کرکر کہا جاوے گا وہ مالک کے حق میں جہنم کی آگ ہوجائیگا تاوقتیکہ اسکو اللہ کے راستے میں خرچ نکردے اسکو امام احمد نے روایت کیا رجال سند رجال صحیح ہیں نیز اسکو طبرانی نے اختصار کے ساتھ روایت کیا اس کے الفاظ یہ ہیں" میں نے حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جس شخص نے سونے چاندی کو روک کر رکھا اور اسکو خرچ نہ کیا تو وہ قیامت کے روز آگ کی چنگاری بنجائے گا اور اسسے اس شخص پر داغ لگائے جائیں گے یہ الفاظ طبرانی کے ہیں ان کے رجال سند بھی رجال صحیح ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین پرندے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کئے گئے انمیں سے ایک پرندہ آپ نے اپنی خادمہ کو دے دیا۔ جب اگلا روز ہوا تو وہ اسکو لیکر حضور کی خدمت میں آئی حضور نے فرمایا کیا میں نے تمکو کل کے واسطے کوئی چیز رکھنے سے منع نہیں کیا تہا کیونکہ کل کا رزق اللہ پاک خود دیں گے۔

اسکو ابویعلی اور بیہقی نے روایت کیا رواۃ ابویعلی کے ثقات ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نیز مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کچہہ نہیں چھوڑا کرتے تہے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے بروایت جعفر بن سلیمان ضبعی عن ثابت عنہ روایت کیا۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میرے پاس احد (پہاڑ) کے برابر سونا ہو اور میں تیسرے روز کی صبح تک زندہ رہوں اور میرے پاس انمیں سے کچہہ بہی باقی رہے بجز اس حصے کے جسکو میں قرض کے لئے رکھوں۔ ۹۲

اسکو بزار نے بروایت عطیہ عن ابی سعید روایت کیا۔ یہہ اسناد حسن ہے اور اسکے شواہد بھی ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجہہ سے حضرت ابوذر نے کہا کہ اے میرے بھتیجے میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑے ہوئے آپکے ہمراہ تہا آپنے فرمایا اے ابوذر! میں نہیں چاہتا کہ میرے پاس احد کی برابر سونا چاندی ہو اور میں اوسکو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا رہوں اور جس روز میں مروں تو اوسمیں سے ایک قیراط بھی باقی رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک قنطار آپنے فرمایا میں تو کمی کی طرف جاتا ہوں اور تم زیادتی کی طرف میں آخرت کا قصد کرتا ہوں اور تم دنیا کا آپنے تین مرتبہ فرمایا ایک قیراط ایک قیراط ایک قیراط۔

ف۔ قیراط ایک مثقال کا بیسواں حصہ ہوتا ہے اور قنطار مال کثیر کو کہتے ہیں

سکو بزار نے باسناد حسن روایت کیا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نہیں چاہتا کہ احد اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سونا بنا دیا جائے اور میں اسکو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں اور جس روز میں مروں تو اسمیں سے دو دینار بھی میرے پاس بچیں ہاں اگر قرض ہو تو اس کے ادا کرنے کے لیئے دو دینار۔ اسکو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا اور اسناد امام احمد کی جید قوی ہے

حضرت قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ میں سعید بن مسعود کے پاس عیادت کے لیے گیا تو انہوں نے کہا میں نہیں جانتا ہوں کہ لوگ کیا کہتے ہیں لیکن (میرا مذہب تو یہ ہے) کاش کہ جو میرے صندوق میں ہے یہ انگارے ہوتے تو اچھا تھا جب وہ مرگئے تو لوگوں نے اس صندوق میں دیکھا تو ایک ہزار یا دو ہزار تھے اسکو طبرانی نے کبیر میں باسناد حسن روایت کیا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص مر گیا اور اسکو کفن
۹۳ مل سکا تو اسکو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا اس کے تہبند کی اندرونی تہ میں دیکھو لوگوں نے دیکھا تو ایک یا دو دینار پائے گئے آپ نے فرمایا کہ یہ (جہنم کی آگ کے) دو داغ ہیں ایک روایت میں ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا تو اسکے تہبند میں سے ایک دینار پایا گیا حضور نے ارشاد فرمایا یہ (جہنم کی آگ کا) ایک داغ ہے پھر ایک اور شخص کا اصحاب صفہ میں سے انتقال ہوا تو اس کے تہبند میں دو دینار پائے گئے آپ نے فرمایا یہ (جہنم کی آگ کے) دو داغ ہیں۔ اسکو امام احمد نے اور طبرانی نے چند طرق سے روایت کیا جنمیں سے بعض کے رواۃ ثقہ اور معتمد ہیں بجز شہر بن حوشب کے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص اہل صفہ میں سے مر گیا تو لوگوں نے اس کے شملہ (دستار کا پلو) میں دو دینار پائے لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ (جہنم کی آگ کے) دو داغ ہیں۔ اسکو امام احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سزا اور عذاب ان لوگوں کے حق میں اس وجہ سے تھا کہ یہ لوگ باوجودیکہ فقر اور تنگدستی کو ظاہر کرتے تھے اور جو صدقات آتے تھے فقراء کے ساتھ اسمیں شریک

ہوتے تھے اور پھر انہوں نے تال جوڑ رکھا تھا۔ واللہ اعلم

ف لہذا جو شخص اپنی حالت فقیروں کی سی رکھتا ہے اور اپنے کو فقیر کہتا ہے زکوٰۃ وصدقات کھاتا ہے اور پھر مال کو جوڑ کر رکھتا ہے اسکی یہی سزا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا پھر دوسرا لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو کیا کچھ (مال) چھوڑا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا تین دینار۔ تو آپ نے انگلی کا اشارہ کرکے فرمایا تین داغ ہیں (نار جہنم کے) الحدیث اسکو امام احمد نے باسناد جید روایت کیا اور یہ الفاظ انہی کے ہیں اور امام بخاری نے اس کی مانند اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک گاؤں والا جنگ خیبر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا تو دو دینار (مال غنیمت میں سے
94 اس کے حصے میں آئے اعرابی نے انکو لیکر اپنی عبا کے تہ میں کہا اور اسپر سلائی کرکے لپیٹ دیا (اتفاق سے) اعرابی مرگیا تو وہ دینار پائے گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا یہ (جہنم کی آگ کے) دو داغ ہیں۔
اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اسکی اسناد حسن ہے متابعات میں کچھ حرج نہیں۔

عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اسکی اجازت کے بعد صدقہ کرنیکی ترغیب اور اجازت نہ ہونیکی صورت میں صدقہ کرنیسے ترہیب

(۱) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ عورت بلا اپنے گھر کی بربادی کا ارادہ کیئے جب گھر کے کھانے میں سے کچھ خیر خیرات کردیتی ہے تو اسکو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو اس کے کھانے کا اور انہیں کی برابر خازن (یعنی محافظ) کو بھی ثواب ہوتا ہے اور ان میں سے

ایک کو اجر ملنا دوسرے کے اجر میں کمی بھی نہیں کرتا۔
یہ حدیث بخاری ومسلم نے روایت کی ہے۔ یہ الفاظ (مذکورہ) مسلم کے ہیں اور ابوداؤد ابن ماجہ ترمذی۔ نسائی نے بھی اور ابن حبان نے اپنی (کتاب) صحیح میں روایت کی ہے۔ اور بعض محدثین کے نزدیک خیر خیرات کے لفظ کی جگہ خرچ کرنے کا لفظ ہے۔
(۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کسی عورت کو شوہر کے گھر ہوتے ہوئے بلا اسکی اجازت (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور نہ یہ جائز ہے کہ شوہر کی بلا اجازت کسی (اجنبی) کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت دے یہ حدیث بخاری مسلم اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یوں بھی ہے کہ کسی نے ابوہریرہ رض سے یہ پوچھا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ خیر خیرات کرسکتی ہے (یعنی جائز ہے یا نہیں) فرمایا نہیں ہاں کھانے پینے کی چیزمیں سے اور ثواب (اس کا) دونوں کو ہوگا اور عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ شوہر کے روپے پیسے میں سے بلا اسکی اجازت کچھ خیرات کرے۔ رزین نے اپنی (کتاب) جامع میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ اگر شوہر نے بیوی کو اجازت دیدی تو ثواب دونوں کو ہوگا اور اگر عورت نے بلا اجازت خرچ کیا تو اس کا ثواب شوہر کو ہوگا اور عورت کو (بلا اجازت خرچ کرنے کا) گناہ ہوگا
(۳) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ کسی عورت کو اپنے شوہر کی بلا اجازت بخشش کرنی جائز نہیں ہے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے اور نسائی نے عمرو بن شعیب کی سند سے روایت کی ہے۔
(۴) اسمار رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے (حضرت سے) پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ میرے پاس اپنا مال تو کچھ بھی نہیں ہے سوائے اس کے کہ جو (میرے شوہر) زبیر ہی مجھے کچھ دے دیں تو کیا (ان کے دیے میں سے) میں خیر خیرات کرسکتی ہوں فرمایا (ہاں برابر) خیرات کرو اور (خیرات کرنے سے) ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ میاں

تمھیں دینے سے ہاتھ روک لیں گے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ عرض کیا کہ حضرت میرے پاس تو کچھ ہے نہیں سوائے اس کے کہ جو (میرے شوہر) میرے پاس لے آئیں تو کیا مجھے کچھ گناہ ہوگا۔ اگر اِن کے لائے میں سے میں کچھ خرچ کردوں فرمایا (نہیں) جتنا تم سے ہوسکے خرچ کردو اور دینے سے ہاتھ روکو ہی نہیں ورنہ اللہ میاں تمہیں دینے سے ہاتھ روک لیں گے۔ یہ حدیث بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۵) عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور نے یہ فرمایا تھا کہ جب عورت اپنے شوہر کے مال میں سے خیرات کرتی ہے تو اسکو بھی ثواب ہوتا ہے اور اسی کے برابر اس کے شوہر کو بھی۔ ایک کو ثواب ملنا دوسرے کے ثواب میں ذرا رکمی نہیں کرتا۔ شوہر کو کمانے کا ثواب ہوتا ہے عورت کو خرچ کرنے کا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ۹۰

(۶) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے حضور اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمارہے تھے کہ عورت اپنے شوہر کے مال میں سے بلا اسکی اجازت کوئی چیز خرچ نہ کرے کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ناج دانہ بھی کسیکو نہ دے فرمایا کہ ناج دانہ تو ہمارے اعلیٰ درجہ کے اموال میں سے ہے (ہاں معمولی روٹی وغیرہ دے دینا جسکی عادۃً شوہر کی طرف سے اجازت ہوتی ہے جائز ہے) یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

کھانا کھلانے پانی پلانے کی ترغیب اور ایسا نہ کرنے سے ترہیب

(۱) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ (میرے حق میں) اسلام کا کونسا کام بہتر ہے۔ فرمایا کھانا

کھلایا کرو اور سلام علیک کیا کرو جسے جانو اسے بھی اور جسے نہ جانو اسے بھی۔ یہ حدیث بخاری مسلم اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ جس وقت میں آپکو دیکھتا ہوں میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور میری آنکھوں میں ٹھنڈک پڑجاتی ہے اب آپ مجھ سے کل چیز (کی پیدائش) کو بیان فرمادیجئے فرمایا ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے میں نے کہا حضور مجھے کوئی ایسا عمل بھی بتلادیجئے کہ جب میں اسے کرلوں تو بس جنتی ہی ہو جاؤں فرمایا (غریبوں کو) کھانے کھلایا کرو۔ سلام سب کو کیا کرو۔ صلہ رحمی کیا کرو۔ رات کو اور لوگ سوتے ہوں تم (تہجد کی) نماز پڑھا کرو ایسا کروگے تو آرام کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے اور ابن حبان نے بھی اپنی (کتاب) صحیح میں لفظ ابن حبان ہی کے ہیں اور حاکم نے اسے روایت کرکے صحیح الاسناد کہا ہے۔

97 (۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ (خدائے) رحمٰن کی عبادت کیا کرو (غریبوں کو) کھانے کھلایا کرو سلام زیادہ کیا کرو جنتی ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کرکے کہا ہے کہ حسن صحیح ہے۔

(۴) انہیں عمر و رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں ایسے اعلیٰ درجہ کے بالاخانے ہیں کہ (بوجہ شفاف ہونے کے) ان کا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے۔ ابو مالک اشعری نے پوچھا کہ حضرت یہ ہیں کن لوگوں کے لیے فرمایا ایسوں کے لیے ہیں جو نرمی سے بولیں (غریبوں کو) کھانے کھلائیں لوگ سوتے ہوں وہ کھڑے تہجد پڑھتے ہوں۔ یہ حدیث طبرانی نے حسن سند کے ساتھ (اپنی کتاب) کبیر میں روایت کی ہے اور حاکم نے بھی روایت کی ہے اور یہ کہا ہے کہ بخاری مسلم کی شرط (صحیح) پر صحیح ہے۔

(۵) ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جنت میں ایسے بڑھیا بالاخانے ہیں کہ ان کا باہر اندر سے دیکھ لو اور اندر کا حصہ باہر سے دیکھ لو۔ یہ اللہ میاں نے ایسے آدمیوں کے لیے تیار کیئے ہیں جو کہانے کھلائیں سلام پھیلائیں لوگ راتوں کو سوئے ہُوئے ہوں وہ نمازیں پڑھیں یہ حدیث ابن حبان نے اپنی (کتاب) صحیح میں نقل کی ہے

(۶) حمزہ بن صہیب سے مروی ہے وہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کے والد فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ تم کہانے میں فضول خرچی کرتے ہو (کہ غریبوں کو کہلانے کا حق ادا نہیں کرتے) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے حضور فرماتے تہے کہ تم میں بہترین وہ ہیں جو (غریبوں کو) کھلانا کھلائیں۔ یہ حدیث ابو الشیخ بن حبان نے اپنی کتاب الثواب میں روایت کی ہے اسکی سند میں ایک راوی عبداللہ

۵۸ ابن محمد بن عقیل ہیں جنکا حال مجھے اِبتک معلوم نہیں (کہ معتبر ہیں یا غیر معتبر)

(۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (غریبوں کو) کھانا کھلانا سلام زیادہ کرنا لوگوں کو سوتے چھوڑ کر (تہجد کی) نماز پڑھنا (گناہوں کے لیے) کفارات ہیں۔ یہ حدیث حاکم نے روایت کرکے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے۔

(۸) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں اول مرتبہ تشریف لائے تو (آپ کو دیکھنے کے لیے) آپ کی طرف بہت لوگ دوڑے آئے اور انہیں حاضرین میں میں بھی تہا میں نے جسوقت آپ کا منور چہرہ دیکھ کر (آثار سعادت میں) غور وتامل کیا تو فوراً میرے دل نے یہ گواہی دی کہ یہ چہرہ جھوٹے کا کبھی نہیں ہوسکتا اور سب سے پہلی بات جو میں نے آپ سے سُنی وہ یہ تھی ... آپ نے فرمایا کہ اے لوگو سلام زیادہ کرنے کی عادت کرو (غریبوں کو) کھانے کھلاؤ رات کو لوگوں کے سونے کے وقت نمازیں پڑھا کرو

جنتی ہو جاؤ گے یعنی) سلامتی کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کر کے حدیث حسن صحیح کہا ہے ابن ماجہ اور حاکم نے بھی روایت کی ہے انہوں نے بخاری مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

(۹) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ غریب مسلمان کو کھانا کھلانا خدا کی رحمت ہونے کے اسباب میں سے ہے۔ یہ حدیث حاکم نے روایت کر کے اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے اِس سند سے متصل اور مرسل دونوں طرح نقل کی ہے مگر ان کے الفاظ یہ ہیں کہ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت ہونے کے اسباب میں سے ہے یہی حدیث ابو الشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں کہ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا جنتی ہونے کے اسباب میں سے ہے۔

(۱۰) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جس طرح کوئی (شوقین) آدمی اپنے بچھیرے یا بوتے کو پالتا اور موٹا تازہ کرتا ہے اسی طرح اللہ میاں تمہاری صدقہ کی ہوئی کھجور اور کھانے کے 99
لقمہ کو پالتا اور بڑھاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑھ بڑھ کر احد پہاڑ کی برابر ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔ یہ حدیث اور ابو برزہ کی بھی ایک حدیث پہلے کہیں آچکی ہے کہ بندہ روٹی کا ذرا سا ٹکڑا بھی صدقہ کرتا ہے تو وہ اللہ میاں کے ہاں بڑھ کر احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(۱۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ روٹی کے ایک لقمہ اور کھجور کے ایک گچھے کی وجہ سے یا اور ایسی کوئی چیز ہو جس سے کسی غریب کو فائدہ پہنچے اللہ میاں تین آدمیوں کو جنتی بنا دیتے ہیں اول تو وہ مرد جس نے اس کے دینے کے لیے کہا ہو دوسرے وہ عورت جس نے وہ تیار کی ہو تیسرے وہ خادم جس نے جا کر فقیر کو دیا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرما کر یہ بھی فرمایا تھا کہ شکر ہے اللہ میاں کا کہ جو ہمارے خادم لوگ کو بھی نہ بھولے (کہ اس کے ثواب کا بھی ذکر کیا) یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے (اپنی کسی کتاب میں) روایت کی ہے۔

(۱۲) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو ساٹھ برس سے اپنی خانقاہ میں اللہ کی عبادت کر رہا تھا اور (برسات میں) بارش ہوکر زمین خوب سرسبز ہو رہی تھی کہ یہ (اپنے دل میں) کہنے لگا کہ اگر میں خانقاہ سے باہر ذکر الٰہی کیا کروں تو مجھے اور زیادہ ثواب ہوگا چنانچہ یہ باہر آگیا اس کے پاس ایک یا دو روٹی بھی تھیں یہ باہر پھر ہی رہا تھا کہ اسے ایک عورت مل گئی اور آپس میں دونوں کی باتیں ہوتے ہوتے زنا کی نوبت آگئی اور زنا کے بعد اس پر بیہوشی ہوگئی پھر (ہوش آنے کے بعد) یہ نہانے کے لیے تالاب میں اترا اتنے میں اس کے پاس ایک فقیر آیا اور اس نے اشارے سے فقیر سے کہا کہ یہ دونوں روٹیاں تم لیلو اور جب ہی مرگیا پھر (درگاہ خداوندی میں) اسکی ساٹھ برس کی عبادت اس زنا سے تولی گئی تو زنا کا وزن نیکیوں سے بڑھا رہا پھر وہ ایک یا دو روٹی مع اسکی نیکیوں کے اس زنا سے تولی گئی تو نیکیوں کا وزن زیادہ ہوگیا اور اسی سے اسکی مغفرت ہوگئی

۱۰۰ یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔

(۱۳) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں گاؤں کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنتی بنادے آپ نے فرمایا کہ تم نے بات تو مختصر ہی کہی ہے مگر تمہارا سوال بہت لمبا چوڑا ہے خیر اب تم ایک غلام آزاد کردیا آزادی غلام میں حصہ لو اور اگر اتنی وسعت نہ ہو تو بھوکے کو کھلاؤ پیاسے کو پانی پلاؤ۔ یہ حدیث امام احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور بیہقی نے بھی یہ حدیث پوری انشاء اللہ باب عتق میں آئے گی۔

(۱۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا اور پیاس بھر پانی پلا دیا ایسے آدمی کو اللہ میاں دوزخ سے سات خندقوں کی دوری پر کردیں گے ہر دو خندقوں کے بیچ میں پانسو برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا یہ حدیث طبرانی

میں ابوالشیخ نے ثواب میں روایت کی ہے۔ حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے
کم نے اسکو صحیح الاسناد بھی کہا ہے۔

(۱۵) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تھا کہ سب سے افضل (اور اعلیٰ درجہ کا) صدقہ یہ ہے کہ کسی جاندار کا پیٹ بھر دو
حدیث ابوالشیخ نے ثواب میں روایت کی ہے اور بیہقی نے بھی یہ لفظ بیہقی کے ہیں
ان دونو موقعوں اور اصبہانی نے ہشام کے مؤذن زربی کی روایت سے انھوں نے
حضرت انس سے نقل کی ہے۔ ابوالشیخ اور اصبہانی کے لفظ یہ ہیں (انس) فرماتے ہیں
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضور فرماتے تھے کہ بھوکے
کا پیٹ بھر کر کھلانے سے بڑھکر کوئی بھی عمل نہیں ہے۔

(۱۶) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تھا کہ جس مومن نے کسی مومن کو بھوک بھر کھلا دیا اللہ میاں اس کھلانے والے کو
قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائیگا اور جس مومن نے پیاسے مومن کو پانی پلا دیا　۱۰۱
اللہ میاں قیامت کے دن (اعلیٰ درجہ کی) مہری شراب اسے پلائیگا اور جس مومن نے کسی
مومن کو بوجہ ننگے ہونے کے کپڑا پہنا دیا اللہ میاں اسے قیامت کے دن جنتی جوڑا پہنائیگا
یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے یہ لفظ بھی انہیں کے ہیں اور ابوداؤد نے بھی روایت
کی ہے اور ابوداؤد نے جن لفظوں سے روایت کی ہے وہ آگے آئے گی۔ ترمذی نے اسے
حدیث غریب کہا ہے اور ابوسعید پر موقوف کرکے بھی روایت کیا ہے اور صحیح بھی زیادہ تر
یہی ہے۔ یہی حدیث ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع المعروف میں ابن مسعود پر موقوف
کرکے نقل کی ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن بالکل ننگے بالکل
بھوکے بالکل پیاسے اور بہت ہی مصیبت زدہ پریشان (قبروں سے) اٹھائے جائیں
گے پھر جس کسی نے اللہ واسطے کسی کو کپڑا پہنایا ہوگا اسے اللہ میاں کپڑے پہنائیں گے
اور جس نے للہ کھانا کھلایا ہوگا اسے کھانا کھلائیں گے جس نے پانی پلایا ہوگا اسے پانی
پلائیں گے اور جس نے اور عمل اللہ واسطے کیا ہوگا اسے اللہ اس کا بدلہ دیں گے اور

جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے کسی کا قصور معاف کیا ہوگا اسکو اللہ معافی دیں گے
یہ حدیث ان (مذکورہ) لفظوں سے مرفوعاً بھی مروی ہوئی ہے۔

(۱۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے حضور فرماتے تھے کہ قیامت کے دن اللہ میاں (ایک بندے سے) فرمائیں گے کہ اے ابن آدم میں بیمار رہا تھا تو مجھے پوچھنے تک بھی نہ آیا بندہ عرض کرے گا الہی تمہیں پوچھنے میں کیسے آتا اور (تم بیمار ہی کیوں ہونے لگے تھے کیونکہ) تم تو دنیا بھر کے رب (اور مالک) ہو (تمہاری شان کے بیماری کہاں شایاں ہے) اللہ فرمائیں گے کہ تجھے اتنی خبر نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار رہا تھا اسے تو پوچھنے تک کو نہیں گیا یاد رکھ اگر تو اسکی بیمار پرسی کو چلا جاتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا (اور اسکی بیمار پرسی سے اسکی خوشی میری ہی خوشی ہوتی)۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مجھے تو نے کھانا نہیں دیا بندہ عرض کرے گا الہی میں تمہیں کھانا کیسے دیتا تم تو خدائے قادر ہو حکم ہوگا کہ تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا اسے تو نے ۱۰۲
کھانا نہیں دیا دیکھ اگر تو اُسے کھانا دے دیتا تو وہ کھانا اب تجھے یہاں ملجاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا یہ عرض کرے گا اے اللہ میں تمہیں کیسے کچھ پلاتا تم تو ساری دنیا کے پرورش کنندہ ہو فرمائیں گے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اسے تو نے نہیں پلایا۔ یقینی بات ہے کہ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو وہ پلایا ہوا اب میرے پاس تجھے یہاں ملجاتا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۸) انہیں ابوہریرہ سے یہ بھی مروی ہے فرماتے ہیں (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج تم میں سے کسکا روزہ ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرا روزہ ہے حضور نے (دوبارہ صحابہؓ) پوچھا کہ آج تم میں کسی نے کسی غریب محتاج کو کھانا کھلایا ہے اس کے جواب میں بھی حضرت صدیق ہی نے عرض کیا کہ ہاں میں نے کھانا کھلایا ہے حضور نے پھر سے پوچھا کہ آج تم میں سے کوئی جنازہ کیساتھ گیا تھا اس پر بھی ابوبکر ہی بولے کہ حضور میں جنازہ کے ساتھ

بھی گیا تھا حضور نے پھر فرمایا کہ تم میں سے آج کسی نے کسی مریض کی عیادت بھی کی ہے اس کا جواب بھی ابوبکرؓ ہی نے دیا کہ ہاں حضور اکرم میں نے آج عیادت بھی کی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اتنے خیر کے کام جس میں یا بھی کبھی جمع ہوں گے وہ ضرور ہی جنتی ہوگا۔ یہ حدیث ابن خزیمہ نے اپنی (کتاب) صحیح میں روایت کی ہے۔

(۱۹) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اعمال میں سب سے افضل کونسا عمل ہے فرمایا مومن کا دل خوش کر دینا (مثلاً) بھوکا ہو تو اس کا پیٹ بھر دینا اگر ننگا ہو تو کپڑا پہنا دینا یا اور کوئی حاجت روائی کر دینا۔ یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے اور ابوالشیخ نے ثواب میں ابن عمر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔ انہیں ابن عمر کی ایک روایت میں یوں ہے کہ اعمال میں سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کو مسلمان کا دل خوش کر دینا ہے یا اسکی تکلیف کو رفع کر دینا یا (پیٹ بھر کے) بھوک رفع کر دینا یا قرض سے سبکدوش کر دینا۔

(۲۰) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ۱۰۳
کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے کسی بھوکے مسلمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا تو اللہ میاں اسے جنت کے دروازوں میں سے ایسے دروازے سے داخل کریں گے کہ اس دروازے سے سوائے ایسے آدمی کے اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے۔

(۲۱) جعفر عبدی اور حسن (بصریؒ) سے مروی ہے دونوں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ میاں اپنے فرشتوں سے ایسے آدمیوں کے باعث فخر کرتے ہیں کہ جو اللہ کے (غریب) بندوں کو کھانے کھلاتے ہیں۔ ابوالشیخ نے یہ حدیث ثواب میں مرسل طریقہ سے روایت کی ہے۔

(۲۲) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ تینوں ہوں اس پر اللہ میاں اپنی رحمت پھیلا دیں گے اور جنت میں اسے داخل کر دیں گے ایک تو ضعیف (غریب) کے

ساتھ نرمی برتنا دوسرے والدین کے ساتھ شفقت برتنا۔ تیسرے مملوک (یعنی غلام) کے ساتھ احسان کرنا اور (ان تینوں کے علاوہ) تین چیزیں اور ہیں یہ جس میں ہوں گی اُس کو اللہ میاں اُس دن اپنے عرش کے سایہ میں رکھیں گے جس دن سوائے اُس کے سایہ کے اور کسی چیز کا سایہ ہی نہ ہوگا (وہ تین چیزیں یہ ہیں) اعضا میں تکلیف ہونے کی حالت میں وضو کرنا اور اندھیرے میں (ہر ائے نماز) مسجد جانا اور بھوکے کا پیٹ بھر دینا۔ اس حدیث میں سے امام ترمذی نے صرف پہلی ہی تین چیزیں روایت کی ہیں اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یہی حدیث ابوالشیخ نے ثواب میں اور ابوالقاسم اصبہانی نے پوری نقل کی ہے۔

(۲۳) علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں مجھے یہ بات کہ میں اپنے چند بھائی مسلمانوں کو دو چار سیر کھلانے پر جمع کر لوں اس سے زیادہ پسند ہے کہ بازار میں جا کر ایک غلام خرید دوں اور پھر اسے آزاد کر دوں (کیونکہ آزادی میں صرف ایک کا دل خوش کرنا ہے اور کھلانے میں کئی کا) یہ روایت ابوالشیخ نے ثواب میں موقوفاً نقل کی ہے

۱۰۴ (۲۴) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے یہ بات کہ میں اپنے ایک بھائی کو اللہ واسطے صرف ایک لقمہ کھلا دوں اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی غریب مسکین کو ایک چونی خیرات دیدوں علی ہذا القیاس اپنے بھائی کو للہ ایک چونی دے دینا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ کسی مسکین کو سو روپے دوں۔ یہ حدیث ابوالشیخ نے روایت کی ہے اور شاید یہ بھی پہلی کی طرح موقوف ہے۔

(۲۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ دو آدمی کہیں جنگل میں سفر کر رہے تھے انہیں سے ایک عابد (زاہد) تھا دوسرا رند گنہگار تھا۔ عابد کو اس قدر کی پیاس لگی کہ (مارے شدت پیاس کے) زمین پر گر پڑا اور وہ رند اسے دیکھے گیا کہ یہ لیٹا ہوا ہے (اور اس رند کے پاس پانی بھی تھا) پھر کہنے لگا کہ واللہ اگر یہ نیک بندہ میرے پاس پانی ہوتے ہوئے پیاسا مر گیا تو میرے لیے خدا کے ہاں کبھی کوئی صورت بھلائی (اور نجات) کی

نہیں ہوگی اور اگر میں نے اپنا پانی اسکو پلا دیا تو میں (پیاسا) مر جاؤں گا۔ پھر اس نے اللہ پر توکل کر کے کچھہ پانی تو اس پر چھڑکا (تاکہ ہوش آجائے) اور (ہوش آنے کے بعد) بچا ہوا اس کو پلا دیا۔ اِس نے (ہشیار ہوکر) اُٹھہ کے اپنا سفر طے کر لیا (پھر دونوں کا انتقال ہوگیا) اور حساب کے لیے اس رند کو اٹھایا گیا اور جب ہی اسکو دوزخ میں لیجانے کا حکم ہوگیا ابھی فرشتے اس کو لے ہی جا رہے تھے کہ اِس نے اُس عابد کو دیکھا اور اس سے کہا کہ اے فلانے کیا تو مجھے نہیں پہچانتا اُس نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں وہی تو ہوں کہ میں نے اس جنگل والے دن تجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھا تھا (کہ اپنے لیے پانی نہیں رکھا سب تجھے ہی پلا دیا) عابد نے کہا ہاں کیوں نہیں میں تجھے پہچانتا ہوں پھر یہ عابد فرشتوں سے کہنے لگا کہ ذرا ٹھیرو وہ ٹھیر گئے۔ عابد نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ الٰہی اس کا احسان میرے ذمہ ہونا تجھے خوب یاد ہے اور یہ بھی کہ اِس نے اپنی جان سے زیادہ مجھے کس طرح عزیز سمجھا تھا اے اللہ اسکو تو تم مجھے ہی ہبہ کردو (کہ میں جو چاہوں اسکو کروں) حکم ہوا کہ بس تو یہ تیرا ہی ہے چنانچہ وہ اُس رند کا ہاتھ ۱۰۵
پکڑکے لے گیا اور جنت میں پہنچا دیا (مولف کتاب فرماتے ہیں) میں نے ابوظلال سے پوچھا کہ کیا حدیث تم سے حضرت انس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے اور ابوظلال کا نام ھلال بن سوید یا ابن ابی سوید ہے۔ بخاری اور ابن حبان نے فقط انکو ثقہ بھی کہا ہے۔

(۲۶) ثابت بنانی سے مروی ہے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انس آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ جنتیوں میں سے ایک آدمی قیامت کے دن دوزخیوں کو جھانک کر دیکھے گا تو ان دوزخیوں میں سے ایک آدمی اسکو آواز دیگا اور یہ کہیگا کہ اے فلانے کیا مجھے پہچانتا ہے وہ کہیگا نہیں واللہ میں تجھے بالکل نہیں پہچانتا۔ کہ تو کون ہے دوزخی کہیگا میں وہی ہوں کہ دنیا میں تو میرے پاس کو چلا جا رہا تھا تو نے مجھ سے پینے کو پانی مانگا تو میں نے تجھے جب ہی پانی پلا دیا۔ جنتی کہے گا اب میں نے

تجھے پہچان لیا وہ کہے گا کہ اب تو میری خدا کے سامنے سفارش کردے چنانچہ یہ جناب الٰہی
میں التجا کرے گا اور (اپنا یہ سب حال) کہے گا کہ الٰہی میں نے دوزخ کو ذرا جھانکا تھا
تو دوزخیوں میں سے مجھے ایک نے آواز دی اور یہ کہا کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے میں نے
کہا نہیں واللہ میں بالکل نہیں پہچانتا کہ تو کون ہے کون تھیں اس نے کہا میں وہی
تو ہوں کہ دنیا میں تو میرے پاس سے گذرا تھا تو نے مجھ سے پینے کے لیے پانی مانگا میں نے
جب ہی تجھے پانی پلا دیا (اس صلہ کے بدلہ میں) اب تو اپنے خدا کے سامنے میری سعی
سفارش کردے سوائے میرے رب میری سفارش اس کے حق میں قبول فرمائیے
(اور اسکو دوزخ سے نجات دو) چنانچہ خدائے تعالیٰ اسکی سفارش قبول فرماکر حکم دے
دیں گے اور اسکو دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے (کچھ فرق سے)
روایت کی ہے ان کے لفظ یہ ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کی متعدد صفیں ہو
جائیں گی۔ پھر جنتیوں کا ان صفوں کے پاس کو گذر ہوگا ایک دوزخی جنتی کے
پاس کو جاتا ہوا اس سے کہے گا کہ اے فلانے کیا تجھے وہ دن یاد نہیں کہ تو نے ١٠٦
(مجھ سے) پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلا دیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ بس اس
سلوک کے باعث وہ اسکی سفارش کردے گا پھر ایک جنتی کا ایک دوزخی کے پاس
کو گذر ہوگا اور دوزخی جنتی سے کہے گا کہ کیا وہ دن تمہیں یاد نہیں ہے کہ میں نے
تمہیں وضو کو پانی دیا تھا چنانچہ اس پر یہ جنتی اسکی سفارش کرے گا پھر اور جنتی
کا گذر ہوگا اس سے بھی ایک دوزخی کہے گا کہ کیا تمہیں فلاں دن یاد نہیں کہ
مجھے تم نے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا تھا میں تمہارے کہنے سے گیا تھا پھر یہ
جنتی بھی اسکی سفارش کرے گا۔ اصبہانی نے یہ حدیث ابن ماجہ کی طرح روایت کی ہے

(۲۷) کدیر ضبی سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور یہ عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ جو مجھے جنت
میں پہنچا دے اور دوزخ سے بچا دے۔ حضور نے فرمایا کیا تجھے جنت و دوزخ ہی کے
فکر نے یہاں بھیجا ہے کہنے لگا ہاں حضور نے فرمایا کہ (اچھا) جب ہی تو انصاف

کی بات کہو اور اپنی ضرورت سے زائد بانٹتے رہو کہنے لگا حضور قسم ہے اللہ کی یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا نہ تو میں ہر وقت انصاف کی بات کہہ سکوں گا اور نہ حضرت میں اپنی ضرورت سے زائد کو بانٹ سکونگا (اسلیئے مجھ پر توکچھ آسانی ہونی چاہیئے) آپ نے فرمایا کہ (اچھا غریبوں کو) کھانا کھلایا کرو اور سلام علیک کرنے کی کثرت کیا کرو کہنے لگا کہ حضرت جی یہ بات بھی مشکل ہی ہے آپ نے پوچھا کہ تیرے ہاں اونٹ بھی ہیں۔کہا ہیں فرمایا تو بس اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ لیلو اور ایک مشک اور جن غریب آدمیوں کو بلا ایک دن بیچ دیے روزانہ پانی پینا نصیب نہیں ہوتا ان کو پانی پلایا کرو کیا عجب ہے کہ نہ اتنے تمہارا اونٹ مرے اور نہ مشک پھٹے کہ اس سے پہلے ہی پہلے تمہیں جنت ملجائے۔راوی کہتے ہیں (یہ سنکر) وہ دہقانی اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا چلا گیا اسکے بعد (رسول اللہ کی پیشین گوئی کے موافق) نہ ابھی اسکی مشک پھٹی تھی اور نہ اونٹ مرنے پایا تھا کہ وہ شہید ہو گیا۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے اور بیہقی نے بھی طبرانی کے راوی کدیر (راوی) تک صحیح کے راوی ہیں اور خزیمہ نے اپنی (کتاب) صحیح میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔ 107

اور یہ کہا ہے کہ اس حدیث کا کدیر سے ابو اسحٰق کا سننا میرے نزدیک ثابت نہیں ہوا۔حافظ صاحب (مولف کتاب) فرماتے ہیں کہ ابو اسحٰق کا کدیر سے سننا ثابت ہے لیکن یہ حدیث مرسل ہے ابن خزیمہ کو وہم ہو گیا ہے جو انہوں نے کدیر کو صحابی قرار دیا ہے اور اپنی کتاب میں انکی روایت بھی لائے ہیں کدیر (صحابی نہیں ہیں) تابعی شیعہ مذہب ہیں بخاری اور امام نسائی نے انپر بہت سے دے کی ہے ابو حاتم وغیرہ نے انکو راوی قرار دیا ہے اور ایک جماعت (علماء) نے انکو صحابہ میں شمار کیا ہے مگر یہ ان لوگوں کا وہم اور غلط ہے واللہ اعلم۔

(۲۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور یہ پوچھا کہ (حضور) ایسا عمل کونسا ہے جسکو کرنے سے میں جنتی ہو جاؤں آپ نے فرمایا کیا تم ایسے شہر میں رہتے ہو کہ جہاں دوسری جگہ سے پانی لایا جاتا ہے کہنے لگا ہاں فرمایا تو بس تم ایک نئی مشک خریدلو اور اس کے پرانی ہونے اور پھٹنے تک پانی پلاؤ بس یہ مشک پھٹنے نہیں پائے گی کہ تم جنت میں پہنچ جاؤ گے یہ حدیث

طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے اسکی سند کے راوی سوائے ایک یحییٰ حمانی کے سب ثقہ (اور معتبر) ہیں۔

(۲۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ عرض کیا کہ حضور میں اپنے حوض کے لیے پانی کھینچتا ہوں اور اپنے ہی اونٹوں کو پلانے کے لیے جب اسے بھر لیتا ہوں تو کسیوں کا اونٹ آجاتا ہے میں اُسے بھی پینے دیتا ہوں تو کیا اس میں مجھے کچھ ثواب ہوگا حضور نے فرمایا کہ ثواب تو ہر جاندار کو آرام پہنچانے میں ہے (خواہ آدمی یا حیوان ہو) یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے اور اس کے راوی ثقہ (معتبر) مشہور ہیں۔

(۳۰) محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ سراقہ بن جعشم نے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ میرے (اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے) حوض پر کسی کا کھویا ہوا اونٹ آجاتا ہے تو میں اگر اسے پانی پلادوں تو کیا مجھے اس میں کچھ ثواب ہوگا۔ فرمایا پلادیا کرو ہر جاندار کی خدمت کرنے میں اجر ہے۔ یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بھی ۱۰۸

(۳۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک آدمی چلا جا رہا تھا راستہ میں گرمی (اور پیاس) اسے بہت معلوم ہوئی تو اسے ایک باؤلی مل گئی اس میں اتر کر اس نے پانی پیا اور باہر آکر کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے گیلی مٹی کھا رہا ہے یہ آدمی (اپنے دل میں) کہنے لگا کہ پیاس کے مارے اس کتے کی بھی وہی حالت ہو رہی ہے جو میری ہوگئی تھی چنانچہ یہ پھر باؤلی میں اترا اور (برتن پاس نہ ہونے کی وجہ سے) اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا اور اس کتے کو پلادیا اور اللہ کا شکر ادا کیا (کہ اس نے ایک کار خیر کرادیا ہے) پھر اس کا انتقال ہوگیا تو اسی سے اسکی مغفرت ہوگئی اس پر صحابہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا ان چوپاؤں کی خدمت کرنے میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے فرمایا کہ ہر جاندار کی خدمت کرنے میں ثواب ہے۔ یہ حدیث امام مالک بخاری مسلم ابوداؤد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے مگر ابن حبان نے اتنا اور کہا ہے کہ اس نے اللہ کا

شکر کیا تو اللہ نے اسے جنت میں پہنچا دیا۔

(۳۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب آدمی کو اس کے مرنے کے بعد قبر میں بھی ہوتا رہتا ہے ایک تو علم دین کہ کسی کو پڑھا دیا ہو یا کوئی نہر کھدوادی ہو۔ یا کنواں کھدوا دیا اور بنوا دیا ہو۔ یا کوئی پھلدار درخت لگا دیا ہو۔ یا مسجد بنوادی ہو یا قرآن شریف ورثہ ترکہ میں چھوڑ گیا ہو یا ایسی نیک اولاد چھوڑ گیا ہو جو اس کے لیے (اس کے مرنے کے بعد) استغفار کرے یہ حدیث بزار نے اور حلیہ میں نعیم نے روایت کی ہے اور قتادہ کی سند سے اس کو غریب بھی کہا ہے کیونکہ عزرمی سے صرف ابونعیم نے روایت کی ہے (حافظ صاحب مؤلف کتاب فرماتے ہیں) پہلے یہ بیان ہو چکا ہے کہ یہی حدیث ابوہریرہ کی حسن سند کے ساتھ ابن ماجہ نے بھی ذکر کی ہے لیکن انہوں نے پھلدار درخت لگانے اور کنواں کھدوانے کا ذکر نہیں کیا ان دونوں کی جگہ صدقہ اور مسافر خانہ کا ذکر کیا ہے یہی حدیث ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح میں ذکر کی ہے اس میں قرآن شریف کا ذکر نہیں نہر جاری کرنے کا ذکر ہے۔ ۱۰۹

(۳۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ ثواب زیادہ ہونے کے لحاظ سے پانی پلانے کی صورت کرنے سے بڑھکر کوئی صدقہ نہیں ہے۔ یہ حدیث بیہقی نے روایت کی ہے۔

(۳۴) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور (اپنے کو ثواب ملنے کے لئے) وصیت کچھ کی نہیں تو کیا انکو نفع پہنچیگا اگر میں انکی طرف سے کچھ صدقہ کر دوں حضور نے فرمایا بیشک اور پانی کی کوئی صورت کر دینی اپنے ذمہ لازم کر لو یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے۔

(۳۵) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے آپ مجھے یہ بتلا دیجئے کہ سب سے افضل کونسا صدقہ ہے (تاکہ میں ان کے لیے وہی کر دوں) حضور نے فرمایا پانی (کی سبیل وغیرہ کی

صورت کردینی افضل ہے) چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوا دیا اور یہ کہدیا کہ اس کا ثواب سعد کی والدہ کو ہوتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے یہ مذکور الفاظ بھی ابوداؤد ہی کے ہیں ابن ماجہ نے بھی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے مگر اسکی صحت میں تردد ظاہر کیا ہے۔ ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں (سعد کہتے ہیں) میں نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صدقہ کونسا افضل ہے فرمایا پانی پلانا۔ حافظ علی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ سب محدثین کے نزدیک منقطع الاسناد ہے اس لیے کہ سب راویوں نے سعید بن المسیب کے واسطہ سے حضرت سعد بن عبادہ سے نقل کی ہے اور سعید کی سعد سے ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ سعد رضی اللہ عنہ کی وفات سنہ ۱۵ھ اور بقول بعض سنہ ۱۱ھ میں ہوگئی تھی اور سعید بن المسیب کی پیدائش سنہ ۱۵ھ کی ہے (تو ملاقات کا کیا امکان ہے) یہی حدیث ابوداؤد نے اور نسائی وغیرہ نے حسن (البصری) کے واسطہ سے حضرت سعد سے روایت کی ہے لیکن حسن (البصری) کی سعد سے ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ حسن (البصری)
۱۱۰ کی پیدائش سنہ ۲۱ھ کی ہے۔

(۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کسی نے کوئی کنواں کھدوایا تو جو جاندار بھی اس کا پانی پیئے گا خواہ جن ہو یا آدمی پرند ہو یا کچھ اور قیامت کے دن اللہ میاں اسکو (اس پانی کا) ضرور اجر دیں گے یہ حدیث امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

(۳۷) علی بن حسن بن شقیق سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن المبارک سے سنا ہے میرے سامنے ان سے ایک آدمی نے یہ ذکر کیا تھا کہ اے ابو عبدالرحمن (یہ ابن المبارک کی کنیت ہے) میرے گھٹنے میں سات برس سے ایک پھوڑا ہو رہا ہے اور میں طرح طرح کے علاج بھی کر چکا ہوں دنیا بھر کے طبیبوں سے (اسکی دوا) پوچھ چکا ہوں مگر آرام مجھے کہیں سے نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا کہ اب تم جاؤ اور کنواں بننے کا کہیں موقع تلاش کرو کہ جہاں لوگوں کو پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہو وہاں کنواں بنوا دو مجھے امید ہے کہ وہاں (کنویں کا) چشمہ جاری ہونے سے یہ تمہارے بدن سے خون (کا

شمہ عینا) بنا ہو جائیگا اس آدمی نے ایسا ہی کیا تو اسے فوراً آرام ہوگیا یہ روایت بیہقی نے نقل کر کے کہا ہے کہ اسی کے قریب قریب ہمارے استاد حاکم ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ کی کایت بھی ہے کہ ان کے چہرہ میں زخم ہوگیا تھا انہوں نے بہی قسم قسم کے علاج کیے کہیں سے رام نہیں ہوا اور سال بہر کے قریب اس تکلیف میں رہے پہر استاد امام عثمان صابونی سے یہ درخواست کی کہ جناب میرے لیے جمعہ کے دن خاص اپنے حلقہ میں دعا فرما دیں تانچہ انہوں نے دعا کی اور بہت سے آدمیوں نے دعا پر آمین کہی جب دوسرا جمعہ ہوا تو ایک ورت نے مجلس ہی کے اندر ایک رقعہ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا۔

کہ میں نے (یہاں سے) اپنے گھر جا کر حاکم ابو عبد اللہ کے لیے آج رات کو بہت ہی کوشش (اور عجز و انکساری) کے ساتھ دعا کی تھی پہر (دعا کرنے کے بعد میری آنکھ لگ گئی تو) میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ گویا مجھ سے آپ یہ فرما رہے ہیں کہ تم (نے جس کے لیے دعا کی ہے یعنی)

111 ابو عبد اللہ سے یہ کہدو کہ وہ مسلمانوں کو با فراغت پانی ملنے کی صورت کر دیں (اللہ چاہے آرام ہو جائے گا)

(راوی) کہتے ہیں پہر وہ رقعہ میں حاکم کے پاس لے گیا اور انہوں نے اپنے ہی مکان کے ا منے ایک سبیل تیار ہونیکا حکم دے دیا اور جسوقت راج مزدور بنا چکے فوراً پانی بہرا کر اس میں برف ڈلوا دی اور لوگوں نے پینا شروع کر دیا۔ ابہی ایک ہفتہ بہی نہیں گذرا تہا کہ آرام ہونا شروع ہوگیا اور جب ہی وہ سب زخم جاتے رہے چہرہ پر پہلے سے زیادہ ب رونق آگئی اور اس کے بعد کئی سال زندہ رہے۔

فصل

(۳۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (دنیا میں) تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ میاں آنسے (بوجہ انپر غصہ ہونے کے) بات تک نہیں کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے نہ انکو (گناہوں سے) پاک صاف کریں گے اور انکو نہایت ہی شدید عذاب ہوگا (وہ تین

آدمی یہ ہیں) ایک تو وہ کہ کسی جنگل میں اس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی تہا وہ اسنے ایک مسافر کو (باوجود ضرورت ہونے کے) نہیں دیا ایک روایت میں (اسی موقع پر) اتنا زیادہ ہے کہ (قیامت کے دن) اللہ میاں اس سے یوں فرمائیں گے کہ آج میں بھی تجھ سے اپنا فضل و کرم اس طرح روکوں گا کہ جس طرح تو نے اپنی ضرورت سے (زائد) ایسی چیز کو روکا تہا کہ جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی بھی نہیں تہی۔ یہ حدیث بخاری مسلم ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور یہ حدیث پوری انشاء اللہ آگے آئے گی۔

(۳۹) ایک عورت بہیسہ نامی سے مروی ہے اپنے والد سے روایت کرتی ہیں فرماتی ہیں میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور کے ننگے بدن کا انہوں نے بوسہ لیا آپ سے معانقہ کیا پہر یہ پوچھا کہ یا نبی اللہ بہلا ایسی چیز کونسی ہے جس کا نہ دینا جائز ہی نہیں ہے۔ (یعنی دینا ہی ضروری ہے) فرمایا پانی (جو اپنی ضرورت سے آدمی کے پاس بچا ہوا ہو۔ والد نے دوبارہ بہی سوال کیا کہ یا نبی اللہ بہلا ایسی چیز کونسی ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں ہے فرمایا نمک انہوں نے پہر کہا یا نبی اللہ ایسی چیز کونسی ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں ہے (اس پر حضور نے ایک جامع جواب یہ دیا) فرمایا کہ میاں تم جو بہی اچھا کام کروگے تمہارے حق میں اچھا ہی ہوگا (ایک ایک گننے سے کیا نتیجہ) یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ 112

(۴۰) حضور کے صحابہ مہاجرین میں سے ایک شخص ہیں ان سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین غزووں میں گیا ہوں میں نے حضور سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تہے کہ تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں (ایک کو دوسرے سے روکنا جائز نہیں ہے) گہاس (جو خودرو اور بلا کسی کی حفاظت کیئے ہو) اور پانی (جو اپنی ضرورت سے زائد ہو) اور آگ۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۱) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ ایسی چیز کونسی ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں فرمایا۔ پانی۔ نمک۔ آگ فرماتی ہیں

جس پر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ پانی جو ہے اسکو تو ہم بھی جانتے ہیں (کہ اس پر ہر جاندار کی زندگی موقوف ہے اسلئے دینا ضروری ہے لیکن نمک یا آگ میں ایسی کونسی خوبی ہے) فرمایا اے صدیقہ جس نے کسی کو آگ دے دی تو جسقدر کھانا اس آگ سے تیار ہوگا وہ سب ہی گویا اس نے صدقہ کیا ہے۔ اور علی ہذا القیاس جس نے نمک دیدیا تو جسقدر کھانا اس نمک سے سنورے گا وہ سب اسی نمک دینے والے نے صدقہ کیا ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلا دیا وہ بھی ایسی جگہ جہاں پانی (بآسانی بے قیمت) ملتا ہو تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلادیا جہاں پانی ملتا ہی نہیں تو گویا اس نے اُس مسلمان کو زندہ ہی کر دیا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین چیزوں میں سب مسلمانوں کا ساجھا ہے۔ پانی۔ گھاس
113 آگ اور ہرایک کی قیمت لینی بھی حرام ہے ابوسعید (راوی اس حدیث کی شرح میں) فرماتے ہیں کہ پانی سے چلتا پانی مراد ہے۔ یہ حدیث بھی ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

احسان کا شکریہ ادا کرنے اور اس کے کرنے والے کا بدلہ اُتارنے اور اس کے حق میں دعا کرنیکی ترغیب

(۴۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو تم سے اللہ واسطے پناہ مانگے اسے پناہ دیدیا کرو اور جو اللہ واسطے کوئی چیز مانگے اسے وہ چیز دیدیا کرو اور جو اللہ واسطے اپنی جان بچانی چاہے اسے بچا دیا کرو اور جو تمہارے ساتھ کسی قسم کا احسان کرے اس کا بدلہ اتار دیا کرو اگر تمہارے پاس کچھ دینے کو نہ ہو تو دعا ہی کردیا کرو اور دعا ایسے خلوص سے ہو کہ تمہیں خود یہ یقین ہو جائے کہ ہم بدلہ اتار چکے ہیں۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے یہ لفظ تو نسائی کے ہیں ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور حاکم نے روایت کر کے یہ بھی کہا ہے کہ بخاری مسلم کی شرط پر

صحیح ہے۔ یہی طبرانی نے اوسط میں مختصر روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا تھا کہ جو شخص تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کا بدلہ اتار دیا کرو اگر تم بدلہ نہ اتار سکو تو اس کے لیے دعا ایسی کر دیا کرو کہ تمہیں خود یقین ہو جائے کہ تم اتار چکے ہو کیونکہ (بدلہ اتارنا شکر گزاری ہے) اللہ بھی شاکر ہیں شکر گزاروں سے محبت رکھتے ہیں۔

(۴۴) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جس شخص پر کسی نے کچھ بخشش کی اور پھر یہ بھی ذی وسعت ہو گیا تو اسکو بدلہ اتار دینا چاہئے اور اگر وسعت نہیں ہے تو اسکی تعریف کرے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کر دیا اور جس نے یہ بھی نہ کی اس نے کفران نعمت کیا اور جو (خدا سے) اتنا ملا ہوا ظاہر کرے کہ جتنا (خدا نے) اسکو دیا نہیں تو وہ سر سے پیر تک جھوٹ میں لپٹا ہوا جیسا ہے یہ حدیث ترمذی نے ابو الزبیر سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۴۵) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس کسی کے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اور اس کے کرنے والے سے اس نے یہ کہدیا جزاک اللہ خیرا تو بس اس نے انتہا درجہ کی تعریف کر دی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس کسی کے ساتھ کوئی احسان کیا گیا یا کوئی فائدہ پہنچایا گیا اور پہنچانے والے کو
۱۱۴ اس نے یہ کہدیا جزاک اللہ خیرا تو اعلی درجہ کی تعریف ہو گئی یہ حدیث ترمذی نے روایت کی اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے حافظ (صاحب مولف کتاب) فرماتے ہیں کہ ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ حدیث نہیں ہی ہے اور طبرانی نے صغیر میں مختصر روایت کی ہے کہ جب کسی نے جزاک اللہ خیرا کہدیا تو بس اعلی درجہ کی تعریف ہو گئی۔

(۴۶) اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو سب سے زیادہ اللہ کا شکر گذار ہوگا وہ سب سے ہی زیادہ لوگوں کا بھی شکر گزار ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو لوگوں کو شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے اسکے راوی سب ثقہ و معتبر ہیں اور طبرانی نے بھی اسامہ بن زید کی سند سے پہلی ہی طرح نقل کی ہے۔

(۴۷) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس کے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اسے بدلہ اتار دینا چاہئے اور جو بدلہ نہ اتار سکے اسکو اس احسان کرنے والے کے سامنے اسکے احسان کا ذکر کرنا چاہئے کیونکہ جس نے ذکر بھی کر دیا اُس نے اسکا شکریہ ادا کر دیا اور جس نے ایسی چیز سے شکم سیری ظاہر کی جو اسے نصیب نہیں تو وہ سر سے پیر تک جھوٹ میں لپٹے ہوئے جیسا ہے۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے اور اسکے راوی بھی سوائے ایک صالح بن ابی الاخضر کے اور سب ثقہ ہیں۔

(۴۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں۔ یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور صحیح بھی کہا ہے۔

(۴۹) طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس پر کسی نے کوئی احسان کیا اسکو احسان کرنے والے کے سامنے ذکر کردینا چاہئیے کیونکہ جس نے ذکر کیا وہ شکر گزار ہوا اور جس نے چھپایا اس نے کفرانِ نعمت کیا۔ یہ حدیث طبرانی نے روایت کی ہے اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کی ہے۔

(۵۰) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس نے تھوڑے (احسان) کا شکر ادا نہ کیا وہ بہت کا بھی نہیں کریگا اور جو لوگوں کا شکر گذار نہیں وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں اور احسان کا (اظہار اور) بیان کرنا بھی شکر گذاری ہے اور نہ بیان کرنا ناشکری ہے اور اجتماع (اور اتفاق) رہنا رحمت ہے اور آپس کی تفریق عذاب ہے۔ یہ حدیث عبداللہ بن احمد نے اپنی (کتاب) زوائد میں قوی سند سے نقل کی ہے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع المعروف میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

(۵۱) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مہاجرین نے آنحضرت سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ (آخرت کا) اجر تو سارا کا سارا انصار ہی حاصل کیئے لے رہے ہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ اور تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنے والی قوم ہم نے بھی ان سے بڑھکر کوئی نہیں دیکھی اس کے علاوہ یہ کہ محنت مزدوری کرنے سے بھی انہوں نے ہمیں بچا رکھا ہے (کیونکہ ہمارے ساتھ یہ لوگ برابر احسان سلوک کرتے رہتے ہیں اسلئے ہمیں کام کاج کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی) حضور نے فرمایا کیا ان کے احسان پر تم انکی تعریف نہیں کرتے اور کیا تم انکو دعائیں نہیں دیتے انہوں نے عرض کیا ہاں ہاں کیوں نہیں (یہ تو ہم کرتے ہیں) فرمایا تو بس یہ ان کے احسان کا ادلہ بدلہ ہوجاتا ہے یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے اور یہ (مذکور) لفظ نسائی کے ہیں۔ تمت

ہزاراں ہزار احمد پروردگار کو ہے کہ اسکی حسن توفیق سے کتاب الصدقات ختم ہوئی۔ فقط (مدیر)

کتاب ترغیب و ترہیب

انسان بلکہ تمام حیوانات ایسی طبیعت پر پیدا کئے گئے ہیں کہ تاوقتیکہ کسی امر کی طمع یا کسی امر کا خوف نہو کام کرنا دشوار ہوتا ہی بلکہ نہیں ہوسکتا اگر ہوتا بھی ہی تو حکم حاکم سے وہ بھی نہایت جبر اور دشواری سے اور یہ جو فی زمانہ کہ حاکم اسلام تو موجود نہیں جو مسلمانوں کو قائم رکھنا دشوار ہو رہا ہے اب تو مسلمانوں کو ہر امر دینی کا کوئی فائدہ یا اسکے ترک سے مضرت معلوم ہوا پھر عمل مشکل اس زمانہ میں ایسی کتاب کی اشاعت ضروری ہی جسمیں احکام شرعیہ کی منفعت اور اسکے ترک سے مضرت دکھا کر راہ مستقیم پر قایم کیا جائے اس بارے میں احقر کے خیال میں کتاب ترغیب ترہیب آئی اور اسکا ترجمہ شروع کرادیا جو تھوڑا تھوڑا رسالہ الہادی میں ہر مہینہ شائع کرتا رہا چونکہ رسالہ الہادی میں مضامین دینیہ کے سوا کوئی آجکل کے مذاق کی چیز نہیں لہذا رسالہ مذکور کی اشاعت بہت تھوڑی اور رسالہ کے ذریعہ جو جاتے ہیں احقر انکو جمع کرکے کتاب کی صورت میں تیار کرالیتا ہے اسطرح کی کتابیں ایسی سے علحدہ تیار ہوکر ہدیہ ناظرین ہوچکی ہیں مثلاً تسہیل المواعظ، المصالح العقلیہ، امیر الروایات، التشرف حصہ اول وغیرہ لہذا کتاب ترغیب کی بھی مفصل ذیل جلد تیار ہوچکی ہیں جو کچھ روز سے شائع ہو رہی ہیں، اسکے اسوقت تک چھ حصص تیار ہیں۔

حصہ اول میں ترغیب اتباع کتاب و سنت اور کار خیر میں پیشقدمی کرنیکے اور ترک سنت اور بدعات اور کار بد میں پیشقدمی سے کتاب العلم جسمیں علما و طلبا کے فضائل اور اشاعت علم کی ترغیب ہے اور جھوٹی حدیث کے بیان کرنے، اور علم کی ناقدری اور دنیا کیواسطے پڑھانے سے اجتناب۔ کتاب الطہارت جسمیں آداب قضائے حاجت اور استنجا اور غسل وضو کے فضائل نہایت بسط سے بیان کیے ہیں ضخامت ۱۰۰ صفحات قیمت دس آنے (۱۰/)

حصہ دوم، **کتاب الصلوۃ** جسمیں اذان کے اور اسکے جواب اور تکبیر کے فضائل اور بعد اذان کے مسجد سے نکلنے کی ممانعت اور ضرورت کے موقعہ پر تعمیر مساجد اور انکا احترام اور عورتوں کو گھروں میں نماز ادا کرنیکی ترغیب اور نماز پنجگانہ کے اہتمام، فضائل رکوع وسجود کے اول وقت ادا کرنیکی فضیلت آداب جماعت اذکار بعد نماز آداب امامت وصف بندی وغیرہ وغیرہ کتاب النوافل جسمیں سنت اور وتر اور تہجد اور چاشت صلوۃ توبہ و استخارہ، صلوۃ التسبیح وغیرہ کا بیان ہی ضخامت ۲۰۴ صفحات قیمت ۱۲/

حصہ دوم کا جزو ثانی یعنی **کتاب الجمعہ** جسمیں نماز جمعہ کی فضیلت اور اس دن ساعت اجابت کے فضائل اور غسل کرنے اور اول وقت کی فضیلت اور بلا عذر دیر کرنے اور گردنیں پھلانگنے اور خطبہ میں بات کرنیکی ممانعت اور ترک جمعہ پر وعید اور سورہ کہف اور اس رات دن کے اذکار، ضخامت ۳۰ صفحے قیمت ۲/

کتاب الصدقات جسمیں زکوۃ ادا کرنیکی ترغیب اور فرضیت کی تاکید اور زکوۃ نہ ادا کرنے پر ترہیب اور زکوۃ کا بیان پرہیزگاری کے ساتھ خدمت صدقات بجالانے کی ترغیب اور اس امر کی ترغیب کہ اگر کسیکو نوبت فاقہ کی پہنچے تو خدا سے مدد طلب کرے بغیر خوشی کے جو چیز دیجائے اسکے لینے سے ترہیب صدقہ کی ترغیب تنگدست کی ہمت اور نفلی صدقات کا بیان صدقہ کرنیکی ترغیب رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور انکو غیروں پر مقدم رکھنے کی ترغیب فالتو چیز کو اقربا کو باوجود مانگنے کے اور اقربا کے حاجتمند ہوتے ہوئے غیر کو دینے کی ترہیب قرض دینے کی ترغیب اور اسکی فضیلت کا بیان قیمت ۱۲/